بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان رحمت الله قريب من المحسنين (القرآن)

(ترجمہ) بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے پاس ہوتی ہے

تنزل الرحمة عند ذكر الصالحين (الحديث)

صالحین کے ذکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے

الصالحین

نقشبندی بزرگانِ دین

یادگار

عاشقِ مصطفےٰ واولیاء تاجُ السالکین

سیدنا صوفی معراج دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نقشبندی مجددی

یوم وصال یکم رجب ۱۴۱۳ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ

مصنف

غلام حسین کھوکھر ایم اے

ناشر

محمد احمد حسین کھوکھر

المعراج ہاؤس گلشن ظفر کالونی مرید کے

Marfat.com

10.237

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان رحمت الله قریب من المحسنین (القرآن)

(ترجمہ) بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے پاس ہوتی ہے

تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین (الحدیث)

صالحین کے ذکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے

الصالحین

نقشبندی بزرگانِ دین

یادگار

عاشقِ مصطفےٰ ﷺ اولیاء تاج السالکین

سیدنا صوفی معراج دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نقشبندی مجددی

یومِ وصال یکم رجب ۱۴۱۳ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ

مصنف

غلام حسین کھوکھر ایم اے

ناشر

محمد احمد حسین کھوکھر

المعراج ہاؤس گلشن ظفر کالونی مرید کے

Marfat.com

34491

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان رحمت الله قریب من المحسنین (القرآن)

(ترجمہ) بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے پاس ہوتی ہے

تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین (الحدیث)

صالحین کے ذکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے

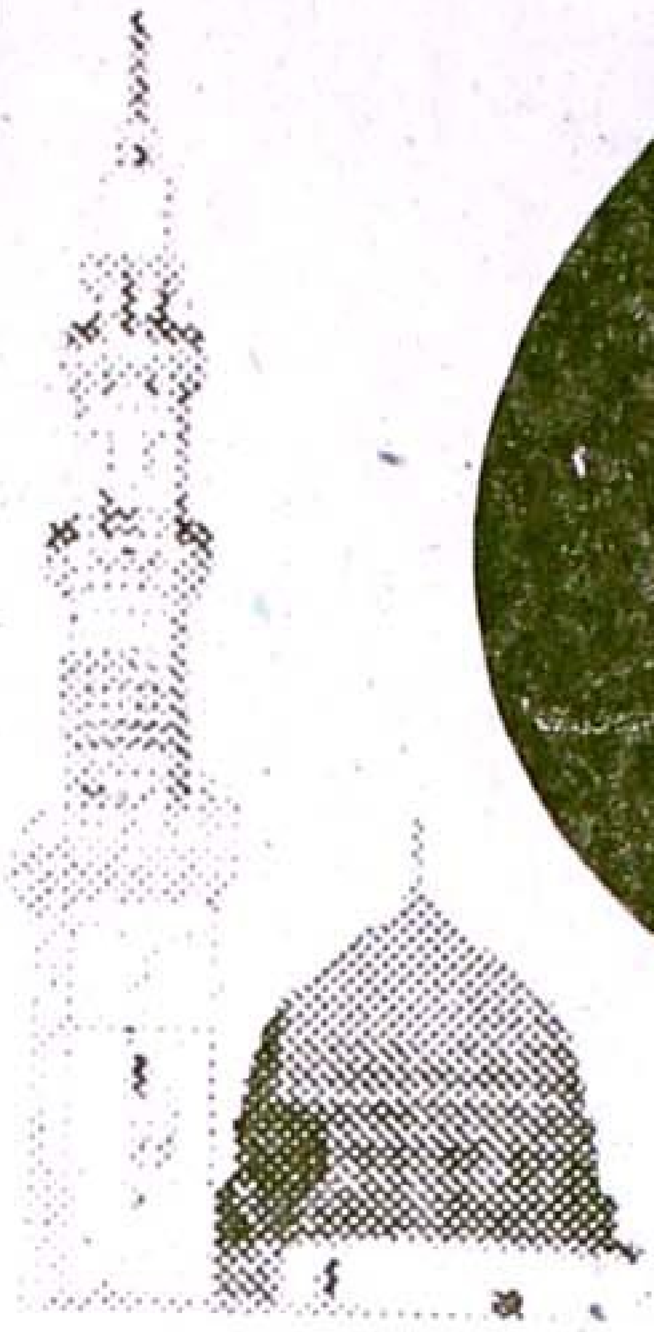

اَلصّالِحِیْن

نقشبندی بزرگانِ دین

یادگار

عاشقِ مصطفٰے و اولیاء تاجُ السّالکین

سیدنا صوفی معراج دین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

نقشبندی مجددی

یومِ وصال یکم رجب ۱۴۱۳ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ

مصنف

غلام حسین کھوکھر ایم اے

ناشر
محمد احمد حسین کھوکھر
المعراج ہاؤس گلشن ظفر کالونی مریدکے

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف وناشر محفوظ ہیں
(مفت تقسیم کرنے کے لیے پیشگی اجازت ضروری ہے)

نام کتاب	الصالحین (نقشبندی بزرگان دین)
نام مصنف	غلام حسین کھوکھر 84491
اشاعت اول	2001ء تعداد پانچ صد
اشاعت دوم	2010ء تعداد ایک ہزار
محبت وعقیدت	آلِ صوفی معراج دینؒ

کمپوزنگ

حافظ محمد عثمان ہاشمی (ہاشمی پرنٹنگ سنٹر کارخانہ بازار مرید کے 0321-4139223)

ہدیہ کتاب

دعائے خیر بحق مصنف وناشر

ناشر

محمد احمد حسین کھوکھر

المعراج ہاؤس گلشن ظفر کالونی مرید کے ضلع شیخوپورہ

0321-4293020

کتاب مفت حاصل کرنے کے لیے درج بالا ایڈریس پر رابطہ کریں

Marfat.com

عرض مصنف وناشر

اُحِبُّ الصَّالِحِینَ وَلَسْتَ مِنھُمْ

لَعَلَّ اللّٰہُ یَرْزُقِنِیْ صَلَاحاً

(ترجمہ: میں صالح تونہیں لیکن صالحین سے محبت ہے شاید اللہ مجھے بھی صالح بنادے)

یہ کاوش ہدیۂ عقیدت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وبحضور اولیاء کاملین رحمۃ اللہ علیہم ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

انتساب جمیل برائے ایصال ثواب

قابل صد احترام واکرام

والدین واحباب

رحمۃ اللہ علیہم

(جن کی تربیت کی بدولت اللہ والوں کی محبت نصیب ہوئی)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

الفاتحہ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم (3 بار)

سورۃ الفاتحہ معہ بسم اللہ (3 بار) سورۃ الاخلاص معہ بسم اللہ (3 بار)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم (3 بار)

اب ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں

ربا بھیج ثواب توں اس پاک کلام طعام
اوپر روح رسولؐ دے پھر مرسل نبیؑ تمام
بعد اوہناں دے یار جو خاص نبیؐ دے چار
بعد ازواج اولاد اجداد اوہناں دے کل اصحابؓ
بعد اوہناں دے تابعین کل امام ہمام
ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ نام
کل غوثاں قطباں بھیج توں ہر ولیؒ اوتاد ابدالؒ
عالم فاضل حافظ قاری ہر ہر اُمّی نال
الٰہی بھیجیں مائی باپ استاداں ہور قبیلے خویشاں
ہر غنی فقیر غریب یتیماں نالے کل درویشاں
کل مومن مرداں عورتاں جو کوئی اہل اسلام
آدم تھیں لے کر تا قیامت جو کوئی روح تمام
ثواب جو سانوں حاصل ہویا سبھناں نوں پہنچائیں
طفیل محمد پاک نبیؐ دے کریں قبول دعائیں

اللھم ربنا اغفرلی و لوالدی و للمؤمنین فی العالمین بحرمت سید المرسلین
صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم

(یہ دعا سیدنا میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی ہے آپ اکثر یہی دعا پڑھتے تھے)

Marfat.com

درود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ○ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ○ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ○ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ○ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ○ جَمِیْلِ الشِّیَمِ ○ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ○ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ○ وَاللّٰہُ عَاصِمُهٗ ○ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ ○ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُهٗ ○ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ ○ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ○ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ○ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ○ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ ○ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ ○ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ○ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ ○ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ ○ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ ○ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ ○ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ ○ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ○ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ○ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ ○ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ○ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ ○ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ○ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ ○ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ○ یٰاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

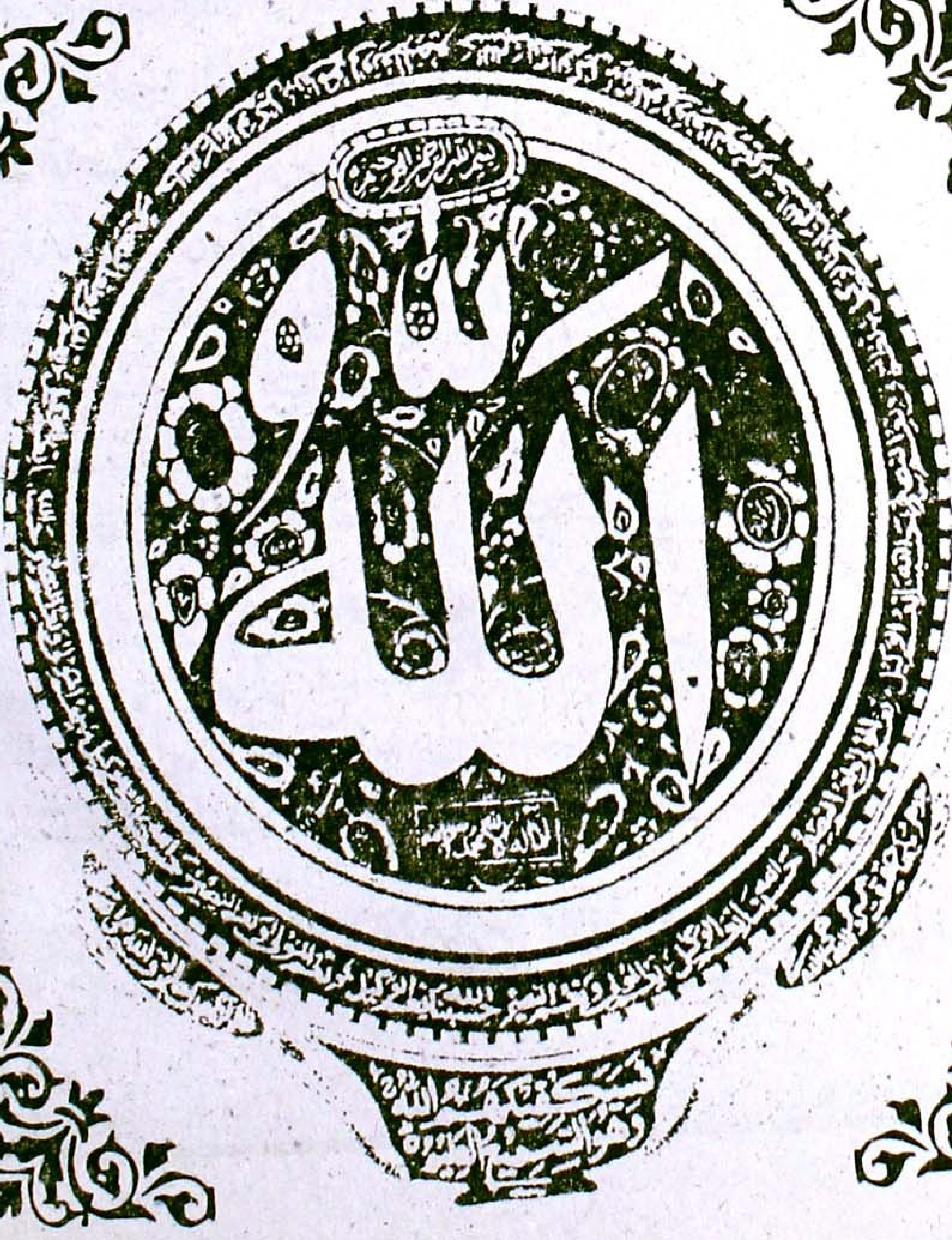

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بار تعالیٰ

حمد وثنا اس ذات حق واجب الوجود کے لیے جس نے کُن کہہ کر کائنات کی تخلیق کی۔ تمام حمد وثنا کے لائق وہ ذات پاک ہے جس کا قلم قدرت صورت گر عالم اور نقاش ہستی ہے۔ سب تعریفیں اس ذات حکیم وعلیم وقدیر کیلئے ہیں جس نے زمین پر پانی کا فرش بچھایا اور فضائے لامحدود میں بے ستون آسمانوں کے خیمے لگائے۔ سب حمد وثنا اس ذات کیلئے ہے جس کے قبضہ قدرت میں عزت وذلت ہے۔ سب تعریفیں اس ہستی پاک کیلئے ہیں جو مسجود ومعبود برحق ہے سب حمد وثناء اس احسن الخالقین کیلئے ہیں جس نے اپنی حکمت خاص سے مخلوق کو پیدا کیا اور حضرت انسان کو شرف خلافت بخش کر اشرف المخلوقات بنایا۔ سب حمد وثناء اس اللہ کیلئے جو رب العلمین ہے۔ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درود وسلام لامحدود اس پیکرِ نور پر جسکی تجلی اصل ایجاد ہے۔ جو وجہ ثبات کائنات ہے۔ بے شمار درود وسلام اس ذات پاک پر جو لولاک لما کا تاج سر پر سجائے دنیائے آب وگل تشریف لائے۔ درود وسلام اس حسن مجسم پر جو مظہر ذات باری تعالیٰ ہے درود وسلام اس پاک ذات پر جو بفضل الٰہی مختار کل ہے جس کے غلام عزیز الخلائق اور باغی ذلیل وخوار ہیں۔ درود وسلام اس ہستی نادر الوجود پر جس نے وہم وگمان کی زنجیریں کاٹ کر اشرف المخلوقات کو حق الیقین کے بلند مقام سے آگاہ کیا۔ درود وسلام ان گنت بار صاحب التاج والمعراج پر جس نے صحابہ کرام

Marfat.com

وتابعین کرام رضی اللہ عنہم کی بابرکت جماعت انسانیت کی راہ نمائی کیلئے عطا کی ۔ درود وسلام اس نور نبوت پر جو عالمین میں مہر منیر بن کر روشنی پھیلا رہا ہے ۔ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام محمد رسول اللہ ﷺ پر جو سید الاولین والاخرین ہیں ۔ سلام و درود لا محدود اس ذات پاک پر جو رحمت اللعلمین ہے ۔ وما ارسلنک الا رحمة اللعلمین درود وسلام حضرت محمد ﷺ پر جو آدمؑ کا وسیلہ، نوحؑ کا ناخدا، ابراہیمؑ کا مقصود دعا، اسماعیلؑ کا نور نظر، موسیٰؑ کا عنوان کلام، یحییٰؑ کا حاصل مناجات، عیسیٰؑ کا مبشر، سیدہ آمنہؓ کے خواب کی تعبیر، جو رب اکبر کا نائب اعظم اور انسان کا محسن اعظم ہے ۔ درود وسلام اس پر جس کا ذکر ورفعنا لک ذکرک کا آئینہ دار ہے

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ وسلم

شان صحابہ رضی اللہ عنہم

زہے نصیب کہ ان سے تھا نام حق روشن — نجوم چرخ رسالت ہیں سب صحابہ کرامؓ
خصوصا ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ افضل ہیں — انہی کے ساتھ ہے عثمانؓ و علیؓ کا نام
اللہ نے ان کو کیا سرفراز دنیا میں — اور آخرت میں بھی بخشا انہیں بلند مقام

منقبت اولیاء رحمۃ اللہ علیہم

جہاں میں جتنے بھی ہیں اولیاء کرام — عطا کیے ہیں حق نے انہیں مراتب عالی
وہ اک نگاہ میں چاہیں تو کیمیا کردیں — نظر ہے ان کی حقیقت کو دیکھنے والی
وہ بارگاہ رب میں ہیں قابل انعام — کہ ذکر حق سے نہیں انکا کوئی دم خالی

Marfat.com

شجرۃ الصالحین

اپنی ذات لافنا کے واسطے اے ذوالجلال
رحم فرما رحم فرما رحم فرما دور کر رنج وملال

بخش دے میرے گناہوں کو طفیل مصطفےٰ ﷺ
میرے عیبوں پر تو پردہ اپنی ستاری کا ڈال

ز پے صدیق اکبر خواجہ سلیمان وقاسم امام جعفر
ہو نظر کے سامنے ہر دم میرے تیرا جمال

بہر جناب بایزید بوالحسن خواجہ علی یوسف ہمدانوی
حرص دنیا کو میرے بتخانہ دل سے نکال

عبد خالق خواجہ عارف ومحمود پیشوا
خواجہ علی بابا سماسی سید امیر کلال

امیر سلسلہ خواجہ بہاؤالدین علاؤالدین شاہان نقشبند
انکے صدقے دکھا حضرت محمد ﷺ کا جمال

دے شرف کونین میں پے یعقوب عبید اللہ زاہد ودرویش
خواجہ امکنگی باقی باللہ شیخ احمد کو بنا میرے لیے رحمت کی ڈھال

خواجہ سعید معصوم عبدالاحد خواجہ حنفی پارسا
خواجہ ذکی شیخ محمد خواجہ زماں قاضی احمد باکمال

شاہ حسین خواجہ امام پیر صادق بابا امیر الدین
ایسے محبوبوں کے صدقے رد نہ کر میرا سوال

از طفیل اعلیٰ حضرت شیر محمد وثانی غلام اللہ وحضرت جمیل شرقپوری
دور رکھ دنیا وعقبیٰ میں تو مجھ سے ہر زوال

واسطہ رحمت علی پیر کامل سیدی معراج الدین کا رب جمیل
مشکلیں حل ہوں میری ہر غم کو میرے سر سے ٹال

معراج دین ہو عطا آل معراج دینؒ کو
صدقہ معراج مصطفےٰ ﷺ وپیرانِ باکمال

(رحمۃ اللہ علیہم)

Marfat.com

اب ترتیب وار حضرات الصالحین کی مختصر سوانح پیش خدمت ہے

سید الکونین رحمۃ اللعلمین

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جو خلق میں اول بعثت میں آخر شان میں ظاہر اور حقیقت میں باطن ہیں جو مجمع حسنات منبع فیوض و برکات مجمع شش جہات اور مطلع انوار و تجلیات ہیں ان کی شان تو کجا ان کا عرفان بھی ناممکن ہے سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے "اے ابوبکرؓ مجھے حقیقت میں میرے رب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا" آپ ﷺ کی مختصر سوانح حیات پیش خدمت ہے۔

<u>ولادت باسعادت: 1 سے 4 سال تک:</u> آپ 12 ربیع الاول عام الفیل بروز پیر صبح صادق کے وقت مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہؓ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے قبل پیدائش عجیب و غریب نظارے دیکھے شب ولادت مصطفےٰ ﷺ ایوان کسریٰ لرز اٹھا اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتش فارس بجھ گئی جو ہزار برس سے مسلسل روشن تھی۔ بحیرہ سادہ خشک ہو گیا۔ سات دن والدہ محترمہ کا دودھ نوش فرمایا۔ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے سب سے پہلے آنحضور ﷺ کو دودھ پلایا۔ ثوبیہ کو ولادت مصطفےٰ ﷺ کی بدولت آزادی ملی۔ ولادت نبی کریم ﷺ کی خوشی منانے پر جہنم کا عذاب ہر پیر والے دن ابولہب سے کم ہو جاتا ہے۔ ساتویں دن عقیقہ کے بعد سے 4 سال تک اماں حلیمہ سعدیہؓ کے ہاں پرورش پائی۔ آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہؓ آپکی پیدائش سے قبل فوت ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کی پرورش کی۔ شق صدر اول ۴ سال کی عمر میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں ہوا تا کہ آپ کھیل کود میں مشغول نہ ہوں۔

Marfat.com

عمر شریف 5 سے 8 سال:۔ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ آپ ﷺ کو مدینہ شریف ننہال لے کر گئیں۔ واپسی پر مقام ابواء پر آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ کی گھریلو خادمہ ام ایمنؓ آپ ﷺ کو مکہ واپس لیکر آئیں۔ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلبؓ نے کفالت ذمہ لیا۔

عمر شریف 8 سے 12 سال:۔ آپ ﷺ کے دادا جان نے وفات پائی اور آپ کی پرورش و تربیت کا ذمہ آپ ﷺ کے چچا حضرت زبیرؓ یا ابو طالب نے لے لیا۔ جو اس وقت قریش کے سردار تھے۔

عمر شریف 12 سال:۔ ملک شام کا پہلا سفر آپ ﷺ کی نورانی صورت دیکھ کر بحیرہ راہب کا اقرار نبوت اور مہر نبوت دیکھ کر اور سابقہ کتب میں درج آپ ﷺ کی صفات و علامات دیکھ کر آپ ﷺ کے نبی آخر الزماں ہونے کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کی واپسی کا مشورہ دیا۔ شق صدر دوئم ظہور پذیر ہوا تا کہ آپ ﷺ جوانی کی پر آشوب شہادتوں کے خطرات سے محفوظ رہیں۔ دھوپ کے وقت آپ ﷺ پر بادل سایہ فگن رہتے تھے۔

عمر شریف 14 سے 18 سال:۔ حرب فجار اور حلف الفضول میں آنحضرت ﷺ کی شرکت۔ اعلان نبوت کے بعد اس شرکت پر اظہار تفاخر فرمایا کرتے تھے۔

عمر شریف 18 سے 24 سال:۔ آپ ﷺ نے نہائت پاک باز زندگی گزاری آپ ﷺ کی پاکیزہ عادات و صداقت کا ہر شخص معترف تھا۔ اسی لیے لوگ آپ ﷺ کو ''الصادق الامین'' کے خوبصورت القاب سے یاد کرتے آپ کی عظمت کردار کے سب معترف تھے۔ نوجوانی میں آپ کے اخلاقِ کریمانہ اور آپ ﷺ کی شجاعت و دلیری کا ہر کوئی گرویدہ تھا۔

Marfat.com

عمر شریف 25 سال:۔ بی بی خدیجہؓ کے مال تجارت کے ساتھ ملک شام کا دوسرا سفر۔ دوران سفر نسطورا راہب کی ختم نبوت پر شہادت۔ واپسی پر سیدہ خدیجہؓ سے نکاح مبارک۔ حضرت ابوطالب نے نکاح پڑھایا۔ یعلیٰ بن منیہ کی بہن نفیسہ نے سیدہ خدیجہؓ و نبی کریم ﷺ کے درمیان پیغام رسانی کا کام سرانجام دیا۔

عمر شریف 26 سے 35 سال:۔ پیشہ تجارت سے وابستہ رہے۔ نہایت اعلیٰ معاملت کے مالک۔ غمگسار زوجہ سیدہ خدیجہؓ کی رفاقت میں اولاد کی پرورش و تربیت نہایت احسن طریق پر کی۔ خانگی معاملات نہایت عمدہ۔ معاشرہ آپکی خاندانی شرافت و وجاہت کا قدردان۔ آپ کے بلند کردار و گفتار کا ہر کوئی گرویدہ۔ پیشہ تجارت میں عاشق صادق جناب سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی رفاقت و مشاورت۔ غیبی اسرار کا ظہور۔ تعمیر کعبہ میں حجر اسود نصب کرنے کا شاندار فیصلہ۔

اولاد پاک:۔ آنحضرت ﷺ کی ساری اولاد ام المومنین سیدہ خدیجہؓ کے بطن سے ہے سوائے حضرت ابراہیمؓ کے جو کہ سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے تھے آپ ﷺ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے اسمائے مبارکہ یوں ہیں۔ صاحبزادیاں سیدہ زینبؓ سیدہ رقیہؓ سیدہ ام کلثومؓ سیدہ فاطمہؓ صاحبزادے حضرت سیدنا قاسمؓ حضرت سیدنا عبداللہؓ حضرت سیدنا طیب و طاہرؓ حضرت سیدنا ابراہیمؓ۔ بعض کتب میں آپ ﷺ کے چار صاحبزادے ہیں۔ اور بعض کتب تین صاحبزادے بتاتی ہیں۔

Marfat.com

عمر شریف 35 سے 40 سال:۔ تعمیر کعبہ میں حجر اسود نصب کرنے کا خوبصورت فیصلہ، غور فکر میں مشغول، بت پرستی سے نفرت غار حرا میں مصروف عبادت دریاضت رہنا۔ حق بات کی تلقین کرنا، بیٹیوں کی شادی کی نسبت طے کرنا۔

عمر شریف 40 سال:۔ نبوت ورسالت کا اعلان عام ۔وحی الٰہی کا نزول۔ تبلیغ اسلام کا حکم توحیدورسالت کی تبلیغ ۔اوّلین مومنین سیدنا صدیق اکبرؓ سیدہ خدیجہؓ وآل خدیجہ سیدنا علیؓ سیدنا بلال حبشیؓ سیدنا زید بن حارثؓ کا قبول اسلام ۔شق صدر سوئم ظہور پذیر ہوا۔ تاکہ آپ وحی الٰہی کا عظیم بار گراں برداشت کر سکیں اور تعلیمات الٰہیہ کی تفہیم احسن انداز میں کر سکیں۔

1 نبوی سے 4 نبوی۔ خاموش دعوت و تبلیغ اسلام سابقون الاولون کا قبول اسلام۔

4 نبوی:۔ اعلانیہ تبلیغ: قریش کی ایذارسانی کے سنگین مظاہرے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب پاک کے خلاف باتیں بنانا۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کے مظاہرے۔

5 نبوی:۔ پہلی ہجرت حبشہ سیدنا عثمانؓ اور سیدہ رقیہؓ سمیت کل 11 مرد اور 4 خواتین نے ہجرت کی سعادت حاصل کی۔ حبشہ میں عبداللہ بن عثمانؓ کی پیدائش۔

6 نبوی:۔ سیدنا عمر فاروقؓ وسیدنا حمزہؓ کا قبول اسلام۔ دوسری ہجرت حبشہ 83 مرد اور 18 خواتین ۔شجرِ اسلام کا تناور ہونا۔ قریش کے وفد کا نجاشی بادشاہ سے ملنا وہاں پر بادشاہ کے سامنے حضرت جعفر طیارؓ کی توحید رسالت بارے تقریر اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ بیان کرنا۔ وفد قریش کا ناکام لوٹنا۔ نجاشی بادشاہ (اصحمہ) کا قبول اسلام۔

7 تا 10 نبوی:۔ قریش کا مقاطعہ کا عرصہ۔ شعب ابی طالب میں محصور رہنا۔ در کعبہ پر قرطاس معاہدہ کا دیمک زدہ ہونا ۔آل ابوبکر صدیقؓ کا شعب ابی طالب میں خفیہ طور پر

Marfat.com

سامان خوردونوش فراہم کرنا۔

10 نبوی:۔ چچا ابوطالب اور رفیقہ حیات سیدہ خدیجہؓ کا انتقال پر ملال (عام الحزن)۔ سفر طائف اور اہل طائف کی ناقدر شناسی۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ وسیدہ سودہؓ سے نکاح مبارک۔

11 نبوی:۔ عظیم الشان واقعہ معراج۔ شق صدر بار چہارم ہوا۔ تاکہ آپ ﷺ کی قلبی وسعت زیادہ ہو تاکہ آپ دیدار الٰہی کی تجلیوں اور کلامِ ربانی کی ہیبتوں اور عظمتوں کے متحمل ہوسکیں۔ نماز فرض ہونا (الصلوۃ معراج المؤمنین نماز مومن کی معراج ہے) امت کے لیے عرشی تحفہ۔ اللہ کا دیدار۔ 6 مدنی لوگوں کا قبول اسلام۔ مدینۃ الرسول میں روشنی کا سفر۔ تبلیغی اسلام کے لیے معصب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ ان کی تبلیغ سے سعد بن معاذؓ اوران کا قبیلہ اسلام لایا۔

12 نبوی:۔ 12 مدنی آدمیوں کا قبول اسلام اس کو بیعت عقبہ اولی کہتے ہیں۔

13 نبوی:۔ 75 حضرات وخواتین کے مدنی قافلے کا قبول اسلام بیعت عقبہ ثانی کے بعد ہجرت کا اشارہ ہوا۔ 27 صفر کو شب ہجرت قرار پائی تین دن غار ثور میں جناب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رفاقت میں گزارے۔ غار ثور میں قرآنی آیت کا نزول۔ کفار مکہ کا آپ کو تلاش کرنا اور ناکام رہنا غار کے منہ پر مکڑی کا جالا بننا۔ آل صدیق اکبرؓ کا غار میں کھانا پہنچانا۔

1ھ:۔ یکم ربیع الاول غار ثور سے نکل کر عازم مدینہ ہوئے 12 ربیع الاول مقام قبا مدینہ منورہ میں ورود مسعود ہوا۔ مدینہ پاک میں آپ ﷺ کا فقید المثال استقبال ہوا حضرت ابوایوب

Marfat.com

انصاریؓ کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ مسجد نبوی تعمیر ہوئی امہات المومنین کیلئے حجرے تعمیر ہوئے۔ مہاجرین کی آباد کاری ہوئی انصار و مہاجرین میں سلسلہ مواخات قائم فرمایا۔ عبداللہ بن سلامؓ کا ایمان اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی حرم نبوی ﷺ میں آمد۔

2ھ:۔ اذان کا حکم ہوا۔ روزے فرض ہوئے۔ تحویل قبلہ کا واقعہ ہوا۔ جنگ بدر ہوئی۔ پہلی عیدالفطر منائی گئی۔ صدقہ فطرانہ واجب ہوا۔ حکم جہاد نازل ہوا۔ عیدالاضحیٰ ادا کی گئی۔ حضور ﷺ نے دو قربانیاں دیں۔ سیدہ رقیہؓ بنت رسول ﷺ کی بیماری اور وفات۔

3ھ:۔ زکوٰۃ فرض ہوئی۔ جنگ احد ہوئی۔ تاجدار عالم ﷺ جنگ احد میں زخمی۔ دندان مبارک شہید، حضرت حمزہؓ شہید ہوئے۔ سیدہ حفصہؓ بنت عمرؓ سیدہ ام سلمیٰؓ وسیدہ زینب بنت خزیمہؓ سے نکاح۔ حضرت امام حسنؓ کی پیدائش، سیدہ ام کلثوم بنت رسول ﷺ کی حضرت عثمانؓ سے شادی۔ میراث کے احکام نازل ہوئے۔

4ھ:۔ حرمت شراب کے احکام نازل ہوئے۔ قبل ازیں صحابہ کرامؓ کو شراب نوشی منع نہ تھی لیکن پاس ادب میں شراب نہ پیتے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خذیمہؓ کا انتقال۔

5ھ:۔ غزوۂ خندق ہوا۔ آیات حجاب نازل ہوئیں۔ سیدہ جویریہؓ اور سیدہ زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا۔ (دونوں خواتین کا نام برہ تھا آنحضور ﷺ نے بوقت نکاح نام تبدیل کیا۔ واقع افک۔ برات سیدہ عائشہ صدیقہؓ۔ نماز خوف کا حکم نازل ہوا۔

6ھ:۔ مختلف ممالک کے سربراہان کو دعوت اسلام کے لیے سفارتی و دعوتی خطوط لکھے گئے اسی سال صلح حدیبیہ ہوئی۔ اور بیعت رضوان ہوئی۔ شہید کربلا حضرت امام حسینؓ پیدا ہوئے۔

7ھ:۔ اس سال شام نجد اور غسان کے حاکموں نے اسلام قبول کیا' غزوۂ خیبر ہوا' سیدہ

Marfat.com

صفیہؓ سیدہ ماریہ قبطیہؓ سیدہ میمونہؓ (ان کا نام بھی برہ تھا حضور ﷺ نے تبدیل فرمایا) سے نکاح فرمایا۔

8ھ:۔ عکرمہؓ بن ابو جہل نے اسلام قبول کیا۔ غزوۂ حنین ہوا۔ فتح مکہ کی بشارت ملی۔ حضرت ابراہیمؓ کی ولادت ووفات۔ حضرت زینبؓ بنت رسول ﷺ کی وفات۔

9ھ:۔ سال وفود ہے۔ اس سال حج فرض ہوا۔ غزوۂ تبوک ہوا۔ عدی بن حاتم ودیگر سربراہان نے اسلام قبول کیا۔ آیات ایلاء۔ عاملین زکوٰۃ کا تقرر۔ پہلا حج سیدنا صدیق اکبرؓ کی امارت میں ادا ہوا۔ اصحمہ نجاشی بادشاہ کی وفات۔ آنحضور ﷺ کا نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھنا۔

10ھ:۔ نبی کریم ﷺ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم وپیش) صحابہ کرامؓ کے ساتھ حج فرمایا۔ خطبہ کے ذریعے اسلام کے زریں اصول سمجھا کرامت کو وداع کیا۔ اس خطبہ حج کو "خطبہ حجۃ الوداع" کہتے ہیں۔

11ھ:۔ چند روز علیل رہنے کے بعد 12 ربیع الاول کو وصال فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اپنے بعد (اپنی حیات ہی میں) امام بنایا۔ حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ ام المومنین میں آخری آرام گاہ بنی جو قیامت تک مرجع خلائق رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

نبی کریم ﷺ کے مقام ومرتبہ اور آپ ﷺ کی حقیقت سے کوئی شخص کما حقہ واقف نہیں ہو سکتا آپ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے (یا ابی بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی ترجمہ اے ابو بکر میری حقیقت میرے رب کے سوا کوئی نہیں جان سکتا) اگر کسی نے قلم

Marfat.com

اٹھایا بھی اس سے آگے نہ بڑھ سکا۔

اس کو نہ ملیں منزل معراج کی راہیں
جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش کف پا تک نہیں پہنچا

یاصاحب الجمال ویاسید البشر　　من وجھک المنیر لقدنور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ　　بعداز خدابزرگ توئی قصہ مختصر

آل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت قاسمؓ: بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم ان ہی کے نام پر ہے سیدنا حضرت عبداللہؓ: بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔سیدنا حضرت عبدالرحمٰنؓ: بچپن میں انتقال انہی کا نام طیب وطاہر ہے۔سیدنا حضرت ابراہیمؓ: بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔حضرت سیدہ زینبؓ: خالہ زاد ابوالعاصؓ لقیط بن ربیع سے شادی ہوئی۔حضرت علی بن سیدہ زینبؓ: بچپن میں وفات پائی۔بعض کہتے ہیں کہ سن بلوغ کو پہنچے اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔حضرت امامہؓ بنت زینبؓ: بحکمِ والدگرامی حضرت ابوالعاصؓ حضرت زبیر بن عوامؓ سے نکاح ہوا۔زبیر بن عوامؓ کی وفات کے بعد اور سیدہ فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں۔شہادت حضرت علیؓ کے بعد ان کی وصیت کے مطابق حضرت مغیرہ بن نوفلؓ نے سیدہ امامہؓ سے نکاح فرمایا۔جن سے ایک لڑکا محمد یحییٰ پیدا ہوا۔بعض کہتے ہیں کہ سیدہ امامہؓ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔حضرت سیدہ رقیہؓ: قبل اعلان نبوت پیدا ہوئیں۔سیدنا عثمانؓ بن عفان سے شادی ہوئی۔جن سے ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا۔بعض کے مطابق عبداللہ جوان ہوئے اور ان کی نسل آج بھی موجود ہے۔عثمانی رقوی سادات انہی کی اولاد ہے

Marfat.com

۔اور بعض کہتے ہیں چار ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضرت سیدہ ام کلثومؓ: قبل اعلان نبوت پیدا ہوئیں۔ ربیع الاول 3 ہجری میں آپ کا نکاح سیدنا عثمانؓ بن عفان سے ہوا۔ ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ 9 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت سیدہ فاطمہؓ: ظہور نبوت کے سال یا اس سے ایک سال قبل پیدا ہوئیں۔ حضرت علیؓ سے نکاح ہوا۔ جن سے درج ذیل اولاد ہوئی۔ سیدنا حسنؓ: ان کی اولاد جاری ہے۔ سیدنا حسینؓ: علی اکبر، علی اصغر، علی اوسط (امام زین العابدین کی اولاد جاری ہے)۔ سیدنا محسن: بچپن میں انتقال۔ سیدہ رقیہؓ: بچپن میں انتقال۔ سیدہ ام کلثومؓ: حضرت عمرؓ سے شادی ہوئی ان سے زید بن عمرؓ اور رقیہ بنت عمرؓ پیدا ہوئیں۔ سیدہ زینبؓ: حضرت عبداللہ بن جعفر طیار سے شادی ہوئی۔ عونؓ و محمدؓ ان کے بیٹے ہیں۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) بہترین اسلام کھانا کھلانا اور واقف ناواقف کو سلام کرنا ہے۔ (۲) کامل ایمان با اخلاق لوگوں کا ہے۔ (۳) کمالِ ایمان حسن خلق ہے۔ (۴) تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (۵) انسان کی سعادت اچھا خلق اور شقاوت بدخلقی ہے (۶) دو بھائیوں میں صلح کروانا نماز روزہ صدقہ وخیرات سے افضل ہے۔ (۷) مسلمان کی رنجش کا خاتمہ السلام علیکم میں ہے (۸) میانہ روی سب سے بہتر ہے (۹) ہر قوم کے معمر و معزز آدمی کی عزت کرو۔ (۱۰) ہر ایک نیک و بد کے ساتھ نیکی کر (۱۱) کلام سے قبل سلام کہو (۱۲) بیگانوں سے نیکی کرنا عمر دراز اور رزق فراخ کرتا ہے۔

Marfat.com

جانشین مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اول

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپؓ کا نام نامی اسم گرامی عبداللہ بن عثمانؓ ابو قحافہ ہے۔ آپؓ کے القاب، صدیق وعتیق ہیں آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس چار ماہ چھوٹے ہیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب چھ واسطوں مرہ بن کعب پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نصب سے مل جاتا ہے۔ آپؓ نے قبل اسلام بھی غیر اخلاقی زندگی گزارنے سے احتراز کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانثار ساتھی ہیں سب سے پہلے مسلمان سیدنا ابو کر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں آپؓ کی تبلیغ سے عشرہ مبشرہ میں سے پانچ سیدنا عثمان غنیؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ سعد بن ابی وقاصؓ، زبیر بن العوامؓ اور طلحہ بن عبید اللہؓ، ایمان لائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ وقت رفاقت کا شرف جناب صدیق اکبرؓ ہی کو حاصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بلا اجازت آنے کی سعادت صرف صدیق اکبرؓ کو حاصل ہے۔ آپؓ کے فضائل ومناقب قرآن وحدیث میں واضح طور پر بیان ہوئے ہیں ۔آپؓ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں آپؓ نے نہایت پاکیزہ زندگی گزاری آپؓ کے والدین آپ کے اہل خانہ اور آپؓ کی آل بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے زمرے میں ہیں۔ (آل ابو بکر صدیقؓ محمدؓ۔ عبداللہؓ۔ عبدالرحمٰنؓ۔ ام کلثومؓ۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ۔ اسماءؓ) آپؓ ایثار وقربانی کے پیکر تھے نہایت نیک خوطبیعت کے مالک غریبوں کے حمایتی سیدنا بلالؓ کو آزاد کروانے والے آپؓ ہی ہین۔ اسی طرح کئی دوسرے غلاموں کی قیمت ادا کر کے عنداللہ وعندالرسول ماجور ہونے کے لیے آزاد کردیتے۔ حرم کعبہ کے بعد اسلام کی پہلی مسجد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے ساتھ بنائی۔ عظیم الشان واقعہ معراج کا

Marfat.com

بلا تردد تصدیق کر کے زبان نبوت سے صدیق ؓ کا خوبصورت لقب حاصل کیا۔

اولیاء کرام کے سلسلہ نقشبندیہ کے بانی اور پیشوا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جو بوجہ محبت وعقیدت آنحضور ﷺ اور اتباع کامل حضور ﷺ تمام صحابہ کرامؓ میں بلند درجہ رکھتے ہیں۔ اور آپؓ کو آنحضور ﷺ کی خلوت وجلوت کی صحبتوں کا فخر حاصل ہے۔ مشائخ کرام حضرت صدیق اکبرؓ کو پہلے مشاہدہ کرنے والے شمار کرتے ہیں حضرت عمرؓ کو پہلے مجاہدہ کرنے والے کیونکہ آپؓ سے حکایات روایات بہت کم ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اسلامی نظام کو نہایت پختگی اور مضبوطی سے جاری وساری کیا تھا۔

فضائل صدیق اکبرؓ تو بہت زیادہ ہیں لیکن 2 احادیث رسول پاک پر اکتفا کرتا ہوں سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ "ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے لیکن ابوبکر صدیقؓ کا احسان ایسا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی دے گا"۔ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ حقائق ومعارف میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا وہی میں نے ابوبکرؓ کے سینے میں ڈال دیا" سبحان اللہ جناب صدیق اکبرؓ کی شان کتنی بلند ہے کہ اس کا اظہار اس واقعہ سے ہے کہ سرکار دو عالم نے اپنی آخری حیات میں سیدنا صدیق اکبرؓ کو امامت کروانے کا حکم دیا جناب علی المرتضیٰؓ کے نزدیک خلافت صدیقؓ کی یہ بین دلیل ہے۔ آپؓ نے اپنے دور حکومت میں تمام بغاوتوں کو فرو کیا۔ منکرین نبوت و منکرین زکوٰۃ سے جہاد کیا۔ شام اور عراق کو فتح کرنے کے لیے افواج اسلام روانہ کیں۔ آپؓ کے دور خلافت میں قرآن پاک کو یکجا کیا گیا۔ 22 جمادی الآخر 13 ہجری میں 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپؓ کا جنازہ بارگاہ نبوت میں

Marfat.com

حاضر کیا سلام کے بعد اجازت رفاقت فی القبر چاہی روضہ انور سے آواز آئی (ادخلوا الحبیب الی الحبیب یعنی یار کو یار کے پاس لے آؤ) اجازت عنایت ہونے پر آپؓ کو آنحضور ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

فرمودہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱: اے لوگو مجھے تمہارا حاکم بنایا گیا ہے مگر میں تم سے بہتر نہیں ہوں میرے نزدیک ضعیف آدمی تم سب سے میں سے زیادہ قوی ہے جب تک اس کا حق نہ دلوا دوں اور قوی آدمی تم سب سے ضعیف ہے جب تک اس سے حق وصول نہ کرلوں۔

۲: ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں موجب دولت اور عاقبت میں باعث نجات ہے۔

۳: پاک نفس آدمی شہرت میں عورتوں سے بھی زیادہ شرماتا ہے جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو زبان گنگ ہو جاتی ہے۔

۴۔ آپؓ نے فرمایا تاریکیاں پانچ ہیں اور پانچ ہی ان کے چراغ ہیں۔(۱) حب دنیا تاریکی تم ہے تقویٰ چراغ ہے (۲) گناہ تاریکی ہے توبہ چراغ ہے۔(۳) قبر تاریکی ہے کلمہ طیبہ چراغ ہے (۴) آخرت تاریکی ہے نیک عمل چراغ ہے۔(۵) پل صراط تاریکی ہے یقین کامل چراغ ہے۔

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ

جناب سیدنا صدیق اکبرؓ کی روحانیت کا فیض حاصل کرنے والے سرکار مدینہ ﷺ کے صحابیؓ جناب سیدنا سلیمان فارسیؓ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے میر کارواں ہیں۔آپؓ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔آپؓ کی عمر آنحضور ﷺ سے بہت زیادہ ہے آپؓ اپنے والدین کے

Marfat.com

دین مجوس سے بیزار ہو کر حق کی تلاش میں سرگرداں تھے یہودی مذہب اختیار کیا پھر اس سے بھی بیزار ہو کر عیسائیت اختیار کی لیکن سکون قلب ونظر نہ ملا، بہت عرصہ یہودی عیسائی آقاؤں کی غلامی میں زندگی گزاری تلاش حق میں آخری راہب نے بشارت دی کہ تجھے قرار وسکون صرف مدینہ میں حاصل ہوگا۔ کیونکہ عنقریب مدینہ پاک میں پیغمبر آخر الزماں ﷺ کا ظہور ہونے والا ہے سیدنا سلیمان فارسیؓ وہاں سے مدینہ کی طرف راہی ہوئے، مدینہ پہنچنے پر ایک شخص نے غلامی کا الزام لگا کر گرفتار کرلیا اور مدینے کی امیر یہودی شخصیت کے ہاں بیچ دیا۔ آنحضور ﷺ مدینہ پاک تشریف لائے تو پیغمبر اسلام ﷺ کے دیدار کا مشتاق فارسی الاصل سلیمان 5ھ میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے سرکار مدینہ ﷺ کی برکت سے بوساطت جناب صدیق اکبرؓ یہودی کی غلامی سے آزادی بھی مل گئی غزوۂ خندق میں آپؓ کی مشاورت نے از حد فائدہ پہنچایا۔ مدینہ پاک میں آنحضور ﷺ نے فرمایا سابقین چار ہیں۔ میں سابق عرب ہوں صہیبؓ سابق روم ہے سلیمانؓ سابق فارس ہے بلالؓ سابق حبش ہے۔ جنگ خندق کے موقع پر انصار ومہاجرین حضرت سلیمان کو اپنے اپنے گروہ میں گننے لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا سلیمان منا اہل بیت یعنی سلیمان ہماری اہل بیت میں سے ہے آپؓ اصحاب صفہ میں بلند مقام رکھتے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کو گورنر مدائن بنایا تو آپؓ سالانہ وظیفہ رعایا پہ خرچ کر دیا کرتے خود بوریا بافی پر گزارا کرتے اپنے لیے ایسا گھر بنایا کہ کھڑے ہوتے تو چھت کو سر جا لگتا لیٹتے تو پاؤں دیوار سے۔ اپنی دھاری دار کمبل کو آدھا اوپر اوڑھ لیتے اور آدھی بچھونا بنا لیتے۔ دور گورنری میں لوگ مزدور سمجھ کر اپنا سامان اٹھوا لیتے معلوم ہونے پر ان کا

Marfat.com

عذر قبول نہ کرتے اور سامان منزل پر پہنچا کر آتے اپؓ کی وفات 10 رجب 33ھ اڑھائی سو سال کی عمر میں ہوئی مدائن (عراق) میں مزار مبارک مرجع خلائق ہے آپؓ کی وفات پر آپؓ کی زوجہ فرماتی ہیں کہ وفات سے چند لمحے پہلے آپ نے فرمایا اے نیک بخت تیرے پاس کچھ کستوری ہے تو اس کو پانی میں ملا کر میرے سر پر چھڑک دو۔ کیونکہ اب ایک قوم آنے والی ہے۔ جو نہ انسان ہیں اور نہ جن۔ آپؓ کی بیوی کہتی ہیں کہ میں نے حکم کی بجا آوری کی اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ میں باہر صحن میں موجود تھی میں نے سنا ہاتف غیب سے آواز آرہی تھی۔ السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یہ آواز بار بار آرہی تھی اور میں نے اندر آکر دیکھا کہ آپ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ آپ ایسے لیٹے ہوئے تھے گویا سو رہے ہوں۔ رضی اللہ عنہ

فرمودہ سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ

ا: لوگ نسب پوچھتے تو آپؓ فرماتے سلیمان بن اسلام۔

۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تمہارا روزینہ مثل توشۂ مسافر کے ہونا چاہئے۔

۳: تعجب ہے طالب دنیا پر جس کو موت طلب کر رہی ہے، تعجب ہے اس ہنسنے والے جس کو معلوم نہیں کہ اللہ اس سے راضی ہے یا ناخوش۔

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جناب ابوبکر صدیقؓ کے پوتے ہیں۔ جناب امام زین العابدین بن امام حسینؓ اور حضرت سالم بن عبداللہؓ بن عمر فاروقؓ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ان کے والد محمد بن ابوبکرؓ کو

Marfat.com

جناب علی المرتضیٰؓ خلیفہ چہارم نے اپنی خلافت میں مصر کا والی بنا کر بھیجا تھا یہ مصر پہنچے تو حضرت امیر معاویہؓ نے بھی شام پر چڑھائی کر دی عمرو بن العاص کی قیادت میں لشکر روانہ کیا دونوں میں لڑائی ہوئی جس میں جناب قاسم کے والد محمد بن ابو بکرؓ شکست کھا گئے اور وفات پائی ۔حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے بھائی محمد بن ابو بکرؓ کی وفات پر اپنے بھتیجے حضرت قاسم کی پرورش کی ۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جناب قاسم کا شمار فقہائے سبعہ میں ہوتا ہے ۔آپ ریاض الجنۃ میں مسند علم سجاتے اور طالبان حق کی علمی پیاس بجھاتے نسبت باطنی جناب حضرت سلیمان فارسیؓ سے حاصل کی اور طریقت میں بلند مقام رکھتے ہیں ۔زہد واتقاء کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث اور فقہ میں اپنی مثال آپ تھے ۔چاروں اماموں نے آپ کی علمی فضیلت تسلیم کی ہے ۔

جناب امام بخاریؒ، جناب یحییٰؒ بن سعید انصاریؒ، ایوب سختیانیؒ جیسے بزرگوں نے جناب قاسم بن محمد بن ابو بکر کی لاجواب علمی فضیلت کی گواہی دی ہے ۔جناب عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ اگر امر خلافت میں میرا اختیار ہوتا تو میں جناب قاسم بن محمد کو خلافت سونپتا ۔آپ نے وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرا کفن پہنے ہوئے کپڑے ہی ہونا چائیں ۔کیونکہ میرے دادا جان جناب ابو بکر صدیقؓ کا کفن بھی ایسا ہی تھا ۔آپؒ نے دوران سفر حج مقام قدید پر وفات پائی اور قریبی گاؤں مشلل میں آپؒ کا مدفن مبارک مرجع خلائق ہے ۔

حضرت امام قاسم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرخیل ہیں انہیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے آپ نے ۲۴ جمادی الاول 106ھ یا 108ھ میں مکہ ومدینہ کے درمیان قدید کے مقام پر وفات پائی آپ کے روحانی فیض کا اجراء آپکے نواسے حضرت امام جعفر صادقؓ سے

Marfat.com

باری ہوا۔ آپ کا فرمان ہے کہ ہماری زبان دل کا آئینہ ہے۔ اور دل روح کا آئینہ ہے۔ اور روح حقیقت انسانی کا آئینہ ہے۔ اور حقیقت انسانی حق تعالیٰ کا آئینہ ہے۔ حقائق غیبیہ غیب ات (باری تعالیٰ) سے دور دراز فاصلے طے کر کے زبان پر آتے ہیں اور یہاں صورت لفظی قبول کر کے مستعدان حقائق کے کانوں میں پہنچتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آئمہ اہل بیت میں سے ایک سنت نبوی ﷺ کے یوسف طریقت کے جمال اور معرفت بیان کرنے والے ابو محمد جعفر صادقؓ آپ کی شان بہت بلند ہے نہایت اچھی عادات کے مالک ہوئے ہیں۔ آپ امام زین العابدین کے پوتے اور امام محمد باقرؒ کے بیٹے ہیں ۔آپ کے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر ہیں۔ جن سے آپ روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ کی نانی جناب صدیق اکبرؓ کی پوتی حضرت اسماء بنت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ ہیں۔ آپ کی والدہ ام فروہؓ ہیں اسی لیے آپ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ مجھے ابوبکر نے دوبار جنا (ولدنی ابوکر مرتین) آپ مدینہ منورہ میں 80ھ میں پیدا ہوئے آپ اہلبیت کے چھٹے امام ہیں آپ کی حق گوئی اور بے باکی کے سب معترف ہیں آ کی سیادت، قیادت امامت متفق علیہ ہے ۔امام مالکؒ یحیٰ بن سعید انصاری ابن جریج محمد بن اسحاقؒ موسیٰ بن جعفرؒ اور حضرت سفیان ثوریؒ آپ کے شاگرد تھے۔ اہلسنت کے امام جناب نعمان بن ثابت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کو آپکی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے کبھی بے وضو حدیث رسول ﷺ بیان نہیں کی آپ کلام کی باریکی اور لطافت کے سمجھنے اور سمجھانے میں مشہور ہیں۔ امام جعفر صادق کا فرمان ہے عارف باللہ تمام چیزوں سے اعراض کرنے والا

Marfat.com

ہوتا ہے اور اسباب سے لاتعلق ہوتا ہے۔ آپ نہایت سادہ زندگی گزارتے۔ فتوحات جو بھی آتیں سب اللہ کی راہ میں خرچ کروا دیتے۔ وقت کے بہت سارے علماء فضلاء اور اولیاء کرام نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے مرید بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جناب امام جعفر صادق اپنے غلاموں کے ساتھ بیٹھے ان کو کہہ رہے تھے کہ آؤ بیعت کریں اور پختہ عہد وغیرہ کریں کہ قیامت کے دن جو بھی ہم میں سے آزادی حاصل کرے وہ باقیوں کی شفاعت کرے گا۔ غلاموں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے آپ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہے آپ کے نانا تمام مخلوق کے شفیع ہیں آپ نے جواب دیا مجھے اپنے اعمال وافعال سے شرم آتی ہے کہ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھوں اور یہ چیز اپنے نفس کے عیوب دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہر وہ شخص جو عبدیت کے تقاضوں کے مطابق عاجزی کے ساتھ سر کو نیچے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو دونوں جہان میں بلند و بالا کر دیتا ہے یعنی عمدہ و درست انسان بنا دیتا ہے۔ آپ نے رجب شریف کی 15 تاریخ 148ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی قبہ اہل بیت جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

فرمودہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

ا: چار چیزیں ہیں جن سے شریف آدمی کو عار نہ چاہئے۔ اپنے والد کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا مہمان کی خدمت کرنا اور اپنے جانور کی خبر لینا، اپنے استاد کی عزت و خدمت کرنا

۲: علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک بادشاہوں کے در پر نہ جائیں۔

۳: توبہ کے بغیر عبادت درست نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔

Marfat.com

سلطان العارفین

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بسطام میں پیدا ہوئے آپ کا اصل نام طیفور ہے آپ کے والد کا نام عیسیٰ ہے آپ کا لقب سلطان العارفین ہے آپ سند الکاملین و برھان العالمین تھے۔ بچپن ہی میں والدہ محترمہ سے اجازت لیکر گھر سے حق کی تلاش میں نکلے پورے 30 سال تک مجاہدے کیے۔ نفس کو بہت ساری تکلیف دی۔ پورا پورا سال پیاسا رہنے کی تکلیف سہی آپ نے اویسی طریق پر جناب امام جعفر صادقؓ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ جناب بایزیدؒ معرفت کے آسمان اور نسبت کے بادشاہ ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جناب بایزیدؒ ہمارے درمیان ایسے ہیں جیسے جبرائیلؑ ملائکہ میں۔ آپ کے دادا مجوسی تھے لیکن آپ کے والد اولیاء اللہ میں سے تھے۔ جناب بایزید تصوف کے مانے ہوئے بادشاہ تھے آپ ہر حال میں علم کے ساتھ محبت اور شریعت پر عمل کرنے والے تھے آپ اس گروہ کے سخت مخالف تھے جو بے دینوں کی مدد کیلئے وضع کی ہوئی باتیں بزرگوں سے منسوب کرتے تھے۔ آپ کے مقابلے میں کوئی قرآن وحدیث تصوف وفقہ بیان کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا آپ کی باتیں شریعت سے باہر نہ جاتی تھیں۔ آپ نقیب توحید وسنت تھے۔ ارادہ حج کیا تو عاشق صادق کی طرح پاپیادہ بسطام سے قدم بہ قدم کثرت سے نوافل ادا کرتے ہوئے بارہ سال میں مکہ مکرمہ پہنچے اور فریضہ حج ادا کیا۔ حج سے اگلے سال عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ تو بارگاہ نبویؐ میں مقبول حاضری ہوئی اور وہاں سے حکم ملا کہ واپس جا کر ماں کی خدمت بجالاؤ۔ حکم رسول ﷺ کی اطاعت میں واپس بسطام تشریف لائے اور بقیہ عمر ماں کی خدمت گزاری میں لگے رہے۔

Marfat.com

آپ کی وجہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو پہلے سلسلہ طیفوریہ بھی کہتے تھے آپ کا فرمان ہے کہ توحید کے علاوہ علماء کا اختلاف رحمت ہے۔علم پر عمل سب سے مشکل کام ہے۔ایک مرتبہ آپ سے کسی نے پوچھا فرض وسنت کیا ہے آپ نے فرمایا حق تعالیٰ کی محبت فرض اور دنیا کا ترک کرنا سنت ہے؟۔فرض سے مراد یہ ہے کہ انسان جو کام کرے اللہ کی رضا کی خاطر کرے کیونکہ یہ محبت کا تقاضہ ہے اور سنت سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے جن کاموں سے روکا ہے اُن سے رُکا ہے ۔بایزیدؒ کا فرمان ہے اہل محبت اپنے دلوں سے عرش الٰہی کے گرد طواف کرتے ہیں ۔اور دیدار الٰہی کے خواستگار ہوتے ہیں ۔حضرت ممدوح کا فرمان ہے کہ شریعت کا راستہ بہت باریک اور پرخطر ہے پس تیرے لائق یہی ہے ۔کہ تو ہر حال میں اسی طرح ہو کہ اگر اچھے اور بلند مقامات سے رہ جائے تو اس کے باوجود شریعت میں پڑا رہ جائے اگرچہ طریقت کے تمام احوال تم سے منقطع ہو جائیں پھر بھی شریعت کے ساتھ قائم دائم رہے اتباع سنت کا یہ حال تھا کہ سنت کی تحقیق نہ ہو سکنے پر آپ نے خربوزہ نہیں کھایا ۔زہد وولایت کے ایک مدعی سے ملاقات کو گئے اس کو کعبہ کی طرف تھوکتے دیکھا تو بغیر ملے واپس آ گئے ۔آپ کے زہد وتقویٰ کی حکایات محیر العقول ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ یہ بلند درجات کیسے حاصل کئے تو آپ کے جواب دیا کہ ماں کی خدمت کرنے کی وجہ سے بابا جی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تمام سالکانِ طریقت (اولیاء اللہ) کے مقام کے انتہا ہوتی ہے وہاں بایزیدؒ کے مقام کی ابتدا ہوتی ہے ۔ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ برائے زیارت مدینہ منورہ عازم سفر ہوئے راستے میں لوگ آپ کے ہمراہ ہوتے گئے ۔آپ نے اپنے پیچھے ہجوم خلق دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے ؟لوگوں کی عرض کی کہ ہم آپ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ۔لیکن آپ اس کو پسند نہ کرتے اور

84491

Marfat.com

وگ بھی باز نہ آئے۔آپ نے ایک دن نماز فجر کے بعد آیت کریمہ (اننی انا اللہ لاالہ لاانا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری) تلاوت کی۔ یہ الفاظ لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے اور آپ کو دیوانہ سمجھ کر آپ کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے (یہ بڑی راز کی بات ہے کسی کسی کو سمجھ آتی ہے) آپ نے بسطام میں ہی انتقال فرمایا 15 شعبان 261ھ بسطام ہی میں آپ کا مدفن مرجع خلائق ہے۔آپ نے تجرید کی زندگی گزاری۔

فرمودہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ

۱: میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اے رب میں تجھے کیسے پاؤں جواب ملا اپنے نفس کو چھوڑ اور میری طرف آ۔قولو لاالہ الا اللہ ثم استقاموا ہ

۲: اللہ تعالیٰ جن کو دوست رکھتا ہے انہیں تین فضیلتیں عطا فرماتا ہے۔سخاوت دریا کی مانند۔شفقت آفتاب کی شفقت کی طرح۔اور تواضع زمین کی تواضع کی مانند۔

۳: عام مومنوں کے مقام کی انتہا اولیاء کی ابتداء۔اولیاء کے مقام کی انتہا شہیدوں کی ابتداء۔ شہیدوں کے مقام کی انتہاء صدیقوں کی ابتداء۔صدیقوں کے مقام کی انتہاء نبیوں کی ابتداء۔ نبیوں کے مقام کی انتہاء رسولوں کی ابتداء۔ رسولوں کے مقام کی انتہاء امام المرسلین سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء اور سرور کائنات جناب احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی انتہاء معلوم نہیں سوائے رب العزت کے (اے ابوبکر مجھے حقیقت میں میرے رب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا) (الحدیث)

Marfat.com

خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

شرف اہل زمانہ امام یگانہ فیض یافتہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ آپ کا نام علی بن احمد ہے۔ کنیت ابوالحسن ہے آپ زہد واتقاء میں امام منفرد ہیں۔ آپ کی پیدائش کے بارے میں حضرت بایزید بسطامیؒ نے بہت پہلے بشارت دے دی تھی۔ آپ نے فرمایا چوروں کے اس گاؤں خرقان سے ایک مردحق آگاہ کی خوشبو آتی ہے۔ اس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی۔ وہ تین باتوں میں مجھ سے زیادہ فضیلت والا ہوگا۔ وہ تین باتیں یہ ہیں (۱) وہ اہل وعیال کا بوجھ اٹھائے گا۔ (۲) کھیتی باڑی کرے گا (۳) درخت لگایا کرے گا۔ اور فرمایا تھا کہ ہمارے سلسلہ طریقت کا اجراء ان سے ہوگا آپ کی ارادات بڑی انوکھی تھی آپ روزانہ خرقان سے عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد بسطام میں اپنے مرشد حق سلطان العارفین کے دربار پر حاضر ہوتے اور چلہ کشی کرتے پھر نماز فجر کی ادائیگی کے لیے واپس خرقان آجاتے۔ ہمیشہ باوضو رہتے واپسی اس طرح ہوتی کہ خرقان پہنچنے تک مزار حضرت بایزیدؒ کو پیٹھ نہ ہوتی۔ حضرت خواجہ نے بارہ سال تک سلطان العارفینؒ کے دربار پر حاضری دی اور روحانی نورانی فیض حاصل کیا۔ بارہ سال بعد حضرت بایزید بسطامی نے کامیابی کی بشارت دی۔ بایزیدؒ کی قبر سے آواز آئی اے ابوالحسن اب تیرے بیٹھنے کا وقت آگیا ہے۔ عرض کیا حضور بالکل ان پڑھ ہوں۔ رموز زیست وطریقت سے ناواقف ہوں ہمت افزائی فرمایئے آواز دوبارہ آئی تو نے جو کچھ مانگا تجھے مل گیا۔ پڑھنا شروع کریں۔ تہجد کے وقت آپ نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت شروع کی اور خرقان واپسی تک پورے قرآن کے حافظ ہو چکے تھے۔ بشارت کے بعد حضرت خواجہ پر تمام ظاہری باطنی علوم منکشف ہوگئے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں لیکن مرد میدان وہ جوانمرد ہے کہ ساٹھ سال اس پر گزر جائیں مگر فرشتہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی چیز نہ لکھے جس پر اسے پروردگار کے حضور شرمندگی اٹھانا پڑے اور جوان مرد کا 60 سال میں کوئی لمحہ یاد حق کے بغیر نہ گزرے۔ آپ کے اس فرمان کے مطابق آپ کے زہد واتقاء اور عبادات میں تسلسل کا پتہ چلتا ہے ۔آپ اپنے پیرومرشد حضرت بایزید بسطامیؒ کی نہایت قدر کرتے اور ہم عصروں میں حضرت خواجہ بایزید کی روحانیت کا چرچا کرتے ۔آپ کے ہم عصر بزرگ آپ کی ولایت حق کے معترف ہیں ۔روایات بزرگان دین میں یہ روایت مجرب ومشہور لکھی گئی ہے کہ حضرت ابوالحسن خرقانی نے آخر عمر میں فرمایا تھا کہ جو کوئی میرے سنگ مزار پر ہاتھ رکھ کر نیک دعا مانگے گا وہ انشاء اللہ پوری ہوگی ۔حضرت خواجہ نے مریدین کو تاکید فرمائی تھی بلکہ وصیت کی تھی کہ ان کی قبر 30 گز گہری کھودی جائے تا کہ حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزیدؒ کے مزار سے اونچی نہ رہے اس سے آپ کی شیخ سے عقیدت ظاہر ہوتی ہے آپ نے 10 محرم کو 455ھ خرقان میں وفات پائی مزار شریف خرقان میں روحانیت کا فیض لٹا رہا ہے حضرت عکس الصالحین بابا معراج دینؒ صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی واقف طریقت ماہر حقیقت چشمہ اسرار الہی منبع فیوض لامتناہی صاحب ریاضت اور عبادت اور توحید وتحقیق میں کامل جوانمرد گزرے ہیں۔

فرمودہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۱: رسول اللہ ﷺ کا وارث وہ شخص ہے جو آپ ﷺ کے قول وفعل کی پیروی کرے۔

۲: جو شخص جوان مردوں کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ اللہ کی صحبت میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

۳: جوانمردی ایک دریا ہے جس سے تین نہریں جاری ہوتی ہیں۔ سخاوت، شفقت، بے نیازی دنیا سے۔

حضرت خواجہ بوعلی فارمیدی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بزرگان طریقت کے پیشوا گزرے ہیں۔ آپ کا نام فضل بن محمد بن علی ہے آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ اور آپ ابوعلی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ اپنے زمانہ کے یکتائے روزگار ہوئے ہیں۔ 407ھ میں فارمید نواح طوس میں پیدا ہوئے بچپن ہی سے حق تعالی سے گہرا عشق تھا۔ ظاہری تعلیم حاصل کرنے کے لیے وقت کے جید علماء مشائخ سے استفادہ کیا اور عالم بے مثال ہوئے حضرت ابوالقاسم امام قشیری جو اس وقت کے جید علماء ومشائخ میں بلند درجہ کے امام تھے۔ حضرت خواجہ بوعلی کے استاد ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ فضل بن محمد تحصیل علم میں نہایت محقق ہوئے ہیں۔ آپ کا وعظ سننے والے آپ کے تبحر علمی سن کر مبہوت رہ جاتے ہیں۔ حضرت ابوعلی فرماتے ہیں کہ اس سب شرف وعزت کے باوجود میرے اندر ایک تشنگی باقی تھی۔ اس تشنگی کو ختم کرنے کے ہزار جتن کیے لیکن وہ کم ہونے کی بجائے بڑھتی گئی۔ میں تلاش مرشد حق میں تھا کہ قسمت نے یاوری کی اور شیخ بزرگوار ابوالقاسم گرگانیؒ اور ابوالحسن خرقانی کے روحانی فیض سے وہ تشنگی دور ہوئی۔ شیخ ابوالحسن کی روحانی کرم نوازی اتنی زیادہ تھی کہ باطنی علوم بھی آشکار ہونا شروع ہو گئے۔ انہوں نے باطنی علوم سے بھی سرفراز فرمایا اور خرقہ خلافت عطا کیا۔ مختلف کتب میں مذکور ہے۔ امام یگانہ حضرت امام غزالیؒ نے حضرت خواجہ ابوعلی فارمیدی سے روحانی اور باطنی فیض حاصل کیا اور وہ اس فیض روحانی کے حصول پر فخر کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت خواجہ کی روحانی تربیت مکمل ہونے پر شیخ

Marfat.com

القاسم گرگانیؒ نے اپنے بیٹی کا رشتہ حضرت خواجہ سے کر کے آپ کو فرزندی میں لے لیا۔ پ طراز طریق ولایت تھے آپ کی شخصیت جمال ہدایت تھی آپ مئے سرمدی میں مست ۓ آپ کے لاکھوں مریدین تھے۔آپ کے ظاہری اور باطنی علوم سے کروڑھا انسانوں نے ض حاصل کیا اور اپنی زندگی سنواری آپ درویشن انسان گزرے ہیں نہایت سادگی پسند بیعت پائی سرورکون ومکاں ﷺ سے محبت نہایت بلند درجے پر تھی۔

باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ ابو علی فارمیدی ہمارے سلسلہ طریقت کے ناخدا ہیں ان کی روحانیت آج تک قائم ودائم ہے آج بھی کوئی سالک طریقت ان کی روحانیت سے فائدہ اُٹھانہ چاہے تو وہ ختم خواجگان پر مداومت کرے اور حضرت خواجگان کی رحانیت سے مدد کا خواستگار ہو تو حضرت خواجہ ممدوحؒ انکی خواستگاری فرماتے ہیں تاریخ وفات 477ھ بمقام طوس ہے سیدی صوفی معراج دینؒ کا فرمان ہے کہ خواجگان نقشبند میں خواجہ بوعلی کا مقام بہت بلند وبالا ہے۔

فرمودہ بوعلی فارمیدی رحمۃ اللہ علیہ

ا: میرے شیخ ابوالحسنؒ خرقانی فرماتے ہیں کہ بہتر چیز یہ ہے کہ ہر وقت دل اللہ کی یاد میں ہو۔

۲: میرے ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ صدق یہ ہے کہ بندہ اپنے دل کی بات کہے۔

۳: سنت رسول ﷺ کی پیروی ولایت کی سیڑھی ہے جو سیڑھی پر چڑھے گا وہی بلند درجہ پائے گا

حضرت خواجہ یوسف همدانوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی محمد یوسف ہے آپ کے والد محترم کا نام محمد ایوب ہے آپ کی کنیت ابویعقوب آپ ہمدان کے نواحی گاؤں موضع بوزنجرد میں 440ھ کو پیدا ہوئے۔ بچپن عام

Marfat.com

بچوں کی طرح گزرا۔ وقت کے موجود علماء سے اکتساب علم کیا۔ جوانی میں تحصیل علم کا شوق جنون کی حد کو پہنچا تو 18 سال کی عمر میں گھر سے اجازت لیکر ہمدان سے سوئے بغداد ہوئے۔ بغداد جو اس وقت علم و عمل کا مرکز تھا۔ وقت کے نامور بزرگان دین وہاں ظاہری اور باطنی علوم تقسیم فرما رہے تھے نہایت علمی و عملی روحانی ماحول تھا اس وقت بغداد کا حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ غوث اعظمؒ بھی تحصیل علم کے لیے بغداد میں تشریف فرماتے تھے۔ غوث اعظمؒ نے آپ سے ملاقاتیں کیں۔ غوث اعظمؒ نے ان سے علمی روحانی فیض بھی حاصل کیا اور آپ کے تجرِ علمی کے معترف ہوئے۔ اور آپ کے علم و عمل کی ترقی کے لیے دعا فرمائی۔ غوث اعظمؒ کی پیدائش 470ھ کی ہے۔ بغداد میں ورود مسعود 488یا489ھ میں ہوا۔

حضرت خواجہ یوسف ہمدانویؒ نے وقت کے نامور علماء مشائخ سے اکتساب علم کیا اور فقہ و حدیث میں مکمل دسترس حاصل کر کے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کے اساتذہ میں جناب ابواسحٰق شیرازیؒ اور دیگر مقتدر علماء کا نام آیا ہے سب اساتذہ آپ پر فخر کرتے ہیں۔ روحانی اور باطنی علوم سے آگاہی کے لیے آپ نے حضرت عبداللہ جوینیؒ شیخ حسن سمنانیؒ سے بھی اکتساب فیض کیا لیکن اصل فیض روحانی حضرت خواجہ علی فارمیدی سے حاصل کیا۔ آپ کی روحانیت کی تکمیل کا سہرہ جناب بوعلی فارمیدی کے سر ہے۔ آپؒ غوث اعظمؒ کے دور طالب علمی میں مشائخ کی صفوں میں تھے لیکن جناب غوث اعظمؒ جب تشریف لاتے تو ان کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرتے کیونکہ انہیں باطنی طور پر پتہ تھا کہ یہ عبدالقادرؒ بڑے بلند درجہ پر فائز ہوگا۔ غوث اعظم نے بھی آپ کی تعریف و توصیف بیان کی۔ (غوث اعظمؒ 470 تا 561ھ) خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ بھی آپ کے تلامذہ میں

Marfat.com

سے ہیں۔آپ ذکر بالجہر کو پسند فرماتے تھے۔آپ نے 535ھ میں بمقام مرو میں وفات
ئی مزار شریف مرجع خلائق ہے انوار وتجلیات کے مخزن باباجی صوفی معراجدینؒ کے فرمان
کے مطابق آپ یعنی حضرت خواجہ یوسف ہمدانویؒ سرور سالکان طریقت اور عارف رحمانی ہیں
(یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ و کونو مع الصدقین)

فرمودہ حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانویؒ

تم اللہ سے صحبت رکھو اگر یہ میسر نہ آئے تو اس سے صحبت رکھو جو اللہ سے صحبت رکھتا ہو۔

اللہ کا ذکر ذوق وشوق سے کرو کیونکہ اس سے شیطان دور بھاگتا ہے۔(ذکر بالجہر کی دلیل)

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور مجلس بندگان الٰہی کی آب وتاب سالکان طریقت کے لیے
شل مہتاب، کاشف اسرار حقانی حضرت خواجہ عبدالخالق موضع غجدوان (جو کہ بخارا کے نواح
میں ہے) میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم نہایت بلند درجہ کے عالم اور ولی اللہ تھے۔آپ
کے والد کا نام عبدالجمیل امام ہے جو جناب امام مالکؒ کے خاندان سے ہیں۔آپ کے والد
ماجد کو حضرت خضر علیہ السلام نے بیٹے کی خوشخبری دی اور عبدالخالق نام رکھنے کی تاکید کی۔جب
آپ کی پیدائش ہوئی تو آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنی فرزندی میں لے لیا۔بحکم الٰہی
ان کی نہایت پاکباز انداز میں پرورش کی۔پھر خواجہ غجدانوی فیض خضری کے امین وقاسم ٹھہرے۔

حضرت خضر علیہ السلام کے حکم سے ظاہری علوم کی تحصیل کے بعد باطنی علوم کی تکمیل
کے لیے حضرت یوسف ہمدانویؒ کی ارادت اختیار کی جو کہ ذکر بالجہر کرتے اور کرواتے تھے
حضرت یوسف ہمدانوی نے بحکم الٰہی جو علم آپ کے پاس تھا۔حضرت خواجہ غجدانیؒ کو سونپ دیا

Marfat.com

اورارشاد فرمایا کہ ہمارا وارث عبدالخالق ہوگا۔اس کی تعلیم وتبلیغ وتلقین پر عمل کیا جائے۔

لیکن حضرت خواجہ نے جناب خواجہ حضرت خضر علیہ السلام کی ہدایت واجازت سے ذکر خفی کو پسند کیا اوراسی کی تبلیغ کی ۔ پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضر ہونا باعث بلندی درجات سمجھتے ۔خواجہ خضر علیہ السلام کی ہمنواہی بھی شامل تھی۔آپ کی ولایت وسیادت متفق علیہ ہے۔ نہایت حوصلہ مند جوان مردگزرے ہیں آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا باعث نجات ہے بابا جی معراجدینؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے جو آٹھ کلمات خیر ہماری تعلیم وتربیت کے لیے کہے ہیں۔وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں وہ کلمات خیر یہ ہیں۔

۱۔ ہوش دردم ۔۲۔ نظر برقدم ۔۳۔ سفر در وطن ۔۴۔ خلوت درانجمن ۔۵۔ یاد کرد۔ ۶۔ بازگشت ۔۷۔ نگہداشت ۔۸۔ یادداشت (یہ کلمات خیر یاران طریقت کا دستورالعمل ہے) حضرت عبدالخالق غجدانویؒ نے 575ھ کو وفات پائی اور غجدوان میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ محمد عارف ریواگڑی رحمۃ اللہ علیہ

سراپردہ تمکین اساس اہل یقین واقف اسرارومعارف حضرت خواجہ محمد عارفؒ نے روحانی علوم حضرت خواجہ غجدوانیؒ سے حاصل کیے۔آپ خواجہ عبدالخالقؒ کے خلیفہ اعظم ہیں ۔آپ نے جب سے خواجہ عبدالخالقؒ کی ارادات اختیار کی در مرشد سے جدائی گوارا نہیں کی وہاں پر ہی سکونت اختیار کی ۔اور سلوک کی منزلیں نہایت سرعت سے طے کرنے لگے خواجہ غجدوانیؒ کی توجہ خاص سے۔

آپ معرفت وحقیقت کا بحر ذخار ہوئے ہیں باطنی علوم کے حصول کے بعد جب

Marfat.com

مرتبہ کمال کو پہنچے تو حضرت خواجہ عبدالخالقؒ کی وفات ہوگی مریدین اور عوام نے متفقہ طور پر حضرت خواجہ عارفؒ کو سجادہ نشین بنالیا۔ پھر آپ نے آستانہ مرشد حق آگاہ پر سجادگی کے فرائض کو بحسن خوبی سرانجام دیا۔ تعلیمات غجدوانی کو ھمہ وشمہ تک پہنچانے کا کام کیا۔ آپ کی تلقین وتعلیم سے لاکھوں افراد نے خود کو سنوارا۔ اور حق آگاہ بن گئے آپ کا طرزِ تعلیم وتدریس نہایت آسان فہم تھا۔ جو بھی آپ کے کلمات خیر سنتا تو نہایت محظوظ ہوتا۔ ہمعصر علماء مشائخ کے ہاں بلند درجہ رکھتے تھے پھر نسبت خالقیہ کی وجہ سے بھی معتبر گردانے جاتے تھے۔ آپ ذکر خفی اور ذکر جلی دونوں کو درست خیال کرتے تھے۔ طالبین کو استعداد کے مطابق ذکر کی تلقین کرتے بعض کو ذکر جہری کرنے کی اجازت دیتے اور بعض کو ذکرِ خفی کی تاکید کرتے۔ باباجی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ جس مجلس بااخلاص باوقار کے منبع حسنات حضرت خواجہ عارف ریواگڑی ایسے مرد باصفا صدر ہوں اس مجلس کی فتح ونصرت یقینی ہے۔ آپؒ نے 616ھ میں بمقام ریواگڑ (نزد بخارا و غجدوان) انتقال فرمایا۔ آپ کی تربت پر مسائل کے حل کے لیے جانا مجرب ہے۔

حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ

آپ موضع انجیر فغنہ میں پیدا ہوئے جو علاقہ بخارا کے قریبی گاؤں وابکنہ کا حصہ ہے آپ مجلس اولیاء کے باوقار رکن ہیں آپ حضرت خواجہ محمد عارف ریواگڑیؒ کے مرید بااخلاص ہیں اور خلافت بھی حضرت عارفؒ سے پائی۔ وقت کے نامور علماء مشائخ کی صحبت سے فیض پایا۔ لیکن کمال تک صرف حضرت خواجہ عارف نے پہنچایا۔ آپ ذکر جہری کو پسند کرتے تھے اس لیے مرشد حق آگاہ خواجہ عارفؒ سے اس کی اجازت پائی۔ پھر آپ نے

Marfat.com

اس کی تلقین کے لیے بڑی ہمت صرف کی۔ مولانا حافظ الدین بخاری نے وجہ ذکر جہر پوچھی
آپ نے ارشاد فرمایا کہ سوتوں کو جگانے کے لیے غافلوں کو ہوشیار کر کے راہ راست پر لانے
کے لیے اور توبہ و استقامت کی طرف رغبت دلانے کے لیے ذکر جہر کرتا اور کرواتا ہوں۔ پھر
آپ نے فرمایا کہ ذکر جہر اس شخص کے لیے جائز ہے جس کی زبان جھوٹ وغیبت سے پاک
ہو جس کا حلق حرام و مشتبہ سے دل ریا و سمع سے باطن توجہ ماسوا سے پاک ہو آپ کی تعلیم سے
لاکھوں انسانوں نے اپنے زنگ آلودہ دلوں کو جگمگایا۔

آپ نے نہایت راست باز لوگوں کی طرح زندگی گزاری۔ طریقت حقیقت میں یگانہ روزگار ہوئے۔ رزق حلال کی تعلیم دیتے۔ نماز کی پابندی کی تلقین کرتے آپ کے مرید و خلیفہ حضرت علی رامیتنیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش مرشد کے دوران خواجہ خضر علیہ السلام سے خواستگاری کی تو خواجہ خضر علیہ السلام نے حضرت محمود انجیر فغنویؒ کی نشاندہی کی خواجہ خضر علیہ السلام کی نشان دہی اور تلقین پر میں نے حضرت خواجہ محمودؒ کی بیعت کی اور شرف خلافت حاصل کیا (یہ بات خواجہ محمودؒ کے شیخ کامل ہونے کی دلیل ہے۔ فرمان صوفی معراجدینؒ)

آپ نے 715ھ یا 717ھ میں انجیر فغنہ وابکنہ میں وفات پائی اور اب تک روحانی فیض لٹا رہے ہیں۔ اللہ پاک آپ کے طفیل ہم سالکان راہ حق کو حق آگاہی کا شرف بخشے (آمین) باباجی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمودؒ باسط علوم اور قاطع رسوم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے غلط رسوم کی بیخ کنی کی اور شریعت پر عمل کرنے کو رواج دیا۔ آپ کی سخاوت علم بہت مشہور ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ خواجگان میں آپ کا لقب عزیزان ہے۔آپ کا اصل نام علی ہے۔آپ کی ولادت رامتین نزد بخارا ہوئی آپ کا ذریعہ اسباب معاش بافندگی تھا۔لیکن صاف دل ونگاہ کے مالک تھے۔پیرومرشد حضرت خواجہ محمودؒ سے شراب طہور ایسی پی کر اس کا نشہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔کچھ عرصہ باورد رہ کر خوارزم تشریف لائے اور پھر تا حیات یہاں کے عوام وخواص کو جملہ متعلقین ومریدین کو شراب عشق سے سرشار کرتے رہے۔آپ کا عشق الٰہی دیدنی تھا لوگ آپ کو دیکھ کر اللہ کا ذکر شروع کر دیتے تھے۔آپ کی روحانی تعلیمات سے بہت سارے لوگوں نے فائدہ اٹھایا کیونکہ انکی روحانیت سمندر تھی حسب مقدور ہر کسی نے حصہ پایا ۔مولانا جلال الدین رومیؒ کے اس شعر میں آپ کی طرف اشارہ ہے۔

گر نہ حال فوق قال بودے کے شدے

بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج دا

یعنی "علم حال اگر قال سے بہتر نہ ہوتا تو سرداران بخارا خواجہ نساج (بافندہ علی) کے کب غلام بنتے"۔آپ کی ایک مشہور باعی کا ترجمہ اس طرح ہے "جس شخص کے پاس بیٹھنے سے تیری دل جمعی نہ ہوئی نیز آب وگِل کی زحمت سے تو پاک نہ ہوا پھر بھی تو اس کی صحبت سے بیزار نہیں تو عزیزانؒ کی روح تجھے معاف نہیں کرے گی۔

حضرت خواجہ علیؒ کے لاکھوں کی تعداد میں مرید تھے اور بہت سوں نے خلافت پائی حضرت بابا سماسیؒ بھی آپ کے خلفاء میں سے تھے۔قبل وفات آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے خواجہ ابراہیمؒ کو سجادہ نشین قرار دیا لوگوں نے اعتراض کیا تو فرمایا یہ جلد ہمارے پاس پہنچ

Marfat.com

جائے گا چنانچہ آپ کی وفات کے انیس بیس روز بعد خواجہ ابراہیمؒ بھی فوت ہو گئے۔ اور بڑے بیٹے خواجہ محمدؒ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ نے خوازرم میں وفات پائی آپ کی زیارت گاہ مرجع خاص وعام ہے تاج السالکین باباجی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ علی رامیتنیؒ مستغرق معنی سالک طریق فنا اور سفینہ توکل ورضا ہوئے ہیں۔

فرمودہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

۱: پوچھا گیا ایمان کیا ہے؟ تو فرمایا توڑنا وجوڑنا۔ یعنی ماسوا سے توڑنا اور حق تعالیٰ سے جوڑنا۔

۲: دو وقت اپنے آپ پر خوب نگاہ رکھنی چاہئے۔ بات کرتے وقت اور کوئی چیز کھاتے وقت۔

حضرت خواجہ محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ

موضع سماس نزد رامتین نزد بخارا آپ کی پیدائش رہائش اور مدفن کی وجہ سے مشہور ہے آپ نہایت حق شناس بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کی روحانیت کی دنیا معترف ہے۔ آپ حضرت خواجہ علی رامیتنیؒ کے مرید تھے اور خلافت بھی حاصل کی لیکن آپ دوسروں کو حلقہ ارادت میں نہ لیتے تھے چنانچہ حضرت عزیزان علی رامیتنیؒ نے لاکھوں مریدین کے مجمع میں آپ کی خلافت کا اعلان کیا اور تمام دوستوں کو خواجہ محمد سماسیؒ کی متابعت کا حکم دیا۔ (صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ یہ اعلان آپ کی شان ولایت عظمت ولایت کا اظہار تھا)

پھر کیا لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ حلقہ ارادت میں شامل ہونے لگے۔ آپ نہایت قلیل کلام فرماتے۔ کیونکہ مئے سرمدی کا نشہ اترنے ہی نہیں پاتا تھا یعنی آپ پر استغراق کا عالم رہتا تھا۔ آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی حضرت خواجہ اکبر بہاؤالدین نقشبندیؒ کی پیدائش کی بشارت دی اور ان کے بلند درجات سے آگاہ فرمایا۔ آپ کا روحانی فیض حضرت خواجہ

Marfat.com

کلالؒ کو منتقل ہوا پھر حضرت خواجہ نقشبندؒ کو پہنچا (جن سے سلسلہ نقشبندیہ کا شہرا ہوا)

آپ نے 755ھ میں موضع سماس وفات پائی آپ کا مزار مرجع خلائق ہے تاج السالکین صوفی معراجدینؒ کے نزدیک بابا محمد سماسؒ پیر اہل تسلیم دلیل راہ مستقیم اور حق شناس بزرگ ہیں۔

حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ فخر سادات ہیں آل محمد ﷺ اولاد علیؓ ہیں آپ کے والدین نہایت پاکباز ہوئے ہیں کیوں نہ ہوتے خانوادہ سادات سے تعلق جو ٹھہرا۔ آپ موضع سوخار (نزد سماس) میں پیدا ہوئے۔ آپ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ آپ کے رزق حلال کھانے کی کرامت آپ کی پیدائش سے قبل کی ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ ایام حمل میں اگر کوئی مشتبہ لقمہ ان کے حلق سے نیچے چلا جاتا تو پیٹ میں سخت درد اٹھتا یہاں تک کہ وہ لقمہ باہر آجاتا پھر آرام آتا۔ آپ کا ذریعہ معاش کوزہ گری تھا جس کی وجہ سے احباب میں کلال مشہور ہوئے۔ مشہور زمانہ پہلوان تھے ان کا مقابلہ بہت کم پہلوان کرتے تھے۔ ایک دن اکھاڑے میں مقابل کو پچھاڑ رہے تھے کہ وہاں سے مستغرق فی الحق حضرت خواجہ محمد سماسؒ کا گزر ہوا۔ آپ کے نظر میں یہ جوانمرد آ گیا۔ پھر جو آپ نے خواجہ علی رامتنیؒ کو خود پر ملتفت دیکھا تو فوراً پہلوانی چھوڑ دی۔ اور حاضر خدمت ہو کر حلقہ ارادات میں شامل ہو گئے حضرت بابا سماسیؒ کی نظر کیمیا اثر نے بہت کم عرصے میں خواجہ کلالؒ کو شہسوار عرصہ طریقت بنا دیا۔ آپ نے نہایت جانفشانی سے فیض لاثانی کو فرمان مرشد کے مطابق تقسیم کیا۔ آپ کو حضرت امیر سلسلہ خواجہ نقشبند کا شیخ طریقت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تاج السالکین صوفی باباجی

Marfat.com

معراج الدینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ امیر کلالؒ سیف سیادت آفتاب سعادت اور قدوۂ ارباب حال ہیں۔ آپ نے 772ھ موضع سوخار میں وفات پائی آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے

امام الطریقت خواجہ

بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے دادا مرشد حضرت خواجہ سماسیؒ جب بخارا کے کوشک ہندواں سے گزرتے تو فرماتے ''اس زمین سے ایک مرد حق آگاہ کی خوشبو آتی ہے جلد ہی کوشک ہندواں قصر عارفاں بننے والا ہے'' پھر ایک روز اپنے مرید خاص حضرت سید امیر کلالؒ کے ہمراہ وہاں سے گزرے تو فرمایا وہ خوشبو اب زیادہ ہو گئی ہے بے شک وہ مرد پیدا ہو گیا ہے۔ آپ کی پیدائش 4 محرم 718ھ کو قصر عارفاں بخارا میں ہوئی حسب روایت آپ کے والدینؒ حصول برکت وتوجہ کے لیے خواجہ بہاؤالدین کو لیکر عارف باللہ خواجہ محمد سماسیؒ کے پاس حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے بچہ دیکھتے ہی فرمایا یہ وہی مرد ہے جس کی خوشبو ہم نے سونگھی تھی۔ یہ اپنے وقت کا مقتدا پیشوا ہوگا۔ نیز آپ کو اپنی روحانی فرزندی میں قبول فرماتے ہوئے اپنے مرید وخلیفہ حضرت امیر کلالؒ کو فرمایا کہ تم میرے فرزند بہاؤالدین کے حق میں شفقت وتربیت سے دریغ نہ کرنا اس سلسلے میں تمہاری کوتاہی معاف نہ ہوگی حضرت امیر نے کھڑے ہو کر ادب سے جواباً فرمایا اگر کوتاہی کروں تو مرد نہیں۔ (صوفی معراج الدینؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات خواجہ نقشبندؒ کے مادرزات ولی ہونے کی نشانی ہے)

مناسب وقت آیا تو حضرت امیر کلالؒ نے خواجہ نقشبندؒ کی روحانی تربیت میں پوری ہمت صرف کر دی پھر آپ کی بلندی استعداد کے پیش نظر دوسرے چشمہ ہائے فیض سے

Marfat.com

بھی سیراب ہونے کی پرزور تلقین کی۔ چنانچہ حضرت بہاؤالدین نقشبند نے مولانا عارف دیک گرانیؒ حضرت شیخ قشم خلیل آتاؒ اور دیگر علماء مشائخ سے بھی کسب علم وفیض کیا حضرت عبدالخالق غجدوانی کی روح بھی آپ کو دولت عرفان سے مالا مال کرتی رہتی تھی۔ (اویسی طریق پر) آپ بانی سلسلہ نقشبندیہ ہیں۔ پہلے اس سلسلہ عالیہ کو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے صدیقیہ کہتے تھے۔ پھر جناب بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے طیفوریہ پھر خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کی نسبت سے خواجگانیہ کہتے تھے۔ لیکن اب یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نام سے موسوم ہے۔ نقشبند اس لیے کہتے ہیں کہ یہ طالب حق کے دل میں ''اللّٰہ'' نقش کر دیتے۔ آپ صحیح النسب سید ہیں سلسلہ نسب 25 واسطوں سے امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ کی تعلیمات اور حیات ظاہری لوگوں پر کھلی کتاب کی طرح عیاں ہے آپ مرتبہ غوثیت کے حامل بزرگ گزرے ہیں۔ آپ حق شناس بزرگ ہوئے ہیں۔ اتباع رسول ﷺ ان کی حیات کا مشن تھا۔ جس کی تبلیغ وہ کرتے رہے۔ طالبان راہ حق کو حق نما بناتے رہے۔ کروڑ ہا لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ تاج السالکین باباجی صوفی معراجدینؒ خواجہ نقشبندؒ کے بارے میں فرماتے ہیں وہ امام الطریقت تھے وہ پاسبان طریق وشرع پیکر زہد وورع تھے۔ آپ نے ایک عالم کو اپنے علم وعمل سے سیراب کیا۔ بہت سے مریدانِ حضرت خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ نے اپنی ظاہری حیات میں ہی اپنے مریدین کو خلیفہ حضرت علاؤالدینؒ کے سپرد کردیا تھا۔ کیونکہ وہی ان کے خلیفہ اعظم تھے اور فیض نقشبند کے قاسم ٹھہرے۔ آپ کا وصال 3 ربیع الاول 791ھ کو ہوا۔ مزار شریف قصر عارفاں بخارا شریف میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

فرمودہ خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے الصلوۃ معراج المومنین ترجمہ نماز مومن کی معراج ہے (یہ نماز حقیقی کے درجات کی طرف اشارہ کیا ہے)

۲: حدیث قدسی میں ہے اللہ فرماتا ہے الصوم لی وانا اجزی بہ ترجمہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں (یہ صوم حقیقی کی طرف اشارہ ہے جو ماسوائے حق سے امساک کلی کا نام ہے)

۳: درویشی کیا ہے؟ باہر بے رنگ اندر بے جنگ (بابا معراج دینؒ کہتے ہیں کہ یہ خاص بات خاص بندے ہی جانتے ہیں)

پیر طریقت حضرت
خواجہ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

صوفیائے کرام عالی مقام کی جس جماعت کے پاسبان وسالار خواجہ علاؤالدین عطارؒ ہوں وہ جماعت باصفا کامیاب کامران ہے آپ صحیح النسب سید بخاری ہیں طریقت میں حضرت خواجہ نقشبند بہاؤالدینؒ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ رشتہ میں حضرت ممدوحؒ کے داماد ہیں۔ آپ نے خواجہ نقشبند کے ارشادات کو تعلیمات کا درجہ دیا۔ پھر ان پر عمل پیرا ہو کر ارادات مندوں کو بھی اس عمل کی تلقین کی۔ تعلیمات بزرگان دین متعلقہ توحید وسنت کا خوب پرچار کیا۔ آپ کی صحبت پاک سے بہت سے عوام وخواص نے فیض پایا۔ آپ کا ارشاد ہے ولایت اور علم عطار کی دوکان کی طرح ہے جو بھی قریب سے گزرے گا فیض پائے گا۔ اور میرا ذریعہ معاش تو ہے ہی عطاری لہٰذا فیض لینا نہ لینا آپ کے اختیار میں ہے۔ عالم باعمل حضرت

Marfat.com

...ر شریف جرجانیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میں شیخ زین العابدینؒ کی صحبت میں نہ پہنچا ...ں سے رہائی نہ پائی۔ اور جب تک خواجہ عطار علاؤالدینؒ کی صحبت اختیار نہ کی اللہ تک رسائی ...ہوئی۔ خواجہ عطار علاؤالدینؒ کی صحبت میں آنے والے کو خود بخود فیض پہنچنا شروع ہو جاتا تھا ...یہ آپ کے بلند مرتبہ بزرگ ہونے کی نشانی ہے)۔ خواجہ محمد پارساؒ خلیفہ خواجہ بزرگ نقشبندؒ ...نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے روحانی مکاشفہ میں دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان بارگاہ ہے۔ ...واجہ علاؤالدینؒ اپنے پیرومرشد خواجہ نقشبند بزرگ کے ساتھ اس عالیشان بارگاہ میں موجود ...یں۔ معلوم کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہے۔ خواجہ بزرگ نقشبندؒ ...زیارتِ مصطفےٰ ﷺ کے لیے اندر تشریف لے گئے چند لمحوں بعد اندر سے خوش وخرم باہر نکلے تو علانیہ فرمایا کہ مجھے دربار رسالت مآب ﷺ سے یہ کرامت ملی ہے کہ جو شخص (مسلمان) میری قبر کے چاروں طرف سو سو فرسنگ کے اندر دفن ہوگا باذنِ الٰہی میں اس کی شفاعت کروں گا اور خواجہ عطارؒ کو چالیس فرسنگ تک شفاعت کا مرتبہ حاصل ہوا ہے اور میرے محبوں اور پیروی کرنے والے صالحین کو ان کی قبروں سے ایک ایک فرسنگ تک شفاعت کا مرتبہ ملا ہے۔ جب درویشاں کلید جنت است (فرمان صوفی معراجدینؒ)

طریقہ نقشبندیہ کے علاوہ حضرت خواجہ عطارؒ کا ایک خاص سلسلہ ہے۔ جس کو علائیہ کہتے ہیں۔ باباجی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ علاؤالدین عطارؒ سہیل معرفت قطب محبت اور محرم رموز واسرار ہیں۔ آپ نے 20 رجب 802ھ میں بمقام نوحقانیاں رحلت فرمائی آپ کا مرقد مبارک مرجع خلائق ہے۔

فرمودہ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱: اہل اللہ کی صحبت میں ہمیشہ رہنا عقل معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔

۲: اہل اللہ کی صحبت سنت مؤکدہ ہے۔اس سنت پر خصوصاً وعموماً ہمیشگی کرو۔

۳: ظاہری دوری کا اتفاق ہو تو اپنے ظاہری باطنی حالات پیر ومرشد سے بذریعہ خط وخطابت عرض کرنا چاہئیں۔اپنے مکان میں ان کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

پیر طریقت

حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عالم بے مثال تھے آپ کے ابتدائی حالات ناپید ہیں آپ کی سکونت موضع چرخ نواح غزنی ہے آپ کے والد کا نام عثمانؒ ہے ابتدائے احوال میں تحصیل علم ظاہری پر زور رہا۔ ہرات ایران،عراق،مصر سے تحصیل علم کیا۔پھر ظاہری علوم کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے آپ کی شخصیت از حد پیاری تھی اس وقت کے علماء مشائخ آپ کی مصدقہ علمی شخصیت کے معترف تھے۔طلب حق کی تلاش میں نکلے تو آستانہ نقشبندیہ بخارا شریف پہنچ کر خواجہ نقشبندؒ کے حلقہ ارادت باسعادت میں شامل ہو گئے۔ظاہری علم میں بلند درجہ پر تھے اب روحانی دنیا میں بھی سیر کرنے کے لگے حضرت خواجہؒ کی محبتیں شامل حال تھیں۔وفات سے قبل خواجہ بہاؤالدین نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ علاؤالدین کے حلقہ ارادت میں شامل ہو جاؤ بفرمان ارشاد پیر ومرشد خواجہ عطارؒ کے مریدوں میں شمار ہوئے۔اور انہیں سے اذن خلافت حاصل ہوا۔تعلیمات نبوی ﷺ اور تعلیمات صالحین پر عمل کرنے والے صحیح العقیدہ بزرگ ہوئے ہیں

آپ بلند پایہ مقرر اور محرر تھے آپ نے قرآن پاک کی تفسیر بھی لکھی اور رسالہ انسیہ بھی تحریر کیا۔آپ کی بابت بابا جی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد یعقوبؒ چرخی شیخ

Marfat.com

ریقت امام شریعت واقف اسرار خفی و جلی ہیں ۔آپ نے 5 صفر 851یا855ھ میں
را لنہر کے قریب موضع حصار میں وفات پائی ۔بعض کے نزدیک موضع بلغنور میں آپ کا
زار پر انوار مرجع خلائق ہے۔

فرمودہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے حضرت خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ میں آپ کو قیامت میں کس عمل سے
پاؤں ۔تو خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا تشرع سے یعنی پابندی شریعت سے۔

1: صادق اور عاشق لوگوں کی صحبت اختیار کرو تا کہ تم بھی ویسے ہوسکو۔

۲: خواجہ بزرگ نقشبندؒ نے فرمایا ہے کہ تیرا ہاتھ ہمارا ہاتھ ہے۔جس کسی نے تمہارا ہاتھ
پکڑا اُس نے ہمارا پکڑا۔

پیر طریقت حضرت
خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام عبید اللہ لقب ناصر الدین اور کنیت خواجہ احرار ہے۔آپ کے والد گرامی
کا نام خواجہ محمود ہے ۔آپ کے جد امجد خواجہ شہاب الدینؒ قطب وقت تھے آپ نے دم
آخر فرمایا عبید اللہ پیر عالم گیر ہوگا اس سے طریقت و شریعت کو روشنی حاصل ہوگی ۔آپ نے
بہت سے بادشاہوں کو راہ حق دکھائی آپ کا فیض امراء اور غرباء سب کے لیے یکساں تھا
۔زراعت پیشہ تھا لیکن جو بھی غلہ و مال پیدا ہوتا سب درویشوں میں تقسیم کردیتے ۔آپ
باغستان (تاشقند) میں پیدا ہوئے رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی پیدائش ہے۔
آپ مادرزاد ولی ہیں آپ نے ماہ رمضان میں دودھ نہیں پیا (طلوع فجر سے مغرب تک) بلکہ

Marfat.com

روایات میں یوں لکھا ہے کہ جب تک آپ کی والدہ نفاس سے پاک نہیں ہوئیں آپ نے دودھ نہیں پیا۔ بچپن سے ہی مشائخ سے محبت تھی غلبہ باطنی ظاہری علوم کی تحصیل میں حائل رہا لیکن آپ کا علم لدنی مشائخ وعلماء وقت کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا تھا۔ آپ نے بہت سارے بزرگوں سے روحانی فیض حاصل کیا اور علماء سے ظاہری علم حاصل کیا سب کے بعد جناب واقف اسرار خفی وجلی خواجہ یعقوبؒ چرخی کے دامن پر انوار سے وابستہ ہوئے اور نہایت قلیل مدت میں سلوک کی منازل طے کر کے بلند درجہ تک پہنچے اور حضرت خواجہ سے خلافت پائی۔ آپ کے پیرومرشد فرماتے ہیں کہ طالب کو کامل کی بارگاہ میں عبیداللہ احرار کی طرح آنا چاہئے کہ چراغ اور تیل بتی سب تیار ہے بس ماچس جلانے کی ضرورت ہے۔ پھر چراغ روشنی پھیلانے کے لیے تیار ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے آپ سے خلافت پائی۔

آپ نے فیض روحانی اتنا لٹایا کہ بتایا نہیں جا سکتا کیونکہ آپ کے آستانے پر آنے والے کو سیر ہو کر کھانے کو ملتا تھا۔ اس لیے فقراء آپ کے آستانہ عالیہ پر براجمان رہتے۔ غذائی لذات سے بھی بہرہ مند ہوتے اور روحانی منزلیں بھی عبور کرتے جاتے کئی بادشاہوں کو بھی سیدھا کیا کیونکہ آپ کے آستانے کی شکایت دربار بادشاہ تک پہنچ جاتی تھیں جو غلط ہوتی تھیں پھر خواجہ احرار کے روحانی تصرف سے بادشاہان وقت راہ حق اختیار کر لیتے۔ تاج السالکین بابا جی صوفی معراج دینؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خواجہ عبیداللہ احرار ہمارے سلسلے کے شیخ باوقار اور مشرف خواطر واسرار ہیں۔ آپ نے 29 ربیع الاوّل 895ھ محلہ خواجہ کفشیر سمرقند میں وفات پائی آپ کا مزار پرانوار مرجع خاص عام ہے۔

فرمودہ خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عبادت سے مراد یہ ہے۔ کہ اوامر عمل کریں اور نواہی سے پرہیز کریں۔

علم دو ہیں۔ علم وراثت، علم لدنی۔

علم وراثت وہ ہے جس سے پہلے کوئی عمل ہو۔ علم لدنی وہ ہے جس سے پہلے کوئی عمل نہ ہو۔

پیر طریقت حضرت
مولانا محمد زاهد ولی رحمة الله علیه

عالم نبیل مبلغ آیات رب جلیل پروردہ حضرت یعقوب چرخیؒ ہیں آپ نے ظاہری علوم میں کمال حاصل کیا اپنے نانا حضرت یعقوب چرخیؒ سے بھی کسب علم کیا فاضل اجل کہلائے وقت کے علماء ومشائخ میں بلند درجہ رکھتے تھے۔ نہایت دل پذیر واثر انگیز تقریر کرتے تھے۔ دور دراز سے لوگ آپ کی تقریریں سننے کے لیے آتے تھے۔ شریعت پر پابندی اور اسکی تبلیغ کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔

ذکر حق کی تلقین اپنے نانا حضرت یعقوب چرخیؒ کے کسی خلیفہ سے حاصل کی تھی اس پر مداومت بھی تھی۔ لیکن حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ کا شہرہ سنا تو حصار سے سمرقند کی طرف روانہ ہوئے سمرقند آکر محلہ وانسرامیں ٹھہرے۔ حضرت عبید اللہ احرارؒ نے بذریعہ کشف مولانا محمد زاہد کی تشریف آوری معلوم کرلی (حالانکہ خواجہ احرارؒ کی اقامت تین کوس دور تھی) اور خود استقبال کے لیے تشریف لائے۔ مولانا محمد زاہد ولیؒ نے بڑھ کر قدم بوسی کی اور بیعت خواہش کی حضرت خواجہ احرارؒ نے مولانا زاہد ولی کی خواہش پوری کی اسی مجلس میں بیعت کیا اور اسی وقت باطنی تکمیل کی اور شرف خلافت بخش دیا۔ کیونکہ خواجہ احرار کو یہ باطنی نسبت مولانا محمد زاہد کے نانا جان سے ملی تھی اس لیے بھی اور اس لیے بھی کہ مولانا تکمیل کے مراحل

Marfat.com

سے گزر کے آئے تھے۔ کمی تھی تو صرف بخشش کی جو آپ نے پوری کر دی۔

حضرت مولانا محمد زاہد ولی نے آپ سے خلافت حاصل کر کے موضع وخش نزد حصار میں تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دیا۔ اپنے ظاہری اور باطنی علوم سے لوگوں کے زنگ آلود دلوں کو صاف کیا۔ شریعت و طریقت وحقیقت کے مخفی راز افشاں کیے۔ طالبان حق کو واصل حق کروایا۔ بے مرادوں کی مرادوں کو پورا کیا الغرض آپ شیخ سنت قاطع بدعت امام مجاہد ٹھہرے۔ تاج السالکین باباجی صوفی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ مولانا محمد زاہد ولیؒ نے اپنے نانا حضرت محمد یعقوب چرخیؒ کی طرح ظاہری باطنی دونوں علوم میں خوب دسترس حاصل کی۔ پھر فیض نقشبندؒ خوب جاری کیا آپ نے 936ھ موضع وخش نزد حصار میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے (رحمۃ اللہ علیہ) مرقد پرنور مرجع خلائق ہے۔

پیر طریقت حضرت
مولانا محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخیؒ کی نواسی کے بیٹے اور حضرت مولانا محمد زاہدؒ کے حقیقی بھانجے ہیں علمی گھرانے میں پیدائش کی وجہ سے ظاہری علوم سے خوب آراستہ ہوئے پھر باطنی وروحانی تعلیم کے لیے مجاہدے شروع کیے۔ پندرہ سال تک تجرید وتفرید کی حالت میں بے خورد خواب بیابانوں اور جنگلوں میں گزارے۔ بڑی ریاضت کے بعد خواجہ خضر علیہ السلام سے شرف ملاقات نصیب ہوئی خواجہ خضر علیہ السلام سے فیض حاصل کیا اور خواجہ خضر علیہ السلام کی ہدایت پر اپنے ماموں مولانا محمد زاہد کی بارگاہ فیض بار میں پہنچے اور بقیہ ماندہ روحانی تکمیل اسی درگاہ نقشبندی سے ہوئی۔ نہایت بلند حوصلہ جواں مرد ہوئے ہیں۔ شہرت کو

Marfat.com

پسند کرتے تھے ۔ماموں کی زندگی میں لوگوں کو مرید نہیں کیا کرتے تھے ۔لیکن ماموں کی وفات کے بعد مستقل ان کی سجادگی کے فرائض سرانجام دیئے ۔ظاہری طور پر بچوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے باطنی طور خاص بچوں کی تربیت کرتے اہل راز خاص طور پر دور دور سے آکر فیض حاصل کرتے پھر اپنے اپنے علاقے میں جاکر حضرت مولانا محمد درویش کی عظمت و بزرگی بیان کرتے جس سے آپ کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی طالب روحانیت آپ سے فیض پاتے اور اپنی اپنی روحانی تشنگی دور کرتے ۔ بہت سارے بے راہ لوگوں کو راہ حق دکھائی اپنے بیٹے مولانا محمد خواجہ امکنگی سے فرمایا کرتے تھے ۔کہ فقراء مساکین کی خدمت فرض کرلو ۔مہمانوں کی تواضع اچھی طرح کرو کیونکہ یہ مہمان خود نہیں آتے بلکہ اللہ کریم اپنی رحمت بنا کر ہمارے ہاں بھیجتا ہے ۔خواجہ امکنگیؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی وجہ شہرت اس طرح ہوئی کہ ایک درویش نے میرے والد صاحب سے کہا کہ خواجہ نورالدین خوانیؒ بہت بڑے بلند مرتبہ ولی ہیں ان کی زیارت کرنا چاہیے ۔والد محترم نے مجھ سے کہا کہ بیٹا خیال رہے جب خواجہ نورالدین خوانی ہمارے قصبہ سے گزریں تو ان سے ملاقات کرنی ہے ۔جب خواجہ نورالدین خوانیؒ ہمارے قصبہ امکنہ میں تشریف لائے تو والد بزرگوار اور میں بھی خواجہ نورالدینؒ سے ملاقات کو حاضر ہوئے ۔خواجہ صاحب بڑی محبت سے پیش آئے اور کافی دیر والد صاحب سے بغل گیر رہے ۔جب والد گرامی نے رخصت چاہی تو خواجہ نورالدینؒ چند قدم رخصت کرنے آئے ۔میں وہاں بیٹھا رہا واپسی پر خواجہ نورالدینؒ نے حاضرین سے پوچھا کہ بہت سے لوگ اس بزرگ سے فیض حاصل کرنے آتے ہونگے ؟ تو حاضرین نے نفی میں جواب اور کہا کہ یہ تو مُلّا (مولوی) ہے بچوں کو قرآن

Marfat.com

پڑھا تا ہے تو خواجہ نوالدینؒ نے فرمایا یہاں کے لوگ کیسے اندھے اور مردہ دل ہیں کہ درویش کامل پاس موجود ہے اس سے فائدہ اور روحانی فیض حاصل نہیں کرتے ۔ جب یہ بات مشہور ہوئی تو لوگ جوق در جوق آستانہ درویش نقشبند پر حاضر ہونے لگے اور روحانی فیوض وبرکات حاصل کرنے لگے۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ درویشؒ ممدوح اولیاء زبدۂ اہل رضا صاحب سرِ سرمدی ہیں اللہ ان کی روحانیت کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رکھے۔(آمین) 29 محرم 970 یا 975ھ میں موضع استقرار نزد بستر شہر (ترکی) ماورالنہر میں وفات پائی۔ زیارت گاہ فیض بار ہے۔

پیر طریقت حضرت
خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام خواجگی ہے موضع امکنہ میں 918ھ میں پیدا ہوئے اس لیے خواجہ امکنگی مشہور ہوئے آپ اپنے والد محترم حضرت خواجہ محمد درویشؒ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے ۔ظاہری باطنی علوم سے آرستہ خواجہ امکنگی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی عظیم شخصیت ہیں آپ خواجہ نقشبند بہاؤالدینؒ کے اصل طریقے پر کاربند تھے۔اس لیے آپ کا فیض امراء وسلطانوں تک بھی پہنچا۔علماء فضلاء حکماء دانشور سب ہی آپ سے روحانی باطنی فیض حاصل کرتے اور آپ فیض دینے میں بخل سے کام نہ لیتے تھے۔فقراء ومساکین اور عوام الناس تو ہمہ وقت آپ کی عزت وعظمت کے گن گاتے رہتے۔آپؒ بارگاہ نبوی کی روحانی محافل ومجالس کے خاص دربان مقرر تھے۔

Marfat.com

آپ طالبان حق کے دلوں میں '' اللّٰہ '' اس طرح نقش کر دیتے تھے کہ بعد میں چاہنے کے باوجود اللہ کو دل سے نہیں نکال پاتے تھے۔ آپ کی نظر پتھر کو پارس بنا دیتی تھی آپ ہر طالب کو اس کی استعداد کے مطابق ذکر حق کی تلقین کرتے شریعت کو طریقت پر مقدم گردانتے اور کہتے تھے کہ ہمارے خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ شریعت پر پابندی نہایت ضروری ہے شریعت پر پابندی نہ کرنے والا ولایت کا حامل نہیں ہو سکتا (یہ ولایت کی شرط اولین ہے) تاج السالکین باباجی صوفی معراجدینؒ کے مطابق خواجہ املنگی جامع حقیقت ومعرفت ہیں قدوہ اہل معاملت ہیں۔ عبداللہ خان والی توران نے آپ کو دربار رسالت کی دربانی کرتے دیکھا تو نیاز مندانہ حاضر خدمت ہوئے۔ آپ کے مرید صادق حضرت خواجہ باقی باللہؒ کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ املنگی نے وفات سے قبل خط لکھ کر بتادیا تھا کہ ہماری فوتیدگی قریب ہے آپ نے ۲۲ شعبان 1008ھ میں وفات پائی۔ مزار موضع امکنہ نزد بخارا میں مرجع خلائق ہے۔

فرمودہ خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

۱: فقیر کی حلاوت و شرینی قناعت میں ہے۔

۲: سچی قسم کھانا شریعت مطہرہ میں جائز ہے۔

لہٰذا شرعی کام میں تاخیر نہ کرنی چاہیے۔

Marfat.com

پیر طریقت حضرت
خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد باقی المعروف باقی باللہ 971ھ یا 972ھ کو کابل میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم قاضی عبدالسلام قریشی وقت کے جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت خواجہ کی بلند ہمتی بچپن سے ہویدا تھی نہایت خاموش طبع تھے۔ علوم ظاہری اپنے والد اور مولانا محمد صادق حلوائیؒ سے حاصل کیے دیگر علماء فضل سے بھی کسب فیض کیا ظاہری علوم کی تکمیل ابھی باقی تھی کہ سینہ بے کینہ میں عشق الٰہی کی سلگتی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی۔ مردان حق کی تلاش میں دنیا کا کونہ کونہ چھان مارا دہلی اور لاہور کے مجذوبوں سے ملاقات کی اور فیض پایا ایک ایسے ہی سفر میں عالم خواب میں حضرت خواجہ امکنگیؒ نمودار ہوئے اور فرمایا ہماری آنکھ تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہے حضرت باقی نے خواب سے بیدار ہوتے ہی فرمایا ''میں غم سے آزاد پھر رہا تھا کہ اچانک ہی ایک عالم آشوب نظر نے گھات سے نکل کر سرراہ ہی مجھے گرفتار کر لیا'' چنانچہ خواجہ امکنگی کی بارگاہ نقشبندی میں حاضر ہوئے تین دن صحبت خواجہ امکنگی میں رہے اور منزل رسیدہ ہو گئے۔ خواجہ امکنگی نے تین دن محبت وشفقت سے روحانی تربیت فرما کر ارشاد فرمایا تمہارا کام بعنائیت الٰہی اس سلسلہ عالیہ کے اکابر کی روحانیت سے انجام کو پہنچا ہوا ہے اب تم پھر ہندوستان جاؤ تا کہ تمہارے ذریعہ سے یہ سلسلہ عالیہ فروغ پائے۔ حضرت خواجہ باقی نے استخارہ کیا اور تائید مرشد پا کر ہندوستان آ گئے سال بھر لاہور کو روحانیت سے سیراب کر کے دہلی کا رخ کیا تین چار سال تک دہلی اور گردونواح کی کایا پلٹ دی۔ جس کو دیکھ لیتے کایا پلٹ دیتے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ بھی آپ کی روحانیت کے اسیر ہو گئے

Marfat.com

فیضان نقشبندیہ کے صحیح جانشین وارث وقاسم ٹھہرے۔ نظر کیمیا اثر پائی۔ آپ کے عشق الٰہی
ں جذب وسکر کی یہ کیفیت تھی کہ جو طالب علم حضرت کا چہرہ دیکھتا مجذوب ہو جاتا امرائے
ت اکثر خواجہ باقی کی خدمت میں فتوحات بھیجتے حضرتؒ اس مال کو محتاجوں اور مسکینوں میں
تقسیم کر دیتے البتہ جس مال پر شبہ ہوتا اس کو واپس لوٹا دیتے۔

حضرت خواجہ کی مجلس میں کسی کی غیبت نہیں ہوتی تھی۔ آپ نے فرمایا کھانا پکانے
ور کھانے میں فضول باتوں سے احتراز کیا جائے۔ جو لقمہ بغیر ذکر اللہ پکایا یا کھایا جائے وہ دل
میں دھواں پیدا کرتا ہے اور فیض رک جاتا ہے۔ حضرت خواجہ باقی کا ارشاد ہے کہ ہمارے
طریقے کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔ اہلسنت کے عقائد پر ثابت قدمی۔ دوام آگاہی۔ اور
عبادت۔ اہل اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ اس جماعت کے پیرو ہیں جو عام لوگوں کے لباس میں
رہتے ہیں اور عوام سے کچھ امتیاز نہیں کرتے فرض وسنت کی پابندی کرتے ہیں اخلاص کی
رعایت میں کوشش کرتے ہیں خوارق وکرامت کے ظہور سے مخلوق میں مشہور ہونا پسند نہیں
کرتے۔

تاج السالکین صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ باقی کو سرکار دو عالم
ﷺ سے از حد محبت تھی۔ آپ نے فرمایا ہمارے طریقہ نقشبندیہ کا واحد دارومدار کمال اتباع
سنت پر ہے ایک مخلص کے استفسار پر بتایا کہ اتباع کامل یہ ہونی چاہیے کہ بجز حق سبحانہ وتعالیٰ
کے کوئی مطلب نہ ہو۔ چنانچہ یہی اتباع کامل ہے جس کی بدولت حضرت خواجہ باقی باللہ کے
نام سے مشہور ہیں۔ حضرت خواجہ کی تشریف آوری سے قبل پاک وہند کے لوگ سلسلہ عالیہ کے
نام سے واقف تو تھے لیکن زیادہ نہیں حضرت خواجہؒ نے اس سلسلہ عالیہ کو خوب کمال معراج تک

Marfat.com

پہنچایا۔ یہ حضرت خواجہ کی برکات سے ہوا وہ بھی تین چار سال میں۔ حضرت خواجہ باقی باللہ شاعر بھی تھے۔ آپ کی رباعیات کو حضرت مجدد الف ثانیؒ نے شائع کیا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کے دو صاحبزادے تھے۔ خواجہ عبید اللہ، خواجہ عبداللہ۔ حضرت نے خود بھی ان کی تربیت کی پھر مزید روحانی تربیت کے لیے اپنے خلیفہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے سپرد فرمایا۔ دونوں صاحبزادوں نے کمال مرتبہ حاصل کیا اور بزرگان دین میں شمار ہوئے۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ بعض مشائخ صاحب حال وقال ساٹھ ستر برس مسند مشائخیت پر بیٹھتے ہیں اور انہیں وہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی جو اللہ تعالیٰ نے بوسیلہ نبی کریم ﷺ حضرت خواجہ کو چالیس سال کی قلیل عمر اور رشد و ہدایت کے چار پانچ سال کے مختصر عرصہ میں عطا کی کہ ایک عالم ان سے بہرہ مند ہوا۔ آپ نے 25 جمادی الآخر 1012ھ میں دہلی میں وفات پائی آپ کے مزار پرانوار و تجلیات کی بارشیں ہوتی نظر آتی ہیں۔ آپ کا مزار متصل چبوترہ "قدم شریف نبی کریم ﷺ" واقع ہے۔ آپ کے مزار پر کوئی گنبد نہیں۔ کوئی درخت بھی سایہ فگن نہ ہے۔ پھر بھی گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں فرش مزار ٹھنڈا رہتا ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت شب جمعہ 14 شوال 971ھ شہر سرہند میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش کی بشارت خود آنحضور ﷺ کی احادیث سے ثابت ہے۔ پھر حضور غوث پاکؒ کی بشارت بھی موجود ہے۔ غوث پاکؒ نے ایک بار مراقبہ کے بعد فرمایا کہ "ہم نے عالم واقعہ میں ایک نور مشاہدہ کیا ہے اور وہ نور پانچ سو سال بعد پیدا ہوگا اور آنحضور ﷺ کے دین کی

Marfat.com

تجدید کرے گا"حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشانی نے بھی مقالات میں لکھا ہے "کہ خواجگان نقشبندیہ میں ایک عزیز ہندوستان میں پیدا ہوگا جوامت کے سب اولیاء اکرام سے افضل ہوگا "حضرت باقی باللہؒ کی ہندوستان تشریف آوری کا مقصد آپ کی تکمیل باطنی ہی تھا۔آپ کی پیدائش پر آپ کا نام احمد رکھا گیا آپکے والد مخدوم عبدالآحدؒ وقت کے جید عالم دین اور ولی اللہ تھے مختلف سلاسل میں مجاز بھی تھے حضرت شاہ کمال کیتھلی کی آپ پر خصوصاً نظر کرم تھی۔ایک بار عارضہ ضعف میں آپ کی والدہ شاہ کمال کیتھلیؒ کے پاس آپ کو لے گئیں اور دعا کروائی آپ نے فرمایا" بی بی خاطر جمع رکھو صاحبزادہ عمر دراز پائے گا بڑا عالم اور عارف کامل ہوگا اور ہم ایسے بہت سے لوگ اس سے ہدایت پائیں گے"۔(یہ بات صحیح ثابت ہوئی شاہ کمالؒ سمیت وقت کے مشائخ اور علماء فضلاء آپ کے حلقہ ذکر میں بیٹھتے اور فیض پاتے)۔

مکتب میں حفظ قرآن کے بعد اکثر علوم متداولہ اپنے والد ماجد سے حاصل کیے پھر سیالکوٹ آکر ملا کمال کشمیریؒ سے معقولات اور ملا یعقوب کشمیریؒ سے کتب حدیث پڑھیں تفسیر حدیث اور قصیدہ بردہ شریف کی اجازت قاضی بہلول بدخشانیؒ سے حاصل کی الغرض سترہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوکر اپنے والد کے ساتھ تدریس میں مشغول ہوئے اسی تدریس کے زمانے میں مختلف کتب تدوین فرمائیں جو سرمایہ ملت ہیں۔مختلف علماء مشائخ سے ملاقاتیں کیں ان سے کسب فیض کیا اور خودکو ان سے علمی طور پر منوایا۔وقت کے جید مشائخ علماء فضلاء آپ کی علمی حیثیت کے معترف تھے۔"حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شان بڑی نرالی کہ حضرت مجدد طریقت میں سیدنا صدیق اکبرؓ سے نسبت رکھتے ہیں اور نسب ان کا سیدنا عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔اس لیے آپ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی جمالی وجلالی

Marfat.com

صفات کے مظہر ہیں'' (فرمان باباجی صوفی معراج دینؒ)

سلسلہ طریقت قادریہ سہروردیہ چشتیہ مداریہ کبرویہ میں خلافت واجازت حاصل تھی۔ پھر دہلی آکر خواجہ خواجگان حضرت باقی باللہؒ سے نقشبندی فیض حاصل کیا اور آپ سے خلافت واجازت سلسلہ حاصل ہوئی۔ یہاں پر آپ مدارج عرفان کی اُس عروج پر پہنچ گئے کہ آخر میں خود حضرت باقی باللہؒ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ اور دیگر بزرگان دین آپکے حلقے میں بیٹھتے اور روحانی توجہ پاتے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ سربلندی دین وترویج سنت آنحضرت ﷺ میں مصروف تھے۔ اُدھر اکبر بادشاہ نے نیا دین ''دین الہیٰ'' کے نام سے متعارف کروایا۔ علماء مشائخ سوء کی ہمدردیاں اکبر کے ساتھ تھیں۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانیؒ کی صدیقی نسبت اور فاروقی خون نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آخر کار دین الہیٰ اکبری وجہانگیری پارہ پارہ ہوا۔ جہانگیر بادشاہ نے حضرت کے ہاتھ پر توبہ کی۔ جہانگیر بادشاہ کہا کرتا تھا کہ ہم نے زندگی میں کوئی کام ایسا نہیں کیا جو باعث نجات ہو اگر نجات ہوئی تو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرمان کے سبب ہو ہوگی'' کیونکہ ایک دفعہ حضرت مجددؒ نے محبت سے فرمایا تھا جہانگیر ہم تمہارے بغیر جنت میں نہ جائیں گے'' جہانگیر بادشاہ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کو خود پر ملتفت دیکھتے ہوئے عرض کی کہ یا حضرت یہ بات لکھ کر دیں تو حضرت مجدد الف ثانی نے یہ تحریر لکھ دی۔ حق تعالیٰ نے حضرت کے ہاتھوں مخلوق کو فتنہ اکبری وجہانگیری سے محفوظ ومامون فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات شریف لکھ کر سالکان راہ حق وطالبان المعراج کے لیے خزینہ معرفت لکھ دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں طریقت وحقیقت خادمان شریعت ہیں۔ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے مجھے مجتہد کلام فرمایا ہے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں

Marfat.com

نے دیکھا کہ شریعت ہمارے محلّہ میں اتری ہے جیسے کوئی قافلہ کسی سرائے میں آکر ٹھہرتا ہے ۔حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ ہمارے تحریر کردہ معارف وحقائق حضرت مہدی موعود کی نظر سے گزریں گے اوران کی بارگاہ میں مقبول ہونگے ۔نیز مجھ پر یہ بھی منکشف ہوا ہے کہ حضرت مہدی موعود ہمارے سلسلہ طریقت میں نسبت رکھیں گے ۔(فضیلت سلسلہ نقشبندیہ درمیان سلاسل طریقت دیگر)

مسائل فقہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے حضرت کی مجلس میں بوجہ رعب ودبدبا خاموشی چھائی رہتی آپؒ طالبین کو چپ چاپ فیض سے نوازتے اگرلب کشائی کرتے بھی تو اسرار معارف بیان کرتے ۔آپ نے اس کے علاوہ مختلف ممالک میں بغرض تبلیغ دین حق وترویج سنت نبی کریم ﷺ اپنے خلفاء بھیجے جن کی ہرجگہ عزت ہوتی عام وخاص کے علاوہ امراء وزراء حتیٰ کہ بادشاہ بھی ان کے حلقہ بگوش رہے ۔آخر دنیا کے طول عرض میں احسان وعرفان کی ضیاباری کرنے بعد سرور کائنات ﷺ کا یہ سچا عاشق محسن ملت 28 صفر 1034ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں تریسٹھ دن بیماررہ کرواصل حق ہوا۔آپ کا مزارشریف سرہندشریف میں مرجع خلائق ہے حضرت علامہ اقبال نے آپ کے مزار پر حاضر ہوکراپنی مشہورنظم لکھی ہے جس میں اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

ے حاضر ہوا میں شیخ مجددؒ کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

Marfat.com

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

تاج السالکین صوفی باباجی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مجدد الف ثانی کشاف حقیقت نقیب شریعت محسن ملت خزینہ رحمت اور امام ربانی ہیں۔ جن کے فیوض وبرکات سے عالم روشن ہے اور روشن رہے گا انشاء اللہ العزیز آپ کے سب صاجزادگان مقتدار و پیشوا گزرے ہیں (سبحان اللہ) آپ کی اولاد تین صاجزادیاں اور سات صاجزادے ہیں۔ صاجزادوں کے نام خواجہ محمد صادقؒ، خواجہ محمد سعیدؒ، خواجہ محمد معصومؒ، خواجہ محمد فرخؒ، خواجہ محمد عیسیٰؒ، خواجہ محمد اشرفؒ، خواجہ محمد یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہم)

فرمودہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

1: مجھے اللہ تعالیٰ سے اس لیے محبت ہے کہ وہ محمد مصطفےٰ ﷺ کا رب ہے۔

2: اعلیٰ نعمت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیروی کی جائے۔

3: طریقہ نقشبندیہ کے دو اصول ہیں:۔

شریعت کی پیروی استقامت کے ساتھ : پیرومرشد سے محبت خلوص نیت کے ساتھ

4: نقشبندی وہ ہے جو اپنی زبان کو ہمیشہ ذکر اللہ سے تر رکھے۔

5: اولیاء اللہ کی نظر دوا۔ کلام شفاء اور صحبت سراپا نور ہے۔

Marfat.com

پیر طریقت حضرت
خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی کے فرزند ثانی ہیں ۔آپ 990ھ میں پیدا ہوئے ۔آپ اپنے نام کی طرح نہایت سعید روح کے مالک گزرے ہیں۔ حضرت خواجہ معصومؒ فرماتے ہیں کہ حج شریف کے زمانہ میں میں نے حضرت قبلہ محمد سعیدؒ کی صحت کے لیے ہاتھ اٹھائے تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھ ہزاروں لوگ دعا مانگ رہے ہیں ۔اس بات سے آپ کی سعادت وسیادت ظاہر ہوتی ہے آپ اپنے والد محترم اعلیٰ حضرت امام ربانی کی نظر رحمت وشفقت میں رہتے تھے ۔حضرت امام ربانی آپ پر نہایت شفقت فرماتے تھے ۔آپ نہایت پاکباز طبیعت کے مالک ہوئے ہیں ۔قبلہ والد محترم سے فیض پاکر لوگوں کو فیض ربانی لٹاتے رہے ۔آپ کی بدولت لوگوں کی مشکلات رحمتوں میں بدل جاتی تھیں ۔اس لیے لوگ آپ کو خازن رحمت کہتے ہیں ۔آپ اپنے والد حضرت امام ربانی کے صحیح جانشین ہوئے ۔اکثر اوقات عادات واطوار میں امام ربانی کی یاد تازہ ہو جاتی ۔حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ شریعت مطہرہ کو طریقت وحقیقت سے بہتر خیال کرتے تھے ۔آپ فرماتے ہیں کہ خوارق کرامات نہ ارکان ولایت سے ہیں اور نہ شرائط ولایت سے ۔ولایت کی سب سے بڑی دلیل یا کرامت اتباع سنت نبی کریم ﷺ ہے ۔ولی کی پہچان ہے کہ وہ حق تعالیٰ کا طالب اور سرکار دو عالم ﷺ کا تابع فرمان ہو ۔

حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب سے آپ کی عظمت وسعادت کا پتہ چلتا ہے یہ خط آپؒ نے اجمیر شریف سے اپنے صاحبزادگان کے نام لکھا بنام خواجہ سعیدؒ خواجہ معصوم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

''طبیعت ہمیشہ تمہارے حال کی طرف متوجہ اور تمہارے کمال کی خواہاں رہتی ہے پرسوں نماز صبح کے بعد خاموش بیٹھا تھا ایسا معلوم ہوا جو خلعت قیومیت میں رکھتا ہوں مجھ سے جدا ہوئی اور اس کی بجائے مجھے دوسری خلعت عطا ہوئی۔ اس کے بعد مجھے خیال ہوا کہ یہ خلعت کسی کو دیں گے یا نہیں اگر دیں گے تو آرزو یہ ہے کہ وہ فرزندار جمند محمد معصوم کو عطا ہوا ایک لمحہ بعد کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پہلی خلعت فرزندار جمند محمد معصوم کو عطا ہوئی۔ اور یہ دوسری خلعت جو میرے پاس ہے اللہ کی بخشش کا امیدوار ہوں کہ فرزند ثانی محمد سعید کو عطا ہو''۔

تاج السالکین حضرت باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ محمد سعیدؒ کو درج بالا خلعت سعادت وسیادت حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے فیضان امام ربانی خوب تقسیم کیا آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ آپ نے بڑے ہونے کے ناطے سب بھائیوں سے محبت وشفقت بھرا سلوک کیا آپ کے بعد آپ کے بھائی خواجہ محمد معصوم نے مسند ارشاد سنبھالی اور دین سے دور گئے ہوئے لوگوں کو راہ حق دکھائی سرہند شریف میں مزار رحمت وسعید مرجع خلائق ہے۔ خواجہ محمد سعید بغرض علاج ومعالجہ دہلی تشریف لائے ہوئے تھے کہ دہلی ہی میں 28 جمادی الآخر 1070ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار سرہند شریف میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار شریف کے پاس مرجع خلائق ہے۔

پیر طریقت قیوم ثانی حضرت

خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے تیسرے صاجزادے ہیں۔ آپ 11 شوال 1007ھ میں پیدا ہوئے۔ خلعت قیومیت آپ کے حصے میں آئی

Marfat.com

آپ مادر زاد ولی ہیں۔ تین سال کی عمر میں توحیدی نغمہ الاپنے لگے۔ آپ نے ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ سولہ سال کی عمر پاک میں تمام علوم متداولہ میں سند فراغت حاصل کی۔ والد محترم کے ساتھ تبلیغ دین حق میں مصروف رہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بعد ستائیس سالہ عمر میں مسند ارشاد قیومیت سنبھالی پہلے روز پچاس ہزار نفوس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت مجدد کے خلفاء اور مریدین نے بھی تجدید بیعت کی اکثر ممالک کے بادشاہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سعادت دارین خیال کیا چین کے بادشاہ نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ عالمگیر بادشاہ آپ کے تابع فرمان مرید تھا۔ ہزار ہا شیعہ حضرات نے اپنے ایرانی بادشاہ کے تائب ہونے کی وجہ سے مذہب حقہ اہلسنت اختیار کیا اور حضرت خواجہ معصوم کے مرید بن گئے۔ حکایات میں ہے کہ خلفاء اور فرزندوں کی وساطت کے بغیر براہ راست نو لاکھ آدمی آپ کے مرید ہوئے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد سات ہزار بتائی جاتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ جو کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام اور بڑے بلند مراتب کے مالک ہیں۔ اللہ کی محبت دل میں ہو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں سرگرم ہو تو پھر بات ہی نرالی ہے۔ حضرت مجددؒ لکھتے ہیں کہ "خواجہ محمد معصوم کا کیا حال لکھوں کہ وہ دولت ولایت کے اہل ہیں۔ پھر فرمایا محمد معصوم کی پیدائش ہمارے لیے بابرکت ثابت ہوئی کیونکہ انہیں دنوں ہمیں حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ (شرف بیعت وشرف خلافت حاصل ہوا)

روضہ قیومیہ میں درج ہے کہ ایک روز خواجہ معصوم نے بیان کیا کہ آج صبح حلقہ میں بیٹھا تھا کہ سرور کائنات ﷺ تشریف لائے اور مجھ سے بغل گیر ہوئے اور فرمایا حق تعالیٰ نے تم

Marfat.com

کو عروالوثقی کا خطاب دیا ہے اس بڑی نعمت وعنایت کے لیے حق سبحانہ وتعالیٰ کا شکر بجا لاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس دوران میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ کے تمام مقرب فرشتے انبیاء اولیاء میرے گرد جمع ہیں اور کہتے ہیں السلام علیکم محمد معصوم عروالوثقی پھر ہر ایک نے میرے ساتھ مصافحہ کیا میں نے اپنا یہ نام عرش کے گرد لکھا ہوا دیکھا۔ ریاضت کثیرہ کی وجہ سے حضرت خواجہ معصومؒ عارضہ وجع المفاصل کے مریض ہو گئے تھے آخر عمر میں یہ مرض بڑھ گیا لیکن کیا مجال جو نماز اور دیگر وظائف واوراد میں فرق آیا ہو وفات سے تین دن پہلے احباب سے خاتمہ بالخیر کی دعا کرائی احباب کو پند ونصائح بھی ارشاد فرمائے۔ 9 ربیع الاول 1079ھ کو وفات پائی مزار پرانوار سرہند میں مرجع خلائق ہے۔ دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جہاں ان کی فیض کی مہک نہ پہنچی ہو۔ آپ کے صاحبزادگان سب ہی پیراں باکمال گزرے ہیں۔ تاج السالکین صوفی بابا جی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ فرزند امام ربانی محمد معصومؒ قیوم ثانی، خازنِ معارف وعلوم وشارح سرِ مکتوم ہیں۔

پیر طریقت حضرت

عبدالاحد بن محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبدالاحد حضرت خازن رحمت خواجہ محمد سعیدؒ کے بیٹے اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے پوتے حضرت قیوم ثانی خواجہ معصوم کے بھتیجے اور خلیفہ ہیں۔ حضرت عبدالاحد 1049ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت خازن رحمت خواجہ سعیدؒ دوسرے بچوں سے زیادہ ان سے شفقت فرماتے۔ ان کے رخساروں کی شگفتگی کی وجہ سے انہیں پیار سے گل کہہ کر پکارتے دوسرے لوگ بھی حضرت کو اسی نام سے یاد کرتے بلکہ احتراماً شاہ گل کہہ کے پکارتے تھے

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالاحد کمسنی ہی میں تمام علوم میں طاق ہو گئے تھے۔ نماز اور روزے کی پابندی، فرائض وسنن پر عمل کے لیے مستعد۔ بلا کے ذہین۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں حج سے واپسی پر سفر کے حالات کشف وفیوض حرمین شرفین پر ایک مستند کتاب لکھی کہ وقت کے جید علماء فضلاء نے آپ کی ذہانت کی داد دی۔ شریعت کا بے حد لحاظ رکھتے تھے چنانچہ حضرت خازن رحمت خواجہ محمد سعید نے پاس شریعت وفراوانی شوق کا جب یہ عالم دیکھا تو انہیں اجازت تلقین طریقہ فرمادی۔ (خلافت عطا فرمائی)

والد محترم کی وفات کے بعد قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم سے تربیت پائی اور خواجہ محمد معصوم نے اپنے بھتیجے کو چند ہی دنوں میں کامل کر کے اجازت طریقہ (خلافت) عنایت فرمائی۔ قیوم ثانی فرماتے ہیں کہ عبدالاحد عقل کل اور عقل مجلس ہے۔ جب قیومیت کی خلعت قیوم ثالث خواجہ حجۃ اللہ کو منتقل ہوئی تو ان کے پاس بھی بڑے ادب سے حاضر ہوئے قیوم ثالث خواجہ حجۃ اللہ بھی آپ سے محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔ ایک روز قیوم ثالث نے فرمایا جس طرح فیض الٰہی مجھ پر نازل ہوتا ہے اسی طرح حضرت عبدالاحد شاہ گل پر بھی نازل ہوتا ہے۔

تاج السالکین صوفی باباجی معراج دین فرماتے ہیں کہ خواجہ عبدالاحد بہت متواضع تھے طبیعت میں بلا کی حلیمی وبردباری تھی جہاں اور جس جگہ سے گل مراد ہاتھ آتا اُسے حاصل کرتے اور اپنے کمالات میں اضافہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جامع کمالات تھے حضرت گل وحدت عبدالاحد شعر وشاعری بھی فرماتے تھے۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں تصوف کے رموز ونکات اس عمدگی سے سموئے ہیں کہ گھنٹوں ان پر غور وفکر کرنے اور

Marfat.com

سر دھننے کو جی چاہتا ہے۔

حضرت عبدالاحدؒ کم و بیش پچاس برس مسند ورشد و ہدایت پر سرفراز ہے اس دوران بے شمار مخلوق نے حضرت سے ہدایت پائی آخر عمر میں عارضہ حبس البول لاحق ہوا دہلی میں بغرض علاج تشریف فرما ہوئے۔لیکن صحت یاب نہ ہوئے (معتقدین کی بڑی دوڑ دھوپ کے باوجود) دہلی میں وفات پائی آپ کا جنازہ سرہند شریف لایا گیا۔آپ کی تاریخ وصال 27 ذی الحجہ 1127ھ ہے۔آپ کی وفات پر قیوم رابع خواجہ محمد زبیرؒ نے فرمایا "گل بہ جنت رسید"۔

پیر طریقت حضرت
خواجہ محمد حنیف کابلی رحمۃ اللہ علیہ

قیوم ثانی خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ مجاز تھے لیکن ان کے انتقال کے بعد حضرت شاہ گل خواجہ عبدالاحدؒ کے حلقہ ارادت میں تجدید بیعت کر کے شامل ہو گئے شاہ گل خواجہ عبدالاحد نے بھی شفقت و محبت کا دریا ان پر وار کھا اور خلعت خلافت عطا کر کے انہیں کابل (افغانستان) جانے کا حکم دیا۔خواجہ محمد حنیف نے پیرومرشد کے حکم کے مطابق کابل آکر ایک گاؤں بامیان میں سکونت اختیار کی اور کابل بلکہ افغانستان بھر میں سلسلہ رشد ہدایت جاری کیا۔افغانستان کی پتھریلی زمین میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا فیضان حضرت خواجہ حنیفؒ کی کوشش سے پھیلا۔ہزاروں لوگوں نے آپ کے حلقہ ارادت میں شمولیت کو سعادت سمجھا۔اکثر مریدین صاحب حال وقال تھے جن کے توسل سے یہ نورانی شعاعیں عرب ایران سندھ قندھار کے علاقوں تک پہنچیں اور وہاں تک سلسلہ عالیہ کی برکات پھیل گئیں۔

Marfat.com

کابل کی وہ زمین جہاں حضرت حنیفؒ کے قدم مبارک پڑے تھے اور جہاں پر حضرت کی سکونت ہوئی وہاں اب بھی ان کے فیضان سرمدی کی تاثیر پائی جاتی ہے۔آپ نے شریعت کی حقیقتوں سے پردا اُٹھایا سرکار ابد قرار ﷺ کی سنتوں کا احیاء کیا۔نہایت حوصلہ مند جوان مرد ہوئے ہیں۔فیضان نقشبندیہ مجددیہ کے صحیح امین وقاسم ہوئے ہیں صاحبزادگان سرہند شریف کا نہایت احترام کرتے تھے۔بزرگان دین کا ادب واحترام کرنا نہایت ضروری خیال کرتے۔عربستان میں فیضان امام ربانیؒ کے قاسم جناب خواجہ محمد ذکیؒ آپ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔

تاج السالکین صوفی باباجی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ محمد حنیف پارسا بڑے اولوالعزم بزرگ ہوئے ہیں۔آپ نے افغانستان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیض کو عام کیا۔اور پورا افغانستان اس روشنی سے جگمگا اُٹھا۔آپ سے بہت ساری کرامات مشہور ہیں۔حضرت حنفی پارسا کا فرمان ہے کہ اولیاءاللہ کے کلام میں تاثیر کی ایک وجہ ان کا اپنا حسنِ عمل بھی ہے۔آپ نے یکم صفر 1023ھ بامیان نواح کابل افغانستان میں وفات پائی۔آپ کے مزار پر انوار تجلیات کی بارشیں ہوتیں ہیں الغرض اولیاء کے گروہ پرشکوہ کے سرتاج خواجہ حنیف پارساؒ ہیں۔

Marfat.com

پیر طریقت حضرت

خواجہ محمد ذکی مطہری رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ عرب شریف کے اتقی نامی گاؤں میں رہنے والے تھے علاقے کے مشہور علم دین رکھنے والے گھرانے کے معروف عالم دین حضرت علی بن علمؒ کی اولاد میں سے تھے۔ عربستان میں حضرات سرہند کی عظمتیں سنیں تو شوق لقا چرایا اور روحانی بالیدگی کے لیے سرہند تشریف لائے حضرات صاحبزادگان سرہند شریف کی صحبت میں وقت گزارا ان سے روحانی کسب فیض کیا۔ حضرت خواجہ محمد زکی عربی پر حضرات صاحبزادگان کی محبتیں اور شفقتیں وافر تھیں۔ حضرت شاہ گلؒ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید بن امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ حضرت محمد حنیف کابلیؒ کی بھی ان پر نظر تھی۔ صاحبزادگان سرہند شریف سے فیض لیے واپس عربستان گئے اور وہاں فیض امام ربانی کی اشاعت وتبلیغ کرنا شروع کی۔ ادھر جب حضرت شاہ گل عبدالاحدؒ کے فرمان کے مطابق خواجہ محمد حنیف خلعت خلافت لیکر افغانستان وارد ہوئے تو جناب عربی ذکی مطہریؒ بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے زیر سرپرستی سلوک کی منزلیں طے کرنے لگے۔

تاج السالکین صوفی باباجی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ محمد ذکیؒ نے خلعت خلافت وولایت جناب خواجہ حنفی پارساؒ سے حاصل کی اور ان کے فرمان پر عربستان میں اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں سرگرم عمل ہوگئے۔ آپ نے نہایت پاکیزہ زندگی گزاری طالب حق تعالیٰ تھے۔ اتباع سنت اور عشق رسول اللہ ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا نمونہ تھے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی سنت مصطفےٰ علیہ ﷺ پر عمل کرنا دارین کی سعادت خیال کرتے فرائض وسنن کی

Marfat.com

بندی کرتے۔ عربستان وسندھ کے باسیوں نے آپ سے فیض پایا آپ کے خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے سندھ کے مشہور ولی کامل حضرت شیخ محمد ٹھٹھویؒ نے آپ ہی سے شرف خلافت حاصل کیا تاج السالکین صوفی بابا جی معراج دینؒ فرماتے ہیں خواجہ محمد ذکی الھام الٰہی کے تحت عرب سے سندھ میں آکر شیخ محمد کو دو ہفتہ میں منازل سلوک طے کروا کر اور نسبت نقشبندیہ القا کر کے واپس عرب چلے گئے آپ نے عرب ہی میں وفات پائی آپ کی تاریخ وصال 9 ذی الحجہ 1143ھ ہے۔ اور عربستان ہی میں آپ کا مزار شریف ہے۔

پیر طریقت حضرت
شیخ محمد ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے دادا جان حضرت مخدوم آدم ٹھٹھویؒ قیوم ثانی سر مکتوم خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ تھے آپؒ کے والد شیخ محمد اشرف بھی ولی کامل گزرے ہیں قیوم ثانیؒ کی ہدایت پر حضرت مخدوم آدمؒ نے سندھ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بنیاد ڈالی طالبان حق نے فیض پایا۔

حضرت شیخ محمدؒ نے تحصیل علم اور کسب فیض اپنے والد ماجدؒ سے کیا ان کے انتقال کے بعد جد امجد کے خلیفہ حضرت خواجہ ابوالقاسمؒ اور خواجہ محمد زکی مطہریؒ سے فیض حاصل کیا اور تکمیل کی منزل کو پہنچے جب پیر و مرشد خواجہ ابوالقاسم کا انتقال ہوا تو یہ پاس نہ تھے پیر و مرشد انہیں بار بار یاد کرتے تا کہ خواجگان نقشبند کی امانت ان کے سپرد کی جائے احباب نے پرزور خواہش کی وہ بار امانت صاحبزادگان کو بخش دیں لیکن وہ نہ مانے۔ اور فرمایا جب شیخ محمدؒ آئیں تو انہیں میرے مزار پر بھیج دینا چنانچہ حضرت شیخ محمدؒ نے مرشد سے بعد وفات روحانی امانت لی اور رشد و ہدایت کی مسند پر رونق افروز ہو کر نورانی کرنیں بکھیرنے لگے۔ ٹھٹھہ کی

Marfat.com

خانقاہ میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

حضرت شیخ محمد ناداروں اور محتاجوں پر بہت زیادہ مہربان تھے جو کچھ پاس ہوتا بے دریغ خرچ کردیتے عوام خاص میں ابوالمساکین کے نام سے مشہور تھے۔آپ نے کمسنی میں ہی سلطان الاولیاء خواجہ محمد زماں کو مسند مشائخیت پر بٹھا دیا اور خود بسلسلہ حج مکہ میں فردکش ہوگئے دوسال بعد واپس آئے تو فرمایا میں کعبۃ اللہ میں بیٹھا ہوا تھا میری توجہ تمہاری طرف تھی دیکھا کہ بوجہ کمسنی تمہیں مشکلات درپیش ہیں حکم الٰہی ہوا کہ فوراً تمہارے پاس پہنچوں اور مسائل حل کرکے واپس مکہ آجاؤں۔ چنانچہ آپ کے زیرتربیت خواجہ محمد زماں نے سلوک کی دشوارترین منزلیں سرعت سے طے کیں اور کمال معراج پر پہنچے۔ جب خواجہ محمد زماں کی روحانی تکمیل مکمل ہوئی تو شیخ محمدؒ واپس مکہ آگئے اور یہیں سلسلہ عالیہ کی تبلیغ اور شریعت مطہرہ کے درس شروع کردیئے۔مکۃ المکرمہ ہی میں وفات پائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

تاج السالکین صوفی باباجی معراجدینؒ کا فرمان ہے کہ جس گروہ ولایت کے سرپرست خواجہ ذکی مطہریؒ اور شیخ محمدؒ جیسے کہنہ مشق اور جہاں دیدہ ولی اللہ ہوں اس گروہ کی کوششیں کیونکر بروئے کار نہ ہونگی

فرمودہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱: ہدایت کے لیے جو بھی آئے اس کو راہ حق بتانا۔ (خواجہ زماں کو ارشاد)

۲: دل کو ہمیشہ یاد حق سے شاد و آباد رکھنا۔ (خواجہ زماں کو ارشاد)

۳: شریعت پر عمل کرنا ہر حال میں مقدم سمجھنا۔ (خواجہ زماں کو ارشاد)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ وسلم

پیر طریقت سلطان الاولیاء

حضرت خواجہ محمد زمان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد زمانؒ لواری شریف سندھ میں 1125ھ کو پیدا ہوئے آپ مادرزاد ولی تھے۔آپ کی پیدائش کی بشارت حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ اور خواجہ ابوالقاسمؒ نے قبل ازیں دے رکھی تھی۔آپ کے والد بزرگوار خواجہ محمد لطیف متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے حافظ قرآن اور عامل قرآن وسنت تھے۔پہلے سلسلہ سہروردیہ سے منسلک تھے پھر قیوم ثانی خواجہ معصومؒ کے خلیفہ حضرت مخدوم آدمؒ کی صحبت سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے بھی فیض یاب ہوئے حضرت مخدومؒ کے خلیفہ ابوالقاسم سے شرف خلافت حاصل کیا مسند رشد وہدایت سنبھالی۔

خواجہ محمد زمانؒ رمضان شریف کے مہینے میں تولد ہوئے تھے احترام رمضان کی نسبت صرف رات کو دودھ پیتے اور پھر سارا دن روزے سے رہتے ظاہری علوم میں ملکہ حاصل کرنے کے بعد بھائیوں کی ناپاک سازش قتل کے سبب جنگل کی راہ لی اور مولوی محمد صدیق (جو کہ بلند پایہ شاعر اور اولیاء کرام کے معتقد تھے) سے روحانی تربیت حاصل کی تھوڑے عرصے میں دینی علوم میں مہارت حاصل کر لی مولوی صاحب آپ کی ذہانت کا معترف ہوا۔دوران تعلیم خواجہ زمانؒ کا روزانہ خانقاہ مخدوم آدمؒ کے پاس سے گزر ہوتا۔اور ابوالمساکین شیخ محمد تاڑ گئے کہ یہی خوش نصیب ہے جو قطب زمانہ ہوگا۔حضرت شیخ محمدؒ انہیں پیار سے خانقاہ لے گئے اور ان کے ساتھ نہایت نرمی وشفقت کا سلوک فرمایا۔خواجہ زمانؒ کا یہاں آنا جانا شروع ہوا تو قبلہ شیخ محمدؒ نے نظر کیمیا اثر جو ڈالی تو خواجہ زمان کے وجود میں دبی عشق حقیقی کی چنگاری سلگ اٹھی پھر کیا خواجہ زمانؒ قبلہ شیخ محمدؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر سلوک کی راہیں طے کرنے لگے تھوڑے

Marfat.com

ہی عرصہ میں حضرت زمان ؒ کو تصوف کا وہ رنگ چڑھا جو اوروں کو سالہا سال کی محنت سے بھی میسر نہیں ہوتا۔ پیرومرشد کی مکہ میں سکونت کے دوران مسند رشد وہدایت (ٹھٹھہ) پر جلوہ افروز ہوئے طالبان حق کو فیض پہنچایا پھر ٹھٹھہ کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آ کر لواری شریف کو مرکز ہدایت بنایا۔

طالبانِ حق و سالکان طریقت و متلاشیان المعراج گروہ در گروہ حاضر خدمت ہوتے اور توجہ پاتے بعض طالبان حق آپ کے روئے انور کو دیکھتے ہی فیض یاب ہو جاتے صدھا مشائخ کرام سرکار دو عالم ﷺ کی ہدایت پر حضرت خواجہ زمان کی زیارت کو آتے اور فیض پاتے۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دین ؒ فرماتے ہیں کہ شاعر تصوف حضرت شیخ محمد عبدالطیف بھٹائی جو کہ حضرت خواجہ کے استاد مولوی محمد صدیق کے استاد تھے۔ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے شرف ملاقات پر آپ نے یہ شعر کیا۔ ترجمہ ''اے میری ماں میں تجھ کو کیا بتاؤں کہ میں نے کن کو دیکھا میں نے ان کو دیکھا جنہوں نے اللہ کو دیکھا ہے۔ میری زبان ان کی اعلیٰ وارفع شان میں گونگی ہے''۔ شیخ محمد عبدالطیف بھٹائی نے خواجہ محمد زماں ؒ سے شرف خلافت بھی پایا۔ حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل وہی ہے جو خصوصاً جناب رسالت مآب ﷺ کی پوری اتباع کرتا ہو۔ آپ کا فرمان ہے ہمارے ہاں وہی لوگ آتے ہیں جو پہلے سے نیک بخت لکھے ہوتے ہیں اگر کوئی بد بخت بھی آجائے تو بھی ایمان کی سلامتی کے ساتھ واپس جائے گا۔ ہمارے ہاں جو آتے سب بحکم الٰہی آتے ہیں۔

اہل سلوک حضرت خواجہ زمان ؒ کے سامنے مؤدب اور دوزانو بیٹھتے اور حضرت باری

Marfat.com

ری ان پر توجہ فرماتے حضرت کی توجہ کی یہ تاثیر تھی کہ مد مقابل پر فنا اور بے خودی کی عجیب غریب کیفیات طاری ہوتیں اور وہ بڑی قلیل مدت میں سلوک کی بڑی بڑی منزلیں طے کر جاتے آپ نے فرمایا ہم بموجب فرمان الٰہی طالب کے دل میں معرفت کا بیج بوتے ہیں جب وہ سر سبز ہوتا ہے تو اسے طالب کے حوالے کرتے ہیں اسے چاہیے کہ وہ نخل معرفت کی نگہ بانی کرتا رہے اور ایک لحہ بھی غفلت نہ برتے اور اسے حق کی عبادت اور حضور ﷺ کی شریعت اور متابعت سے سینچتا رہے تاکہ یہ نخل بار آور ہو اور طالب کو اس سے فائدہ پہنچے۔ حضرت خواجہ زمانؒ نے 1188ھ میں بہ عمر تریسٹھ سال وصال فرمایا آپ کے مرقد پر نور پر لوگوں کی حاجات پوری ہوتی ہیں مرقد مبارک لواری شریف سندھ پاکستان میں مرجع خلائق ہے۔

فرمودہ خواجہ محمد زمانؒ

۱: طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بڑی برکت وفضیلت ہے کیونکہ اس کا ظاہر و باطن متابعت رسول ﷺ پر ہے۔

۲: امام آخر الزماں مہدی ماعود بھی اس طریقہ پر چلیں گے اور اس سلسلہ عالیہ کو فروغ دیں گے

۳: ہمارے طریقہ میں دو وقت عبادت کے لیے اعلیٰ و افضل ہیں ان کو ضائع نہ کرنا چاہیے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک (۲) عصر سے مغرب تک

پیر طریقت حضرت

قاضی احمد دمائی رحمۃ اللہ علیہ

قاضی احمدؒ 1117ھ میں ضلع دادو کے ایک گاؤں احمدن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد خواجہ محمد صدیق نہایت متقی اور پرہیز گار بزرگ تھے۔ آپ کے خاندان کی حکومت وقت کی نگاہوں میں بڑی وقعت تھی۔ آپ نے ظاہری اور باطنی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے

Marfat.com

حاصل کی اور علوم کی تکمیل تحصیل سوہن کی مقامی بستی لکی کی مشہور درس گاہ سے کی۔ اور پھر یہیں کچھ عرصہ مسند مشیخیت پر فرائض سرانجام دیئے۔ حکومت نے قضاء کا عہدہ تفویض کیا آپ کے فتوؤں کا چرچا چار دانگ عالم تھا۔ حضرت قاضی احمد ابتداء سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے پھر سفر حج کے دوران سلطان الاولیاء خواجہ محمد زمان کی کیمیا اثر نگاہوں کے تیر کا شکار ہو گئے ارادہ حج تین ماہ کے لیے بفرمان مرشد ترک کر دیا لیکن مرشد کامل کی توجہ نے انہیں ماہ کامل بنایا اور پھر مرشد نے اجازت فرمائی اب حج کو جاؤ۔

حضرت قاضی احمد دمائی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی حضور راہ میں کوئی عارف ملے تو استفادہ کرلوں آپ نے فرمایا کہ مجھے تو یہاں کوئی عارف نظر نہیں آتا البتہ یمن میں ایک عارف ہے وہ خود تم سے رابطہ کرے گا۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ حج سے واپسی پر یمن کی طرف روانہ ہوئے شیخ المشائخ محمد علی دستارؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے انہوں نے ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کی درخواست کی جو ہم نے بفرمان مرشد قبول کی پھر سفر حج سے واپسی پر در مرشد پر حاضر ہوئے اور خدمت گزاری میں مصروف ہو گئے۔ کئی برس آستانہ مرشد پر گزار دیئے پھر خواجہ زمان نہایت مہربان ہوئے اور متبسم ہو کر فرمایا قاضی احمد آج ہم سے جو مانگنا ہو مانگ لو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔ خلعت خلافت میسر آنے پر موضع دم میں سکونت اختیار کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے سرگرم عمل ہو گئے حضرت سلطان الاولیاء کی رحلت کے بعد سندھ میں حضرت قاضی احمدؒ کی ولایت کی دھوم تھی۔ حضرت کے ہاتھ پر لوگ بڑی تعداد میں بیعت ہوئے اور فیضان نقشبندیہ سے مالا مال ہوئے حضرت قاضی احمدؒ نے دین حق کی اشاعت کے لیے مختلف مقامات پر خانقاہیں قائم کیں جہاں طالبان حق ہدایت کی

Marfat.com

تعلیم پاتے اور اللہ کے دین کو پھیلانے کا سبب بنتے۔ بوجہ عزت واحترام حضرت کا آستانہ معتقدین میں ''مکان شریف کے نام سے مشہور ہے''۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی احمد مخدومؒ ولایت ہیں آپ کا فرمان ہے کہ میرے جانشین صاحب کمال ہونگے اور یہ بات صحیح ثابت ہوئی ہے۔ شہباز توحید حضرت شاہ حسینؒ آپ ہی کے مرید اور خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ نے اپنے پیش رو بزرگوں میں سب سے زیادہ عمر پائی۔ تقریباً سو سال سے زائد عمر میں وفات پائی اس طویل عمر میں بڑی خلقت نے آپ سے فیض ربانی حاصل کیا کیونکہ اللہ کریم کے یہ بندے نہایت سادہ اور شرعی زندگی گزارتے ہیں۔ آپ کا مزار شریف علاقہ دم کے گوٹھ قاضی احمدؒ (سندھ) میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا سن وصال 1223ھ ہے۔

پیر طریقت شہباز توحید

حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ

سید حسین شاہؒ 1180ھ کو بمقام رتڑ چھتڑ ضلع گورداس پور مغربی پنجاب میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید کریم شاہ اور دادا سید شاہ محمد نہایت متقی بزرگ ہوئے ہیں۔ جس روز دادا نے انتقال فرمایا اسی روز ان کی پیدائش ہے۔ رتڑ چھتڑ کو حضرت شاہ حسین کے جد بزرگوار شاہ دانیالؒ نے ساڑھے تین سو سال قبل بفرمان نبوی ﷺ آباد کیا تھا۔ سرکار دوعالم ﷺ نے حضرت شاہ حسین کی پیدائش کی بشارت بھی دی تھی۔ نو سال کی عمر میں آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ ابتدائی تعلیم مولوی عبدالغفور صاحب سے حاصل کی۔ انیس سال کی عمر میں خانگی حالات سے مجبور ہو کر تلاش معاش میں نکلے اور پشاور پہنچے یہاں ظاہری و باطنی تعلیم بھی

Marfat.com

حاصل کرتے اور معاش کے اسباب بھی پیدا کرتے۔ عشق حقیقی دل میں موجزن تھا جو چین سے بیٹھنے نہ دیتا تھا۔

حضرت شاہ حسین جہاں کہیں اللہ والوں کا ذکر سنتے وہاں جاتے اور فیض پاتے لیکن سکون قلب نہ ملتا یہ بے قرار پھرتے جنگلوں میں شہروں میں انہیں ہاتف غیبی سے آواز آتی اے جادہ عشق جذبہ شوق کو ابھی اور فراوانی درکار ہے "ابھی دوری پر منزل یار ہے" یہ پھر رہبر عشق کو ڈھونڈنے نکل پڑے۔ بڑی مشکلوں اور مصیبتوں سے گزر کر آستانہ عشق تک رسائی ہوئی۔ رب العالمین نے کرم نوازی کی اور گوٹھ قاضی احمدؒ تک آپ پہنچ گئے کوچہ مرشد میں آپ کا استقبال ہوا اور یہ عزت وشرف دیکھ کر حضرت شاہ حسین سب تکلیفیں بھول گئے جب مرشد حق آگاہ قاضی احمدؒ کے در پر پہنچے تو پیرو مرشد نے کمال مہربانی سے داخل سلسلہ فرمایا اور شاہ حسین کے آتش عشق کو مزید جلا بخشی۔ سلوک کی منزلیں طے کرنے کے بعد خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ پر جذب ومستی طاری رہتی تھی۔ آپ شاعر بھی تھے آپ کی شاعری توحید ونعت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل تھی مجازی عشق پر طبع آزمائی فرمائی پھر بفرمان مرشد مجازی شاعری چھوڑ دی۔

جذب وسکر میں کمی واقع ہوئی تو خواجہ قاضی احمد نے کمال مہربانی کر کے آپ کو خلافت سے نوازا اور تلقین کی اجازت کے ساتھ وطن مالوف رتڑ چھترو کو مراجعت کا حکم دیا۔ جب آپ وطن واپس آئے تو ان کی آمد کو نعمت سمجھ کر لوگ پروانہ وار آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوتے اور فیضان نقشبندیہ سے مستفیض ہونے لگے۔

حضرت شاہ حسین کچھ عرصہ رتڑ چھترو میں قیام فرما کر عازم حج ہوئے فریضہ حج

Marfat.com

ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ زیارت رسول اللہ ﷺ کے لیے حاضر ہوئے۔ ہر قدم پر مدح رسول ﷺ پیش کرتے سفر مدینہ طیبہ میں ایک طویل نعت بھی مرتب کی اور دربار اقدس کے سامنے پیشگی جو بارگاہ رسالت میں مقبول ہوئی۔ اس نعت کے چند اشعار حصول برکت کے لیے درج کیے جاتے ہیں۔

ہستم سگ جنابت یا سید المدینہ — جانم فدائے خاکت یا سید المدنہ

مسکین و مستمندم مخزون دردمندم — سوزندہ چوں سپندم یا سید المدینہ

بے حد گنہ گارم جائے اماں ندارم — شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ

عرض حسین مسکین بہ پذیر یا شاہ دین — کن کرم حال مابیں یا سید المدینہ

زیارت رسول خیر الانام ﷺ سے خوب مشرف ہوئے۔ اور ان کی عنایات وانعامات شاہانہ سے خوب مالا مال ہوئے اور ارادہ کیا کہ بقیہ عمر مدینہ طیبہ میں گزاریں لیکن بفرمان نبوی ﷺ وطن واپس آئے اور مخلوق کو فیض پہنچایا۔ آپ کا زمانہ نہایت پر آشوب تھا سرہند شریف کے مزارات اور مساجد کی بے حرمتی ہو رہی تھی۔ دیگر مقدس مقامات بھی پامال ہو رہے تھے غیر اسلامی شعار پھیلائے جا رہے تھے۔ آپ نے کفر و شرک کی ان رسومات کو دور کیا جا بجا محافل ذکر الٰہی اور تسبیح و تہلیل کی مجالس کی بنیاد ڈالی اور یہ فیضان رتڑ چھتڑ سے دور دور تک پھیلا ویران مسجدیں آباد ہوئیں دین حق کی ترویج ہوئی۔ سنت مصطفےٰ ﷺ و اولیاء کا احیاء ہوا۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پنجاب میں حضرت شاہ حسینؒ کی سعی جمیلہ سے روشناس ہوا۔ شروع شروع میں حضرت شاہ حسینؒ کسی کو بیعت نہ کرتے تھے۔ پھر سرکار دو عالم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ فلاں فلاں شخص کو داخل

Marfat.com

سلسلہ کرو لہٰذا آپ نے سب سے پہلے ان افراد کو بلا کر بیعت کیا پھر بیعت عام کا در کھول دیا ۔اور لوگ اس سرچشمہ ہدایت سے فیض پانے لگے۔آپ نے تجرید کی زندگی گزاری لیکن چند مخلصین کے مشورے پر آخیر عمر میں نکاح فرمایا عالم ضعیفی میں آپ کو دو فرزند عطا ہوئے۔(اللہ کے فضل و کرم سے)۔

آپ نے تریسٹھ سال کی عمر مین 1244ھ کو رتڑ چھتر میں وفات پائی اور یہیں پر آپ کا مدفن ہے جو کہ مرجع خلائق ہے شروع میں آپ کا مزار سطح زمین سے نیچے تھا اس لیے آپ بھورے والی سرکار مشہور ہوئے آجکل پیرومرشد خواجہ قاضی احمدؒ کی برکات سے اور مسکن خواجہ شاہ حسینؒ کی نسبت سے ''رتڑ چھتر مکان شریف'' کے نام سے موسوم ہے۔

پیر طریقت قطب الاقطاب

سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ 1212ھ بمقام رتڑ چھتر میں پیدا ہوئے خاندان سادات کے بلند ہمت سپوت ہیں۔والد محترم حیدر شاہ طبابت فرماتے ہیں۔حضرت امام علی شاہؒ بچپن ہی میں والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے آپ نے دین کی ابتدائی ظاہری تعلیم مولانا فقیر اللہ دین کوٹی سے حاصل کی اور کتب طبابت حکم نور محمد چشتی اور حافظ محمد رضا سے پڑھیں اور پیشہ طبابت اپنایا۔حضرت کی طبع مبارک میں عشق و گداز اور سوز و ساز بھرا ہوا تھا۔آپ نے شاعری بھی کی آپ صاحب تصنیف بزرگ ہوئے ہیں آپ نہایت متقی اور پرہیزگار ہوئے ہیں آپ کی تربیت اور اصلاح کے لیے مدینہ منورہ سے بحکم سرکار دو عالم ﷺ جناب شاہ حسینؒ وطن واپس آئے تھے (یہ بزرگی کی دلیل ہے۔فرمان صوفی معراج دینؒ)۔

Marfat.com

آپ نے شہباز توحید فخر خاندان سادات حضرت شاہ حسین کی بیعت کی اور قلیل عرصہ میں وہ مقام بلند حاصل کیا جو عام طالبان عرصہ دراز میں پاتے ہیں پیرومرشد کی خدمت کو اعزاز سمجھتے۔ حضرت شاہ حسین کے گھوڑوں کی لید سر پر اٹھاتے اور لوگوں کے طنز پر جواباً فرماتے یہ عطر اٹھائے پھرتا ہوں۔ آپ کے چہرہ مبارک سے نور کی کرنیں جاری ہوتی تھیں چنانچہ ہزاروں غیر مسلم محض زیارت امام علی شاہ سے مسلمان ہو گئے اور ہزارہا نام نہاد مسلمان ہدایت پا گئے۔

کتب میں ہے کہ حضرت شاہ حسینؒ اپنی زندگی ہی میں حضرت امام علی شاہ کو خلافت سے نواز کر تلقین وارشاد کی مسند پر بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی لیکن پاس ادب کی وجہ سے مسند رشد وہدایت پر نہ بیٹھتے۔ بعد رحلت پیرومرشد جب سید امام علی شاہؒ مسند رشد وہدایت پر رونق افروز ہوئے تو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو بہت فروغ دیا آپ کے ارشادات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں احترام پیر کا نہایت عمدہ سبق دیا۔ آپ نے فرمایا طریقت ادب کا نام ہے بے ادب دین ودنیا کی نعمتوں سے محروم رہتا ہے آپ کا فرمان ہے کہ ہر حالت میں متوکل اور کام کاج میں مشغول رہنا چاہیے دل یادِ حق سے خالی نہ رہے۔ اللہ کریم جل شانہ نے حضرت امام علی شاہؒ کو بسبب اتباع نبی کریم ﷺ دو نعمتیں خصوصیت سے عطا فرمائیں ایک اکسیر نگاہ۔ اور دوسرا نورانی صورت مبارک کیونکہ حضرت امام علی شاہؒ کی نگاہ مبارک جس کور باطن پر پڑ جاتی اس کی سیاہی ڈھل جاتی اور جو کوئی حضرت امام کا چہرہ انور دیکھتا اس کا قلب زندہ ہو جاتا۔

آپ کا فرمان ہے "اے عزیز آرام تو آخرت میں ہے چند روزہ اس سرائے فانی

Marfat.com

میں رنج اٹھانا کہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو پس تمام احوال میں بزرگان قدیم کی پیروی کر اور طریقہ اہل سنت کو لازمی پکڑ فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور نماز باجماعت ادا کر شہرت سے اجتناب کر شہرت میں آفت ہے مرتبہ پر فخر نہ کر بلکہ گمنام رہ"۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں آخیر عمر میں حضرت شاہ صاحب اکثر بیمار رہتے تھے سن 1282ھ میں اس دار فانی سے کوچ کیا" مکان شریف" میں آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔

پیر طریقت حضرت
پیر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ قطب الاقطاب سید امام علی شاہ کے فرزند دلبند ہیں۔ انکے خلیفہ مجاز اور سجادہ نشین ہیں آپ نے نہایت پاکباز زندگی گزاری۔ شریعت مطہرہ پر عمل دارین کی سعادت سمجھتے۔ طریقت وحقیقت کے کشاف تھے۔ واعظ نقطہ داں تھے آپ کی شخصیت بحر العلوم تھی امیر طریقت خواجہ امیر الدینؒ نے بھی آپ سے فیض پایا۔

تاج السالکین صوفی باباجی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ سید صاحب نے تقریباً پینتیس سال رشد وہدایات کی مسند سنبھالی بے شمار مخلوق نے آپ سے کسب فیض کیا۔ آپ سنت نبی کریم ﷺ اور پیروئی بزرگان دین میں زندگی گزارنے کی سعی کرتے اور اسی بات کا درس احباب ومریدین کو دیتے۔ قبلہ امام علی شاہ کے خلفاء اور معتقدین آپ کا نہایت احترام کرتے۔ آپ نہایت نورانی صورت کے مالک تھے جو کہ آپ کو قبلہ والد محترم کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کے ارشادات مریدین کے لیے سبق طریقت ہوتا تھا۔ آپ فیضان امام

Marfat.com

ربانی کے قاسم تھے بہت باکرامت بزرگ ہوئے ہیں۔ 1317ھ میں اس عالم فنا سے عالم بقا کی طرف سفر اختیار کیا آپ کا مزار بھی قبلہ امام علی شاہؒ کے مزار سے متصل ہے مکان شریف قطب الاقطاب پیر امام علی شاہ اور پیر صادق علی شاہؒ کی برکات سے منور ہے اور ایک عالم اس سر چشمہ فیضان امام ربانی سے فیض یاب ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا: انشاء اللہ العزیز۔

پیر طریقت و امیر طریقت

حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ 1207ھ میں (موضع دھرم کوٹ نزد مکان شریف اس عالم فنا کو روشنی بخشی) پیدا ہوئے نہایت معمولی تعلیم حاصل کی اوائل عمری سے مکان شریف سے از محبت تھی۔ حضرت قطب الاقطاب امام علی شاہ اگرچہ عمر میں خواجہ امیر سے چھوٹے تھے لیکن انہیں جو بزرگی حاصل تھی اس کے سبب یہ ان کا احترام کرتے تھے نہایت عقیدت سے آستانہ حضرت قطب الاقطاب پر حاضر ہوتے۔ حضرت شاہ صاحب بھی کی ان سے نہایت پیار کرتے تھے ۔حضرت شاہ صاحب کی سفارش سے پولیس میں نوکری کرلی۔ بعد ازاں یہ نوکری چھوڑ دی اور حق تعالیٰ کی نوکری اختیار کر لی اور صحبت حضرت قبلہ شاہ صاحب اختیار کی۔ طبیعت کا میلان یاد الٰہی کی طرف تھا دل اسم ذات کا گھر بن چکا تھا۔ پیر و مرشد کی ہدایت پر چلہ کشی کی۔ خوب ریاضت و عبادت کی اور خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے۔ دوران چلہ کشی خواجہ خضرؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے روحانی فیض حاصل کیا۔ پیر و مرشد سید امام علی شاہؒ مکان شریف کی بزرگی عالم میں مشہور تھی اور سکھوں کے بدامنی کا دور ختم ہو رہا تھا انگریزی حکومت پنجاب پر تسلط جما رہی تھی۔ انگریز حکومت نے سید امام علی شاہؒ کی بزرگی کے

Marfat.com

اعتراف میں ضلع شیخوپورہ میں خانقاہ کے لیے کچھ اراضی وقف کی اور حضرت امام کو اطلاع دی۔ حضرت امام علی شاہ اس جاگیر پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے چند درویشوں کو بھیجا لیکن وہ ناکام واپس ہوئے تو آپ کی مردم شناس نظریں خواجہ امیر پر پڑیں خواجہ بابا امیرؒ نہایت قوی الجثہ اور قدآور شخصیت کے مالک تھے۔ باباجی کو مذکورہ زمین کے قبضے کے لیے بھیجا ساتھ حضرت کی دعائیں بھی شامل تھیں۔ بابا امیر الدین بحکم پیرومرشد موضع کوٹلہ پنجوبیگ ضلع شیخوپورہ تشریف لائے اور مخالفین سے قبضہ حاصل کیا اور وہاں پر سکونت اختیار کر لی۔ زراعت پیشہ اختیار کیا۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں اصل بات یہ تھی کہ دراصل اس علاقہ میں مجدد وقت غوث زماں کی آمد آمد تھی اس لیے بابا امیر الدین کو ان کی تربیت کے لیے بھیجا گیا حضرت بابا صاحب اکثر اوقات شرقپور شریف کی گلیوں میں چکر لگاتے تھے پھر اعلیٰ حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب کو اپنے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کرنا اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

بابا امیر الدینؒ نے علاقہ میں ذکر حق کی اس طرح تخم ریزی کی کہ دور دور تک حضرت خواجہ امیر کی بزرگی کا شہرہ ہو گیا۔ لوگ جوق در جوق داخل سلسلہ ہونے لگے خواجہ امیر الدینؒ کی سب سے بڑی کرامت تو یہ ہے کہ آپ حق تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ بندے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع ہیں۔ اور خلقت کو راہ راست پر لانے والے ہیں۔ خواجہ امیر نے منصب ولایت کو کمال خوبی سے بحال رکھا بلکہ دنیا کو ایک ایسے ولی کامل سے روشناس کرایا کہ ولایت کے منکرین بھی تسلیم کیے بغیر نہ رہے بابا صاحب نے طویل عمر پائی اور بے شمار مخلوق کو فیضان سرمدی سے سیراب کیا آخر عمر میں عارضہ فالج میں مبتلا ہوئے لیکن عبادت

Marfat.com

وریاضت میں فرق نہ آنے پایا۔ آخرکار 9 ذی القعدہ 1331ھ کو جامہ ظاہری چھوڑ کر پیراہن ابدیت پہن لیا۔ آپ کا مزار مبارک کوٹلہ پنجو بیگ میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد اس فیضان امام ربانی کی امین ہے عوام وخواص اب بھی بابا صاحب کی اولاد سے فیض لیتے ہیں۔

پیر طریقت مجدد عصر قطب زماں

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمدؒ مجدد وقت قطب زمان عاشق صادق 1282ھ میں میاں عزیز الدین کے ہاں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ جس سال آپ کی پیدائش ہوئی اسی سال آپ جد بزرگوار مولوی غلام رسول قصوریؒ کی وفات ہوئی۔ اور انہوں نے ہی آپ کو گھٹی دی اور آپ کا نام شیر محمد رکھا۔ آپ کے خاندان والے کابل سے قصور، حجرہ شاہ مقیم سے ہوتے ہوئے شرقپور شریف آئے تھے۔ آپ کی پیدائش کی خوشخبری تقریباً ایک صدی پہلے دی گئی تھی ۔پھر بابا امیر دین کی شرقپور بار بار آمد آپ کے مادرزاد ولی ہونے کی دلیل ہے کم سنی ہی میں کھیل کود سے بیزار نظر آتے تنہائی پسند تھے۔ رب العالمین کے نام نامی اَللّٰہ کو دنیا کی ہر شے سے زیادہ پسند اور عزیز رکھتے تھے ظاہری تعلیم درجہ پنجم تک حاصل کر سکے آپ پر اکثر غلبہ سکر رہتا ذکر الٰہی میں ہر وقت مصروف رہتے جب جنون ذرا کم ہوتا دینی کتب کی تعلیم حاصل کرتے عبادت وریاضت میں حضرت قبلہ کا کوئی ثانی نہ تھا فن خطاطی آپ کو وراثت میں ملی تھی ۔آپ کی خطاطی کے نمونے شرقپور شریف کی لائبریری میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ لفظ ''اللّٰہ'' کو اتنا خوبصورت انداز میں لکھا ہے کہ دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے۔ آپ نہایت

Marfat.com

حیادار انسان تھے حضرت کو بچپن میں گھڑ سواری کا نہایت شوق تھا اڑیل سے اڑیل گھوڑا بھی آپ کے ہاتھ سے رام ہو جاتا ہے ذکر الٰہی اس شوق سے کرتے کہ اپنے آپ کا ہوش نہ رہتا مزارات پر حاضر ہونا ان سے کلام کرنا اور بابت باری تعالیٰ ان سے سوال کرنا شغل تھا۔

حق سبحانہ وتعالیٰ کی محبت جیتنے اور سرور کائنات نبی کریم ﷺ کی اتباع میں کاملیت حاصل کرنے کے لیے سالک کو ایک ہادی وراہنما کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے اندرونی و بیرونی خدشات وخطرات سے بچا کر منزل مقصود پر لے جائے۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ بہت سے پیران عظام سے شرف بیعت ہونے کے لیے گیا لیکن کوئی مجھے حلقہ ارادت میں نہیں لیتا تھا بابا صاحب امیر الدینؒ اکثر شرقپور شریف تشریف لاتے اور میری طرف نہایت محبت سے دیکھتے لیکن میرا دل ان بوڑھے بابا صاحب کے قابو میں آنا پسند نہیں کرتا تھا بعض سجادہ نشینوں نے اس شاہین بلند پرواز کو دام میں لانے کی کوششیں کی لیکن یہ قابو نہ آئے۔پھر بابا صاحب نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی برکات کے روحانی تصرف سے اس شاہین بلند پرواز اور مجدد وقت کو قابو کر لیا اور داخل سلسلہ فرما کر تلقین ذکر فرمائی۔قرآن اور آذان سے اکثر میاں صاحب کو وجد ہو جاتا۔بابا صاحب کی تربیت نے کمال کام دکھایا میاں صاحب نے قلیل عرصہ میں اشغال نقشبندیہ میں کمال حاصل کر لیا۔اتباع نبی کریم ﷺ میں حد درجہ رعایت فرماتے۔بابا صاحب نے جب انہیں معراج کمال پر دیکھا تو خلعت خلافت سے سرفراز فرما کر مسند مخدومیت پر بٹھا دیا۔میاں صاحب کا خطاب بھی حضرت بابا صاحب کا عطا کردہ ہے حضرت شیر ربانی میاں صاحب حنفی المذہب تھے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے پیرو تھے اٹھتے بیٹھتے ہر لمحہ سنت رسول ﷺ کو ملحوظ رکھتے۔سلسلہ قادریہ کا فیض آپ کو اپنے

Marfat.com

اجداد کی طرف سے حاصل تھا حضور غوث پاک اور داتا گنج بخشؒ کے شیدائی اور معترف تھے۔

حضرت میاں صاحب کسی سے بھی خلاف شرع فعل صادر ہوتے دیکھتے تو نہایت خفا ہوتے۔ اکثر انگریزی خواندہ لوگوں سے کہتے کہ کتنی تعلیم ہے؟ پھر پوچھتے تیسرے کلمہ کا ترجمہ سناؤ وہ منہ دیکھتا رہ جاتا۔ آپ نے بحکم پیرومرشد اللہ کی رضا جوئی اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے پرچار کے لیے سلسلہ بیعت کا آغاز کیا۔ آپ کی مخلصانہ کوشش سے ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کی اصلاح ہوئی۔ سینکڑوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کا یہ پروگرام اصلاح صرف مسلمانوں تک محدود نہ تھا بلکہ غیر مسلم حاضر ہونے والوں کی اصلاح احوال بھی فرماتے۔ آپ شریعت مصطفےٰ کریم ﷺ کو طریقت وحقیقت سے مقدم سمجھتے۔

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحبؒ نے کئی مساجد تعمیر کروائیں تاکہ طالبان حق مراکز ہدایت پر جمع ہو کر فیض یاب ہوں۔ بطور سنت رسول اللہ ﷺ حضرت میاں صاحبؒ تعمیر مساجد میں بذات خود حصہ لیتے مروجہ طریقے کے مطابق آپ کا علم حاصل کرنا ثابت نہیں لیکن باوجود اس کے آپ عالم ربانی تھے آپ کے علم لدنی کا زمانہ معترف ہے معاصرہ علماء فضلاء محققین اساتذہ اور خطباء کرام آپ کی خدمت میں مسائل کے حل دریافت کرنے کے لیے آتے اور آپ ان کو بامراد لوٹاتے۔ حضرت میاں صاحب کے پیرومرشد بابا صاحب فرماتے ہیں کہ شیر محمد کی فقیری آجکل کی نہیں بلکہ ان کا طریقہ سلف صالحین کے مطابق ہے۔ حضرت میاں صاحب تالیف قلوب میں ید طولیٰ رکھتے تھے نگاہ کیمیا صفت جس پر پڑ جاتی وہ حق شناس ہو جاتا۔ بہتوں کو ہاتھ سے فیض پہنچاتے بعض کو کلام سے اور بعض کو مصافحہ ومعانقہ سے فیض نقشبندیہ سے بہرہ ور کرتے۔ حضرت میاں صاحب کا فرمان ہے کہ "اللہ کریم کو وحدۂ

Marfat.com

لاشریک مان کہ اوامر و نواہی پر استقامت سے عمل کرنا اور حضور انور ﷺ کو آخری سچا پیغمبر مان کر صدق دل سے اتباع سنت کرنا ہی بڑی سعادت ہے۔ جب اس پر دل و جان سے عمل ہوگا تو باقی جملہ اموراز خود فرمان الٰہی کے عین مطابق ہو جائیں گے۔ درود شریف کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے جو بھی عزت و عظمت پائی ہے وہ سب درود شریف کی برکات سے پائی ہے۔ پس درود شریف خضری کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و الہ اصحابہ و سلم۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دین فرماتے ہیں کہ ہمارے اعلیٰ حضرت میاں صاحب نے فرمایا جو شخص جب تک چار عادات کو نہ اپنالے وہ ایمان کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا (۱) فرائض کی بروقت ادائیگی۔ (۲) رزق حلال کھانا۔ (۳) ظاہر و باطن میں خود کو گناہوں سے دور رکھنا۔ (۴) سنت نبوی ﷺ کی مطابقت پر آخر دم تک عامل رہنا۔

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ممدوح اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشاف حقیقت، نقیب شریعت، محسن ملت و خزینہ رحمت ہیں۔ آپ شجاع طریقت اور متمکن بشریعت، فقیر بارگاہ رسالت جامع حقیقت و معرفت ہیں۔

آپ نے 3 ربیع الاول 1347ھ بمطابق 20 اگست 1928ء کو کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد 65 سال کی عمر میں وصال فرمایا شرقپور شریف میں مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔ بعد رحلت بھی حضرت میاں صاحبؒ کے تصرفات دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ عوام و خواص آج بھی اس چشمہ فیض سے سیراب ہوتے ہیں آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں میں ہے

Marfat.com

اولاد اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کے دو صاجزادے بچپن ہی مین واصل بحق ہو گئے آپ نے ان کے وصال پر کمال صبر ضبط کا مظاہرہ کیا۔ایک صاجزادی غلام فاطمہ زندہ رہیں۔ان کی شادی بھی ہوئی لیکن خانگی معاملات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے سسرال میں نبھ نہ سکی۔واپس والد گرامی کے پاس آگئیں اور لنگر کا اہتمام وانتظام سنبھال لیا۔1923ء میں وفات پائی خواتین کے مسائل سن کر اعلیٰ حضرت سے جواب لے کر آتیں۔اصلاح خواتین کے لیے آپ کا کردار بہت اہم تھا۔بیٹی کی وفات پر آپ نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا اب میں اکیلا رہ گیا ہوں۔آپؒ کی اہلیہ نے 1920ء میں وفات پائی۔

آپؒ کی رحلت کے وقت آپ کی کوئی نسبی اولاد زندہ نہ تھی اس لیے آپ نے اپنا جانشین اپنے بھائی میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ کو بنایا آپ نے انہیں فرمایا کہ گھبرانا نہیں مہمانوں کی تکریم کرنا نماز جمعہ خود پڑھانا دیگر نمازیں بھی کبھی کبھی بطور امام پڑھانا آنے والے احباب کو اللہ اللہ بتادیا کرنا دیگر خلفاء میں چند مشہور نام یہ ہیں صوفی باصفا پیر طریقت رہبر شریعت میاں رحمت علیؒ (گھنگ شریف)۔صوفی عبدالرحمٰنؒ (قصور)۔صوفی محمد ابراہیم شاہؒ (نارنگ منڈی)۔حضرت نورالحسن شاہؒ (کیلیاں والے)۔صاجزادہ مظہر قیومؒ (بھلیر شریف سانگلہ ہل)۔صاجزادہ محمد عمرؒ (بیربل شریف سرگودھا)۔حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالےؒ (اوکاڑہ)۔

آجکل آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں حضرت ثانی لاثانی میاں محمد غلام اللہ صاحب کی اولاد پاک فیضان نقشبندیہ تقسیم کر رہی ہے صاجزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب

Marfat.com

دامت برکاتہم مسند مشائخیت پر سرفراز ہیں اور عام وخاص کو فیضان نقشبندؒ۔ فیضان امام ربانیؒ اور فیضان شیر ربانی سے سیراب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس چشمہ فیض کی روحانیت قائم ودائم رکھے۔ (آمین)۔ اولیاء اللہ کی ہر چیز تبرک اور یادگار ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی تحریر کا خوبصورت عکس پیش خدمت ہے۔

دیکھ رہی ہیں اسے شوق کی آنکھیں ہر دم
اک ملی تھی جو کبھی آپ کی تحریر مجھے

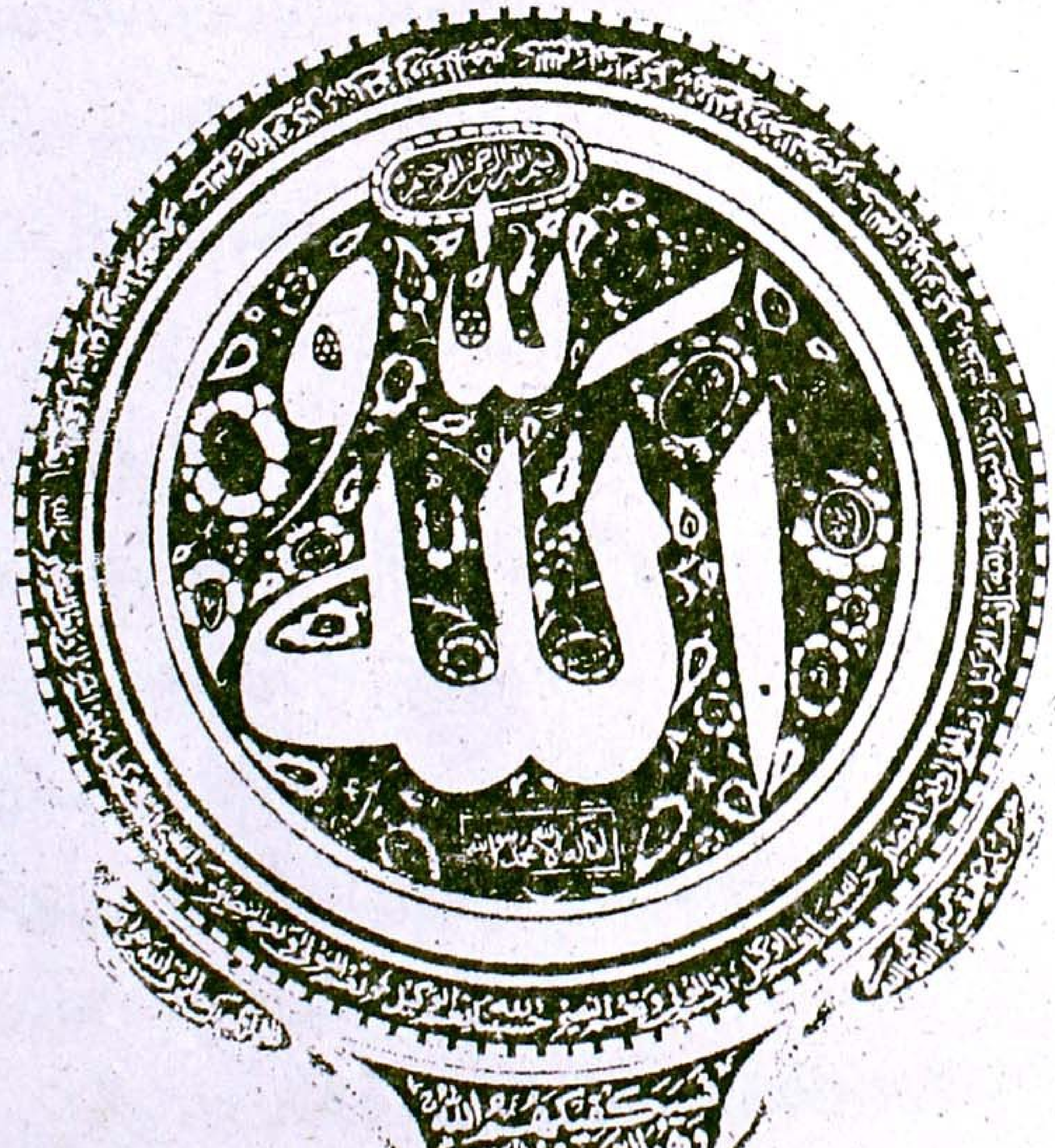

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَسْمَرُ بَيَاضِ اللَّوْنِ	رَحْبُ الْجَبْهَةِ
گندم گون مائل بسپیدی	کشادہ پیشانی مبارک
أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ	أَبْلَجُ أَسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ
پیوستہ ابرو مبارک	کشادہ وسیاہ ہر دو چشم مبارک
أَفْلَجُ الْأَسْنَانِ	مُجْتَمِعُ اللِّحْيَةِ
کشادہ دندان مبارک	انبوہ ریش مبارک
طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	رَقِيْقُ الْأَنَامِلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دراز ہر دو دست مبارک	باریک انگشتان مبارک

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

اَمْلَحُ	تَامُّ الْقَدِّ
شیریں کلام مبارک	تمام قد داشت مبارک
لَیْسَ فِیْ بَدَنِہٖ شَعْرٌ	اِلَّا الْخَطَّ مِنَ الصَّدْرِ
نبود در بدن مبارک موئے مبارک	مگر باریک خطے از سینہ مبارک
اِلَی السُّرَّۃِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اَقْنَی الْاَنْفِ
تا ناف مبارک	بلند بینی مبارک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قد حسنہ وجمالہ صلوا علیہ وآلہ اجمعین

محمد نور خاص کبریا ہے	محمد ذات پاک بے ریا ہے	محمد عشق جسکے دل میں آیا
گویا معراج ان دنیا میں پایا	محمد شان مبین قرآن آیا	خدا کا حکم جبریل لایا
اک آیات نعت مصطفیٰ ہے	خدا نے کیا عجب رتبہ دیا ہے	محمد نام پر قربان جان ہے
مقام لامکان جسکا نشان ہے	محمد کے خلیفہ چار اکبر	ابوبکر عمر عثمان حیدر

Marfat.com

پیر طریقت رہبر شریعت

فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب

آپ 23 فروری 1933ء کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہؒ کے بیٹے بدر المشائخ میاں غلام احمدؒ کے بھائی اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمدؒ کے بھتیجے ہیں۔ دینی تعلیم اپنے والد محترم اور مولوی محمد علی سے حاصل کی مروجہ تعلیم ہائیر سیکنڈری درجہ تک حاصل کی پھر طبیہ کالج لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔ دینی کتب کا مطالعہ بچپن سے تھا جو آپ نے جاری رکھا آخرش صاحب تصانیف ہوئے۔ حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب کو اللہ پاک نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے آپ کا قدرتی حسن وجمال اسم بامسمیٰ ہے احباب دیکھتے ہی آپ کے حسن وجمال کے شیدا ہو جاتے ہیں۔ آپ نہایت حلیم الطبع انسان ہیں۔ عاجزی وانکساری آپ کا خاصہ ہے۔ نہایت مہمان نواز ہیں۔ پیر صاحب کا دستر خوان ہمیشہ عام وخاص کے لیے وا رہتا ہے۔ پیر صاحب اپنے حلقہ ارادت میں انکساری اور حسنِ اخلاق کا درس دیتے رہتے ہیں۔ نہایت تجربہ کار استاد اور مبلغ ہیں۔ قرآن وحدیث فقہ وتصوف کا درس مسلسل جاری ہے۔ آپ کی کوشش جاری رہتی ہے کہ مریدین ومتوسلین عملی طور پر کچھ سیکھ کر جائیں۔

پیر صاحب کی مذہبی، ملی، سیاسی، سماجی، معاشرتی خدمات اور روحانی کرامات نہایت قابل قدر ہیں۔ آپ کا فرمان ہے کہ اطاعت الٰہی بغیر اطاعت رسول کے ممکن نہیں قبلہ پیر صاحب صحیح اور سچے عاشق رسول ﷺ ہیں آپؒ کی نشست وبرخاست گفتار ورفتار ہر عادت سنت مصطفیٰ کریم ﷺ کے مطابق ہوتی ہے۔ آپ کے صاحبزادگان میاں خلیل احمد میاں سعید

Marfat.com

احمد میاں جلیل احمد اور بھتیجے میاں محمد ابوبکر میاں رؤف احمد میاں مرغوب احمد سب ہی فیضان شیر ربانی کے امین وقاسم ہیں۔ ہم عصر علماء مشائخ پیران عظام سب قبلہ پیر صاحب کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور فخر المشائخ کے خوبصورت لقب سے نوازتے ہیں ملک اور بیرون ملک سب جگہ قبلہ پیر جمیل احمد صاحب کا فیض شیر ربانی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ جاری وساری رہے گا۔

(غلام حسین کھوکھر)

قطب عالم ابر رحمت

حضرت میاں رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر طریقت صاحبزادہ میاں رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ موضع گھنگ شریف (نزد کاہنہ کاچھا ضلع لاہور فیروز پور روڈ) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بچپن عام بچوں کی طرح گزارا۔ ابھی چھوٹی عمر ہی کے تھے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی محبت دامن گیر ہوئی پھر حضرت میاں صاحب اللہ تعالیٰ کے عاشقوں میں شمار ہونے لگے۔ ہمہ وقت زندگی گزارنے میں فرامین الٰہی سنت مصطفےٰ کریم ﷺ کو اپناتے اور بزرگان دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش میں رہتے زمینداری پیشہ تھا خوب کام کیا لیکن یاد حق سے غافل نہ ہوئے (دل یار و لے ہتھ کار و لے)۔

حضرت میاں رحمت علیؒ نوعمری میں تلاش مرشد میں تھے کہ شرقپور شریف میں قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمدؒ کا چرچا سنا آپ کی زمانہ بھر میں دھوم تھی حضرت میاں رحمت علی بھی آستانہ فیض پر پہنچ گئے اور بارگاہ شیر ربانی میں معروض ہوئے کہ حضرت کرم کیجئے۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی نے انہیں داخل سلسلہ فرمایا اور تلقین ذکر اور اشغال نقشبندیہ کا سبق دیا جس پر میاں

Marfat.com

احب تاعمر کاربند رہے اور فیض شیر ربانی کا م آتا رہا تا آنکہ آپ کو اعلیٰ حضرت شیر ربانی سے
مت خلافت عنایت ہوئی۔ آپؒ حضرت شیر ربانی کے آخری خلیفہ ہوئے ہیں نہایت کم
ری میں خلافت سے سرفراز ہوئے آپ کا فرمان ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو رحمت کا بادل
ڑی پر بھی برس جاتا ہے۔ (نہایت ہی لطیف اشارہ ہے اپنی عاجزی اور انکساری کی طرف
ر پیر و مرشد کی عظمت کی طرف)

تاج السالکین باباجی صوفی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قبلہ میاں رحمت
ں صاحب کا فرمان ہے کہ جب ابر رحمت سے بوند گرتی ہے تو سیپ کے منہ میں گرتی ہے اگر
ہ اسے لیکر تہہ میں بیٹھ جائے تو ذات باری تعالیٰ ایک دن اس کا پیٹ موتی جواہرات سے
ر دیتا ہے اور اگر وہ اسے لیکر سطح آب پر گھومتا رہے تو کچھ حاصل نہیں ہوتا سبحان اللہ مرشد کی
علیم پر عمل پیرا ہونے کی کیا خوب تم ترجمانی کی ہے۔ تاج السالکین باباجی صوفی معراجدین
رماتے ہیں کہ حضرت قبلہ میاں صاحب جواہرات بھرے سیپ کے مصداق تھوڑے عرصہ
یں خاص توجہ شیر ربانی سے نور علی نور ہو گئے اور یہ اسی فیضان شیر ربانی کا صدقہ ہے کہ
آج زمانے میں میاں رحمت علی صاحبؒ کی بزرگی کا ڈنکا بج رہا ہے۔

آپ نہایت عالم باعمل بزرگ ہوئے ہیں۔ تعلیمات حقہ اور سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند رہنے والے تھے۔ احباب کو بھی سنت رسول پر عمل پیرا ہونے کی تلقین خاص طور
پر کرتے۔ ریاضتوں عبادتوں کے جہان میں میاں رحمت علی کا نام بلند درجہ پر ہے۔ آپ نے
تجرید کی زندگی گزاری ہے۔ فیضان شیر ربانی اپنے بھائیوں کو منتقل کر دیا۔ جن کی اولاد آج
آستانہ رحمت کی سجادہ نشین ہے۔ فیض رحمت پاتے ہیں اور فیض رحمت لٹاتے ہیں۔ آپ کے

Marfat.com

مریدوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں میں ہے آپ کا سالانہ عرس مبارک 10 محرم شریف کو ہوتا ہے۔حیات مبارک میں 10 محرم کو شہادت اہل بیتؓ کی محفل سجاتے تھے۔اس بناء پر آپ کا عرس بھی 10 محرم کو سمجھا جاتا ہے۔جبکہ آپ کی رحلت شریف 23 محرم کو ہوئی تھی۔حضرت میاں رحمت علی صاحب کو جناب سرکار دو عالم ﷺ اور آلِ رسول ﷺ سے نہایت عقیدت ومحبت تھی۔تاج السالکین باباجی صوفی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ میاں رحمت علیؒ لب لہجہ اور عادات وخصائل میں حضور شیر ربانی کی تصویر تھے طبیعت انتہائی سادہ تھی شہرت پسند نہیں کرتے تھے۔آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں آپکے بھتیجے پیر طریقت الحاج صوفی محمد رفیقؒ نے آپ کی تربیت کی بدولت آپ کی سجادگی کا حق ادا کردیا۔اور طالبان رحمت میں خوب فیض رحمت تقسیم کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادگان پیر طریقت صوفی محمد خلیل ،پیر طریقت صوفی محمد حنیف اور پیر طریقت صوفی محمد ارشاد صاحب آج کل آستانہ عالیہ گھنگ شریف کی زینت ہیں اور فیض رحمت تقسیم کررہے ہیں۔لوگ جوق در جوق یہاں حاضر ہوکر روحانی فیض رحمت حاصل کررہے ہیں۔اعلیٰ حضرت میاں رحمت علیؒ نے اپنے رضائی بھائی میاں سردار محمدؒ کو بھی فیضان شیر ربانی سے فیض یاب کیا آج ان کی اولاد بھی آستانہ عالیہ رحمت کی سجادگی کی بدولت باعث برکت ورحمت ہے۔حافظ میاں عارف حسین نہایت خوش اخلاق بلند ہمت انسان ہیں انکے بھائی بھی آستانہ رحمت پر خازن رحمت ہیں۔

تاج السالکین باباصوفی معراجدینؒ فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد اعلیٰ حضرت قطب عالم میاں رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ آفتاب معرفت ہیں، پیکر فضل وکمال ہیں ،نقیب شریعت ہیں، کاشف اسرار حقیقت ہیں، میرے اعلیٰ حضرت نائبِ حضرت شیر ربانی، شاہ اہل

Marfat.com

تصوف ہیں، قدوہ اہل معاملت ہیں، اور چراغ امت ہیں رحمۃ اللہ علیہ۔

عکس الصالحین صوفی
معراج دین رحمۃ اللہ علیہ

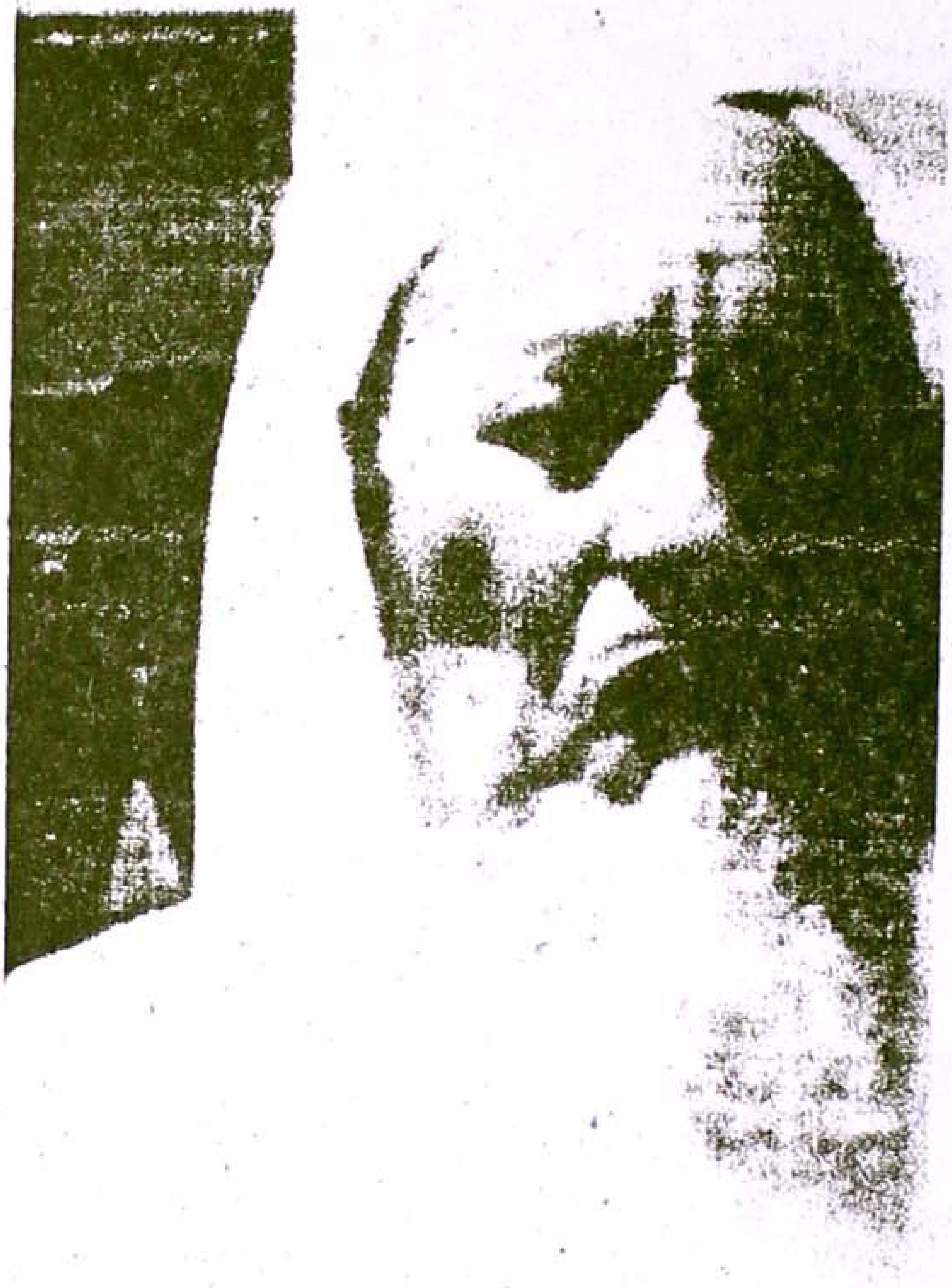

اللہ اور رسول ﷺ کی سنتوں پر عمل اور تلقین
گفتگو جنکی بڑی شیریں صوفی معراج دینؒ
عاشق مصطفےٰ ﷺ والیائے عالمینؒ
مقتدی کل عارفینؒ صوفی معراج دینؒ
حامئی شریعت و سالک طریق دین
عکس الصالحین ہیں صوفی معراج دینؒ
منسلک در سلسلہ عالی نقشبند حسین
وخادم جملہ بزرگانِ دین صوفی معراج دینؒ
حاجی غلام نبی حاجی غلام حسین محمد ریاض تاج دین
پسران نیک خو ہیں صوفی معراج دینؒ
معراج دین ہو عطا آل معراج دینؒ کو
صدقہ معراج مصطفےٰ ﷺ و صوفی معراج دینؒ

Marfat.com

منقبت صوفی معراج دینؒ

صوفی معراج دینؒ تیری شان نرالی — حقیقت میں ہے تجھ پر لطف ذوالجلالی

تو وہ تاج طریقت تھا کہ ہم نے — ولی کی تجھ میں ہر تعریف پالی

تجھے وہ عشق تھا محبوب حق ﷺ سے — عیاں تھا جس سے اندازِ بلالیؓ

ملی ہے تجھ سے بوئے خلق احمد ﷺ — سنی ہے ہم نے تیری خوش مقالی

مدد پر ہو ہماری روح تیری — ملے ہم کو رضائے ذوالجلالی

Marfat.com

منقبت صوفی معراج دینؒ

اے جادۂ حق کے راہنما مخدوم معراج الدین میاںؒ / للہ دکھا دے راہ بقاء مخدوم معراج الدین میاںؒ

صورت میں تیری ہیں جلوہ فگن سرکار دو عالمؐ کے جلوے / وہ نور بھری صورت تو دکھا مخدوم معراج الدین میاںؒ

دربار رسول عربیؐ سے مضبوط تعلق ہے تیرا / اب تھام لو ہاتھ ضعیفوں کا مخدوم معراج الدین میاںؒ

مغرور ہوا ہے نفس میرا شیطان کا ہر دم غلبہ ہے / ان دشمنوں سے للہ بچا مخدوم معراج الدین میاںؒ

دشوار سلوک ہیں رستے مشکل ہیں منازل عرفاں کی / تاریک دلوں کو بخش ضیاء مخدوم معراج الدین میاںؒ

کرتا ہے حسین یہ استدعا دل زنگ سے کردے صاف اس کا / ہو جائے نگاہ نور افزا مخدوم معراج الدین میاںؒ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء عکس الصالحین تاج السالکین

سیدنا صوفی معراج دین نقشبندی مجددی

رحمت اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے گہری محبت تھی ان کے در اقدس سے فیض بھی ملتا تھا سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ،سیدنا بہاؤالدین نقشبندؒ ،سیدنا معین الدین چشتی ،سیدنا شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم سے اویسی نسبت قائم تھی اور ان بزرگوں سے اویسی طریق پر روحانی فیض بھی حاصل تھا۔

نام لقب کنیت ۔آپ کا نام نامی اسم گرامی معراج دین ہے لقب عکس الصالحین اور کنیت ابوتاج ہے۔

پیدائش و بچپن :۔قیام پاکستان سے 14 سال قبل سرحدی گاؤں موضع گگوڈوگر ضلع شیخوپورہ میں 1933ء پیدا ہوئے آپ نہایت حسین وجمیل تھے۔دو بہنوں کے اکلوتے بھائی نہایت خاموش طبیعت کے مالک بڑوں کا ادب کرنے والے نیکی کی طرف راغب رہنے والے کھیل کود سے احتراز کرنے والے۔گھریلو ماحول مذہبی تھا اس لیے بچپن ہی سے مذہب کی طرف راغب تھے۔مسجد سے بہت پیار کرتے اور مسجد کے کاموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔

والدین :آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام علم دین رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ کا نام بی بی غلام فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہے دونوں نہایت پاکباز طبیعت کے مالک ہوئے ہیں اللہ انہیں غریق

Marfat.com

رحمت کرے۔ (آمین) سرحدی گاؤں گگوڈوگر میں معروف کاشتکار زمیندار تھے۔ قیام پاکستان کے وقت وہاں سے ہجرت کر کے ننھیال گاؤں ماڑی دھوپ سڑی میں آ گئے تھے۔

سلسلہ نسب: باباجی صوفی معراج دینؒ بن علم دینؒ بن لعب دینؒ بن کالو خان رحمۃ اللہ علیہم معروف کاشتکار زمیندار خاندان کھوکھر قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ کھوکھر قوم تاریخی اعتبار سے حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ (محمد عون) کی اولاد میں سے ہے سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیران پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانیؒ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہم کے سگے خالو تھے۔ سید قطب شاہؒ، سلطان محمود غزنویؒ کی فوجوں کے سالار اعلیٰ تھے۔ جب غزنوی فوجوں نے ہندوستان پر حملہ کیا تو قطب شاہؒ بھی ان میں شامل تھے۔ غوث اعظمؒ کے حکم پر ہندوستان میں سکونت اختیار کر لی۔ ہندوستان کے کھوکھر راجہ کی بیٹی بی بی زینب سے شادی کی۔ کھوکھر راجہ اور اس کی رعایا نے قطب شاہؒ سالارِ فوج کے اخلاق کریمانہ کی بدولت اسلام قبول کر لیا تھا۔ یوں سلسلہ نسب سید قطب شاہؒ کے توسط سے جناب امام محمد حنفیہ بن امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم سے جا ملتا ہے (بحوالہ "اعوان تاریخ کے آئینے میں" مرتب محبت علی اعوان) قطب شاہؒ کے بارے میں مزید مختصر معلومات کتاب کے آخر میں دیکھیں۔

تعلیم وجوانی: باباجی صوفی معراج دینؒ نے قرآن شریف اپنے والد صاحب اور ماموں محمد دیوانؒ سے پڑھا سکول کی تعلیم پرائمری سطح تک حاصل کر سکے قیام پاکستان کے وقت اپنے آبائی گاؤں موضع گگوڈوگر سے نقل مکانی کر کے ننھیال گاؤں دھوپ سڑی میں آباد ہوئے آپؒ کے ماموں محمد دیوانؒ علاقے میں بڑے معروف صلح پسند انسان کی حیثیت

Marfat.com

سے پہچانے جاتے تھے۔ اُن کا پیشہ بھی زراعت تھا مسلم سکھ اور ہندو سب بابا محمد دیوانؒ کی ثالثی کو خلوص دل سے قبول کرتے تھے۔ بابا محمد دیوانؒ نے اپنے گاؤں سے نقل مکانی کرنے والے سکھوں اور ہندوؤں کو بحفاظت سرحد پار کروائی۔ سرحد پار سے آنے والے میواتی مسلمان مہاجرین کو گاؤں میں آباد کروایا اس آبادکاری کے کام میں باباجی صوفی معراج دینؒ نے بھی ماموں کو ساتھ دیا۔ ہر قسم کے کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا بابا صوفی معراج دینؒ کا پسندیدہ شغل تھا۔

باباجی قبلہ صوفی معراج دینؒ کا کہنا ہے کہ انہوں نے والدین کی وفات کے بعد کچھ عرصہ زمینداری کی اور پھر لاہور داتا نگری میں اپنے عزیزوں کے ساتھ مل کر شامیانے بنانے کا کام شروع کیا اور پھر خوب کیا۔ باباجی قبلہؒ کا دین سے گہرا تعلق تھا۔ داتا حضور کے دربار فیض سے کسب فیض کرتے وہاں پر آئے ہوئے اولیاء کرام اور علماء کرام سے استفادہ علم کرتے اور اپنی علمی و عملی روحانی تشنگی دور کرنے کی کوشش کرتے۔ لاہور اور گردونواح میں مشہور مزارات پر سلام کے لیے حاضر ہوتے اور فیض پاتے روحانی محافل ومجالس میں معہ احباب شوق سے جاتے۔ جہاں کہیں اللہ والوں کا ذکر سنتے وہاں جاتے اور روحانی فیض حاصل کرتے۔ ہمہ وقت کوشش کرتے کہ زندگی سنت رسول ﷺ اور سیرت بزرگان دین کی پیروی میں گزرے نہایت سادگی پسند انسان تھے سفید لباس پسند تھا زبان پر ہر وقت درود شریف خضریٰ کا ورد جاری رہتا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ انسان کو جس سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بار بار کرتا ہے

Marfat.com

شادی اور بیعت: بزرگان عظام کا فرمان ہے کہ جسے مرشد نہ ملتا ہو وہ داتا گنج بخشؒ کی کتاب **کشف المحجوب** کا مطالعہ بغور کرے مرشد مل جائے گا۔ بابا جی صوفی معراج دینؒ کا کہنا ہے حضور گنج بخشؒ سے گہری محبت تھی ان کے در اقدس سے فیض بھی ملتا تھا۔ جناب غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فیض بھی اویسی طور پر حاصل تھا۔ مختلف سلاسل کے بہت سارے بزرگوں سے واسطہ بھی تھا سب مجھ سے شفقت سے پیش آتے تھے غوث اعظمؒ اور داتا صاحب کی کتب بھی زیر مطالعہ تھی اس کے علاوہ بھی اردو، پنجابی اور فارسی میں لکھی ہوئی مختلف علماء واصفیاء کی تصانیف زیر مطالعہ تھیں۔ لیکن دل کو قرار حاصل نہ تھا اشغال نقشبندیہ کو از خود وظیفہ بنایا ہوا تھا درود شریف خضری ﷺ۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم ورد زبان رہتا تھا تلاش مرشد حق جاری تھی کہ ماموں محمد دیوانؒ نے برسر کار ہونے کی وجہ سے مجھے اپنی فرزندی میں لینے کا فیصلہ کر لیا یوں سادگی سے سنت مصطفےٰ کریم ﷺ پر عمل ہو گیا یعنی شادی ہو گئی (بابا جی کی زوجہ محترمہ بنت دیوانؒ نہایت نیک سرشت خاتون تھیں قناعت پسند، شکر گزار، سخی دل کی مالک تھیں نماز روزے کی پابند تھیں اللہ تعالیٰ دونوں پر رحمتیں نازل کرے آمین) بابا جی معراج دینؒ اپنی بیعت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ مختلف پیران وقت سے واسطہ تھا سلسلہ قادری میں غوث اعظمؒ دربار شاہ محمد غوثؒ اور حضرت گنج بخشؒ سے اویسی روحانی فیض حاصل تھا۔ سلسلہ چشتیہ کے بزرگانِ دین کی شفقت بھی حاصل تھی۔ (مرد قلندر حضرت بابا جی سید **وجیہ السیما عرفانی چشتیؒ** آپ کے ہمعصر تھے) سہروردی بزرگوں کی محبتیں بوسیلہ جناب قلندر علی شاہؒ حاصل تھیں لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجھے سب سے زیادہ پسند تھا کیونکہ اس سلسلہ عالیہ میں اتباع نبی کریم ﷺ سب سے

Marfat.com

زیادہ ہے بزم نقشبندیہ کے بانی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں پھر اس بزم عاشقاں میں جناب سلیمان فارسیؓ ہیں امام جعفر صادقؒ ہیں خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ ہیں اور لاہور کے قریب شرقپور شریف میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے فیض کی حامل خانقاہ ہے وہاں پر غوث زماں اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمدؒ کا دربار پرانوار ہے۔ جہاں پر فیض عام جاری ہے۔ باباجی صوفی معراج دینؒ کہتے ہیں کہ میں شیر ربانی کے دربار پر حاضر ہوتا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیض کا خواستگار ہوتا تھا ایک دن دربار شریف حاضری کے بعد سجادہ نشین حضرت شیر ربانی قبلہ ثانی صاحب جناب غلام اللہؒ کے نیاز حاصل کیے اور داخل سلسلہ ہونے کی درخواست عرض کی۔ حضرت ثانی صاحب نے میرے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ان کا فیض مجھ پر جاری تھا کہ انہوں نے حکم دیا کہ تم گھنگ جاکر بھائی میاں رحمت علیؒ سے بیعت ہو جاؤ۔ وہاں بھی فیض شیر ربانی عام ہے۔ باباجی صوفی معراج دینؒ کہتے ہیں کہ میں اجازت لیکر وہاں سے روانہ ہو گیا اور لاہور فیروز پور روڈ کاہنہ کے قریب موضع گھنگ شریف جاکر اعلیٰ حضرت میاں رحمت علی صاحبؒ سے شرف بیعت حاصل کیا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری بے چین روح کو قرار آگیا ہے اور پھر یہاں سے مجھے اتنا روحانی فیض حاصل ہوا کہ میں بتا نہیں سکتا۔

نقشبندی دربار

قطب عالم میاں رحمت علیؒ پیارے
لٹ کے پیر توں نور نظارے

رحمت علیؒ نے رحمت کر کے
معراجدینؒ نوں بیعت کر کے

نال خزانیاں جھولی بھر کے
کیتے کرم ہزار ریساں کون کرے

لگا نقشبندی دربار ریساں کون کرے

Marfat.com

اعلیٰ حضرت قطب اعلیٰ میاں رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر تربیت منازل سلوک طے کر کے عرفان المعراج کی منزل تک پہنچے اور یاران طریقت میں بلند رتبہ پایا۔ قبلہ بابا حضورؒ نے علی حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے کرام حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہؒ سید ابراہیم شاہؒ سید اسماعیل شاہؒ اور سید نور الحسن شاہ صاحبؒ سے بھی روحانی فیض حاصل کیا ہے۔

سلسلہ طریقت : تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ کا سلسلہ طریقت باارادت جناب قطب عالم میاں رحمت علیؒ 14 واسطوں سے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ 22 واسطوں سے امیر سلسلہ عالیہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ اور 37 واسطوں سے سرکار مدینہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

عادات وخصائل (صورت وسیرت): اللہ کریم جل شانہ نے قبلہ تاج السالکین باباجی معراج دینؒ کو خوبصورتی اور خوب سیرتی دونوں صفتوں سے خوب نوازا ہے۔ تاج السالکین باباجی معراج دینؒ ساڑھے پانچ فٹ قد۔ متناسب جسم۔ سرخ وسفید چہرہ مبارک۔ روشن باحیا آنکھوں۔ کشادہ پیشانی۔ سفید دھلا ہوا لباس پہنے نہایت باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ راستے میں چلتے وقت آپ کی آنکھیں جھکی رہتی تھیں۔ مسلم غیر مسلم سبھی آپ کو احترام واکرام کی نظر سے دیکھتے۔ جس راستے سے گزرتے لوگ تعظیماً کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے۔ ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق ان کی فکر ونظر سے فیض حاصل کرتا آپ کی طرف محبت سے دیکھنے والے کا دل خود بخود گواہی دیتا۔ لاریب آپ اللہ والے ہیں۔ ہر ملنے والا آپ کی شخصیت سے متاثر ہوتا تھا اور دل سے کہہ اٹھتا تھا کہ واقعی بابا اللہ والا ہے۔

اذا رُئو ذکر اللہ (الحدیث) ترجمہ (اللہ والوں کو دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے)

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم

تاج السالکین باباجی صوفی معراج دینؒ ہمہ وقت درود شریف خضریٰ پڑھتے رہتے تھے احباب کو بھی اس کی تلقین خاص کرتے رہتے تھے۔ آپؒ کا فرمان ہے قلب کی تاریکی دور کرنے کے لیے درود خضریٰ سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں درود شریف پڑھنے سے انسان کا ظاہر و باطن چمک اُٹھتا ہے۔ باباجی رحمتہ اللہ علیہ رہنے سہنے کھانے پینے چلنے پھرنے سونے جاگنے دینی دنیاوی معاشی معاشرتی الغرض ہر شعبہ حیات میں یہ کوشش کرتے کہ زندگی سرورکون ومکان حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق گزاری جائے تعلیمات اولیا کرام کو پیش نظر رکھتے باباجی قبلہ فرماتے ہیں کہ ہم فاقہ کشی اور ترک دنیا کے قائل نہیں کیونکہ اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور ہمارے سلسلہ نقشبندی میں اچھا کھانا اچھا پہننا۔ دنیاوی کام کرنا منع نہ ہیں۔ دل اللہ کریم کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہیے سبحان اللہ۔ تعلیمات نبوی ﷺ ہمہ وقت پیش نظر ہوں اتباع نبی کریم ﷺ ہمارے سلسلے کی بڑی کرامت ہے اسی میں ہماری عظمت ہے۔ اہل بیت رسولؐ۔ ازواج رسولؐ، اصحاب رسولؐ کا ذکر بڑے پیارے انداز میں کرتے بزرگوں کا ادب لازم سمجھتے اولیاء کرام اور علماء کرام کا نہایت ادب کرتے۔ باباجیؒ کا فرمان ہے۔ کہ شریعت سرکار دو عالم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے اور طریقت صرف ادب میں موجود ہے۔

ادب سے طریقت کا راستہ کھلتا ہے اور سالک پر حقیقت آشکار ہونا شروع ہو جاتی ہے: باباجی معراج دین رحمتہ اللہ علیہ نماز باجماعت پڑھتے اور نوافل کی کثرت کرتے دوسروں کو اس کی تلقین کرتے تعلیمات نبوی ﷺ اور تعلیمات اولیاء پر عمل کرتے اور دوسروں کے سامنے عملی تصویر بن کر پیش ہوتے رزق حلال کماتے اور کھاتے اور دوسروں کو رزق حلال کمانے اور

Marfat.com

کھانے کی تاکید کرتے۔ ''حرام کھانے سے بچتے اور دوسروں کو منع فرماتے۔ لوگوں سے خندہ روئی سے پیش آتے۔ عزیز و دوستوں کے گھر کم آتے جاتے۔ لیکن احباب کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتے اور مہمانوں کی بڑی تکریم کرتے۔ نیکی کی طرف لپکتے۔ برائی سے بچتے اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرتے۔ روحانی مجالس و محافل میں شوق سے شرکت کرتے اور احباب کو شرقپور شریف اور گھنگ شریف لے کر جاتے وہاں بیعت ہونے کی دعوت دیتے خود بیعت نہ کرتے بلکہ فرماتے اگر گھنگ شریف یا شرقپور شریف میں بیعت ہو جاؤ تو یہ میرے لیے اعزاز ہوگا۔ ہر چھوٹے بڑے کو گرم جوشی سے سلام و معانقہ کرتے بابا جیؒ میں انکساری بہت زیادہ تھی ہر کوئی آپؒ کے خلوص کا گرویدہ ہوتا ہر چھوٹی سے چھوٹی سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنا باعث صد افتخار سمجھتے سرکار دو عالم ﷺ اور صحابہ و اولیاء رحمتہ اللہ علیہم کی تعلیمات کا عملی پرچار نہایت ضروری سمجھتے تھے الغرض بابا جی صوفی معراجدین رحمتہ اللہ علیہ چلتے پھرتے سلف صالحین کا عملی نمونہ نظر آتے تھے اسی لیے احباب انہیں عقیدت و محبت سے بابا جی، عکس الصالحین، تاج السالکین اور صوفی صاحب کے خوبصورت القاب سے نوازتے اور پکارتے ہیں۔ بابا جیؒ کا فرمان ہے کہ تصوف نیک خصلت ہے جو تجھ سے اخلاق میں اچھا ہے وہ تجھ سے تصوف میں آگے ہے۔ بابا حضورؒ کا فرمان ہے کہ سلاسل طریقت میں سلسلہ طریقت نقشبندیہ اختیار کرنا نہایت مناسب و بہتر ہے۔ کیونکہ نقشبندی بزرگان دین نے اتباع سنت نبی کریم ﷺ کو لازم پکڑا ہے اور بدعات سے اجتناب کیا ہے۔

وصال پُر ملال:

بابا جی حضور رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ بزرگان دین فرماتے ہیں جسے دو سال

Marfat.com

تک علت، قلت، ذلت میں سے کوئی نہ آئے وہ سمجھ لے کہ اللہ اس سے ناراض ہے۔ بابا جی معراج دین رحمتہ اللہ علیہ چند روز علیل رہنے کے بعد یکم رجب شریف 1413ھ بمطابق 26 دسمبر 1992ء بروز ہفتہ کو عالم فنا سے عالم بقا کی طرف انتقال فرما گئے۔ آپکا مزار پرانوار آغاز قبرستان نارنگ منڈی میں ہے۔ قبرستان آنے ولے سب سے پہلے آپکو سلام پیش کرتے ہیں پھر اپنے اقارب کی قبور پر جاتے ہیں واپسی پر پھر آپ کو سلام کرتے ہوئے جاتے ہیں'' اللہ تعالیٰ قبر حشر میں بابا حضورؒ کو سرکار مدینہ ﷺ کی شفقت اور شفاعت نصیب فرمائے آمین ثم آمین!

یادگار: نیک اولاد بذاتِ خود صدقہ جاریہ ہوتی ہے بابا جی صوفی معراج دینؒ کی یاد میں ان کے صاحبزادگان محترم حاجی تاجدین، محترم محمد ریاض عالم، محترم حاجی غلام نبی، احقر غلام حسین۔

محفل امام حسین رضی اللہ عنہ (محرم شریف) محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ (ربیع الاول شریف) محفل معراج مصطفےٰ ﷺ: (رجب شریف) کا انعقاد کرواتے ہیں اللہ کریم بوسیلہ محمد ﷺ آل محمدؐ صاحبزدگان کا یہ اعمال خیر قبول فرمائے (آمین) صاحبزادگان نے اپنے والدگرامی قبلہ وکعبہ صوفی معراج دینؒ کے ایصال ثواب کے لیے مسجد المعراج النبی ﷺ بھی تعمیر کروائی ہے۔ جو تا قیامت صدقہ جاریہ ہے۔

Marfat.com

ارشادات

عکس الصالحین تاج الساکین

سیدنا صوفی معراج دینؒ

☆ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت محبت، ذوق وشوق اور خوشی سے کرو۔

☆ شریعت پر عمل مکمل ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ کچھ حصوں پر عمل ہو اور کچھ حصوں پر عمل نہ ہو

☆ اسم ذات اللہ کو دل میں اس طرح مستحکم کرلو کہ اسے بھلانے پر بھول نہ سکو نکالنے پر نکال نہ سکو اسم ذات اللہ کے ورد میں پاکی ناپاکی کی رکاوٹ نہیں ہے یہ ذکر اُٹھتے بیٹھتے ہر سانس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اللہ اللہ اللہ۔

☆ جو کام اللہ اور اس کے فرشتے ہمہ وقت کرتے ہیں وہ کام تم بھی ہمہ وقت کیا کرو (یعنی نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھو)۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ وسلم

☆ بااخلاق آدمی ہر جگہ عزت پاتا ہے۔

☆ والدین کا ادب لازم پکڑو جنت والدین کے ادب میں ہے۔

☆ الصلوۃ معراج المؤمنین ____ معراج ہے بندۂ مومن کی نماز۔ (الحدیث)

☆ قُرَّۃ عینی فی الصلوۃ ---- آنکھ کی ٹھنڈک ہے احمد ﷺ کی نماز (الحدیث)

☆ اولیاء اللہ سے محبت رکھنے والا ہر میدان میں کامیاب ہوتا ہے۔ صالحین کی صحبت صالح کردیتی ہے

☆ آپس میں سلام (مصافحہ ومعانقہ) گرم جوشی سے کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

☆ قلت منام، قلت طعام، قلت کلام کی عادت اپناؤ فلاح پاؤ گے (یہ صالحین کا طریقہ ہے)

Marfat.com

☆ برائی ختم کرنا چاہتے ہو تو نیکی کی روشنی تھام کر اس کے پیچھے دوڑ لگاؤ۔

☆ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے ہم نشین ہیں۔

گلشن صوفی معراج دین

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حاجی تاج دین کھوکھر	صوبیدار محمد ریاض عالم کھوکھر	حاجی غلام نبی کھوکھر	غلام حسین کھوکھر	حفیظ بی بی
محمد قمر الزمان کھوکھر	محمد آفتاب عالم کھوکھر	محمد عمر کھوکھر	محمد احمد حسین	ڈاکٹر منظور احمد
محمد عمران کھوکھر	محمد عرفان عالم کھوکھر	محمد عمیر کھوکھر	کھوکھر	لیفٹیننٹ خالد محمود
	محمد ارسلان عالم کھوکھر	محمد زبیر کھوکھر		ڈاکٹر عبد الجبار
	محمد نعمان عالم کھوکھر	محمد عزیر کھوکھر		ساجد محمود، عابد محمود

نوٹ: احباب سے گزارش ہے کہ جہاں غلطی دیکھیں برائے کرم آگاہ فرمائیں تاکہ تصحیح کی جا سکے۔

غلام حسین کھوکھر

موبائل نمبر (0321-4293020)

Marfat.com

سید قطب شاہؒ (محمد عون) کے بارے میں معلومات

سید قطب شاہؒ سلطان محمود غزنویؒ کی فوج کے سالار تھے۔ آپؒ کے والد محمد قاسم علی (عطاء اللہ غازیؒ) GHQ غزنی میں خدمات سرانجام دیتے تھے۔ سلطان محمود غزنوی کے والد سلطان سبکتگین کی راجہ جے پال (ہندوستان) سے لڑائی کے وقت قطب شاہؒ کے والد فوج کے سالار تھے۔ قطب شاہؒ کے بڑے بھائی میر ساہو بھی سلطان محمود غزنوی کی سلطنت میں وزیر تھے۔ قطب شاہؒ کے چھوٹے بھائی میر سیف الدین بھی فوجی خدمات سرانجام دیتے تھے۔

سید قطب شاہؒ کی چار شادیاں تھیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

1: بی بی عائشہؒ بنت حضرت عبداللہ صومعیؒ (غوث اعظمؒ کے نانا جان) بغداد میں شادی ہوئی جن سے محمد عبداللہ گولڑہ اور محمد کندلان بیٹے پیدا ہوئے۔

2: بی بی زینبؒ کھوکھر راجہ (ہندوستان) کی بیٹی ہندوستان میں شادی ہوئی۔ جن سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ (۱) مزمل علی کلگان (۲) دریتیم جہاں شاہ (۳) زماں علی کھوکھر (جس نے ماں کی ذات کھوکھر کو مشہور کیا۔ ملک کھوکھر، ملک اعوان، علوی اعوان انہیں کی اولاد ہے)

3: بی بی خدیجہؒ چوہان خاندان کی بیٹی ہندوستان میں شادی ہوئی جن سے تین بیٹے پیدا ہوئے (۱) نجف علی ۲۰) فتح علی (۳) محمد علی۔ (چوہان علوی ان کی اولاد ہے)۔

4: بی بی اُمِ کلثومؒ راجپوت خاندان کی بیٹی ہندوستان میں شادی ہوئی ان سے بھی تین بیٹے پیدا ہوئے۔ (۱) نادر علی (۲) بہادر علی (۳) کرم علی۔

(قطب شاہؒ کی اولاد قطب شاہی کھوکھر۔ علوی۔ قطب شاہی اعوان۔ قطب شاہی راجپوت کہلواتی ہے)

Marfat.com

سید قطب شاہؒ (محمد عون) کا نسب نامہ

قطب شاہ ابن قاسم یعلیٰ (عطاء اللہ غازی) ابن حسین ابن زید ابن جعفر ثالث ابن عبداللہ ابن جعفر ثانی ابن عبداللہ راس النوری ابن جعفر اول (ابوالہاشم) ابن محمد ابن محمد حنفیہ (امام حنیفؒ) ابن امیر المؤمنین خلیفہ چہارم شیر خدا سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (بی بی خولہؒ بنت جعفر بن قیس قبیلہ ربیعہ کی شاخ بنوحنیف کی صاحبزادی ہیں۔ اور امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ہیں) جدید تحقیق کے مطابق سید قطب شاہ محمد حنفیہؒ (امام حنیف) کی اولاد ہیں۔ (اعوان تاریخ کے آئینے میں مصنف محبت علی اعوان 1986ء) مزید تحقیق کے لیے تحقیق الاعوان۔تاریخ علوی۔تاریخ حیدری پڑھیں۔باب الاعوان۔زادلاعوان نامی کتب میں قطب شاہؒ کو غازی عباس علمدارؒ کی اولاد ثابت کیا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔(اعوان تاریخ کے آئینے میں مصنف محبت علی اعوان 1986ء)

Marfat.com

الصلوٰة معراج المئومنین نماز مومنین کی معراج ہے

معراج کا مفہوم ہے غیب کی دنیا میں داخل ہو جانا۔ مومن کو جب نماز کے ذریعے معراج ہوتی ہے تو اُس کے سامنے فرشتے آجاتے ہیں۔ نمازی آسمانوں کی سیر کرتا ہے اور سیدنا ونبینا محمد مصطفیٰ ﷺ نظر رحمت (شفاعت) سے اُسے اللہ کا عرفان حاصل ہو جاتا۔

اوقات نماز: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (سورۃ نساء ۱۰۳) بے شک نماز وقت پر ادا کرنا مومنین پر فرض کیا گیا ہے۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذَالِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ (سورۃ ہود ۱۱۴) اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر (فجر مغرب) اور کچھ رات گزرے (عشاء) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹاتی ہیں۔ یہ یاددہانی ذاکرین کے لئے ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ (سورۃ بنی اسرائیل ۷۸) نماز قائم کرو سورج ڈھلتے وقت سے رات کے اندھیرے تک (ظہر عصر مغرب عشاء) اور فجر کو قرآن سے مزین کرو۔ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (سورۃ البقرہ ۲۳۸) تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز کی (عصر) لطیف نکتہ تاج السالکین صوفی معراج دینؒ فرماتے ہیں کہ ہر نماز درمیانی نماز ہے۔ فجر ظہر (عصر) مغرب عشاء۔ ظہر عصر (مغرب) عشاء فجر عصر مغرب (عشاء) فجر ظہر۔ مغرب عشاء (فجر) ظہر عصر۔ عشاء فجر (ظہر) عصر مغرب لہذا ہر نماز کی حفاظت کرنا چاہیے تا کہ صحیح طور پر دولت معراج حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہر کا وقت وہ ہے جب آفتاب ڈھل جائے اور اُس وقت تک رہتا ہے جب آدمی کا سایہ اُس کے قد کے برابر ہو جائے جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے عصر کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت اُس وقت تک رہتا جب تک شفق غائب نہ ہو جائے عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور نماز فجر کا وقت ظہور فجر سے طلوع آفتاب تک ہے (مسلم شریف)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نیت: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o (4/3/2) رکعت نماز فرض سنت واجب نفل (فجر ظہر عصر مغرب عشاء) منہ طرف کعبہ شریف اللہ اکبر تکبیر تحریمہ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثناء: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ. تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ الفاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ: آمین. سورۃ الاخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ تکبیر: اَللّٰهُ اَکْبَرُ: رکوع: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (7,5,3 مرتبہ)

تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. قومہ (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا) تحمید: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. تکبیر: اَللّٰهُ اَکْبَرُ، سجدہ اول: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (7,5,3 مرتبہ) تکبیر اَللّٰهُ

Marfat.com

اَکْبَر جلسہ: (دونوں سجدوں کے درمیاں آرام سے بیٹھنا) تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر سجدہ دوم: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (7,5,3 مرتبہ) تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر

اول رکعت مکمل ہوئی: دوسری رکعت تسمیہ یعنی بسم اللہ سے شروع کرنی ہے باقی ترتیب وہی ہے:

قعدہ اول: تشہد اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (دو رکعت والی نماز میں تشہد کے ساتھ درود شریف اور دعا پڑھنا ہوگی 4,3 والی رکعت والی نماز میں تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا ہوگا) درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، :اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ. قعدہ آخر: 2 رکعت والی نماز میں قعدہ اول ہی قعدہ آخر ہوتا ہے 4,3 رکعت والی نماز میں قعدہ اول کے بعد قعدہ آخر بھی آتا ہے۔ جس میں تشہد درود شریف اور دعا پڑھنا ہوتی ہے۔ سلام آخر: السلام علیکم ورحمة اللہ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔ نماز مکمل ہوگئی ہے۔ شرائط نماز: (۱) وضو کرنا۔ (۲) جگہ کا پاک ہونا (۳) قبلہ رخ ہونا (۴) وقتِ نماز ہونا (۵) نیت کرنا (۶) ستر عورت ڈھانپنا (کوئی ایک شرط بھی رہ گئی تو نماز نہ ہوگی۔

فرائض نماز: (۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر (۲) قیام (معذور شرعی پر قیام ساقط ہے۔ نوافل میں قیام فرض نہیں (۳) قرأت قرآن یعنی الحمد پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) قعدہ آخر (۷) سلام پھیرنا (ان

Marfat.com

فرائض میں سے کوئی فرض بھی رہ گیا تو نماز نہ ہوگی اگرچہ سجدہ سہو کیا جائے۔ نماز کو لوٹانا ہوگا)

واجبات نماز: (۱) فرض نماز کی اول 2 رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں قرأت کرنا (بعد الحمد مطلقاً ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات کا پڑھنا) (۲) قومہ (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ (۳) جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان آرام سے بیٹھنا۔ (۴) قعدہ اول (اگر 3 یا 4 رکعت والی نماز ہو) (۵) تشہد پڑھنا (دونوں قعدوں میں) (۶) تکبیر کہنا (تکبیر تحریمہ کے علاوہ (۷) رکوع کی تسبیح پڑھنا (۸) سجدہ کی تسبیح پڑھنا (۹) امام کی اطاعت کرنا (اگر اکیلا ہے تو نماز کی ترتیب ملحوظ رکھنا)

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو (قعدہ آخر میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرنا) کرنے سے نماز درست ہو جائے گی سجدہ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز نہ ہوگی اور نماز واجب الاعادہ ہوگی (لوٹانا ہوگی)۔

فرائض غسل: غسل کے فرض تین ہیں (۱) کلی کرنا تین بار (کہ حلق تر ہو جائے حالت روزہ میں احتیاط کرے) (۲) ناک میں پانی ڈالنا تین بار (نرم ہڈی تک جگہ خشک نہ رہے) (۳) پورے جسم پر خوب پانی بہانا کہ جسم کا کوئی بھی حصہ تر ہونے سے نہ بچ سکے۔

فرائض وضو: وضو کے چار فرض ہیں (۱) منہ دھونا پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک (۲) کہنیوں سمیت بازو دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔

Marfat.com

سلام ۔ امن وسلامتی کا پیغام

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتدخلون الجنة حتیٰ تؤمنوا ولا تؤمنوا حتیٰ تحابوا اولا ادلکم علیٰ شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم :ترجمہ ۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک مؤمن نہ بن جاؤ گے اور تم مومن نہ بنو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے ۔کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے تم آپس میں سلام کو رواج دو (مسلم شریف) ۱

عن عبد اللہ بن عمروؓ ان رجلا سئال رسول اللہ ﷺ ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقرئی الاسلام علی من عرفت ومن لم تعرف ۔ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی عادت بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا اور واقف ناواقف کو سلام کرنا (بخاری شریف)

چھل حدیث قال رسول اللہ ﷺ

:(1) احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایھن بدات :اللہ کے نزدیک بہت پیارے چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان کلموں اول آخر کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔(2) کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ الا امر بمعروف او نھی عن منکر او ذکر اللہ ترجمہ:ابن آدم کا تمام کلام مضر ہے کچھ مفید نہیں مگر اچھی باتوں کا ذکر کرنا یا بری باتوں سے منع کرنا یہ اللہ کا ذکر کرنا

Marfat.com

3) الصّلوٰۃ معراج المؤمنین : (نماز مومنوں کی معراج ہے)(4) الصلوٰۃ عماد الدین من اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین :نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز قائم کی دین کو قائم کیا اور جس نے ترک کی اس نے دین کو گرادیا .(5) اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ بعد التوحید الصّلوٰۃ: قیامت کے روز سب سے پہلے بندوں سے توحید کے بعد نماز کا حساب ہوگا(6) الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ تعالیٰ الوقت الآخر عفو اللہ :اوّل وقت پر نماز اللہ کی خوشنودی ہے اور آخر وقت پر نماز اللہ کا عفو ہے (7) رکعتان من رجل ورع افضل من الف رکعۃ من مخلط :پرہیزگار کی دو رکعت مخلط (نماز میں بناو سنگار کرنے والا) کی ہزار رکعت سے افضل ہیں(8) الکبر بطر الحق و غمط الناس : تکبر یہ ہے کے سچی بات کو ٹھکرادے اور لوگوں کو حقیر سمجھے .(9) احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا :اللہ کے نزدیک محبوب ترین شہروں میں اسکی مسجدیں ہیں اور ناپسند شہروں میں اللہ کے نزدیک بازار ہیں.(10) حسن الظن من حسن العبادۃ :نیک گمان رکھنا اچھی عبادت سے ہے(11) ملعون من ضار مومنا او مکر بہ :ملعون ہے وہ جس نے ایمان دار کو ضرر پہنچایا یا اسکے ساتھ فریب کیا.(12) لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس :جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا.(13) المومن غر کریم والفاجر خب لئیم :ایمان دار فریب کھانے والا بزرگ ہے اور بدکردار فریبی لعنتی ہے۔(14) قال اللہ تعالیٰ انفق یا ابن آدم انفق علیک : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم خرچ کر۔میں خرچ کروں گا تجھ پر(15) کل معروف صدقہ۔ترجمہ:ہر اچھی بات صدقہ ہے

Marfat.com

(16)قال رسول اللہ ﷺ ان الدین نصیحة. (بے شک دین نصیحت ہے)

(17) فلیقل خیراً او لیصمت (اچھی بات کہو یا خاموش رہو)

(18)لاضرر ولاضرار (نا کسی کو نقصان پنہچاؤ نہ خود نقصان اٹھاؤ.

(19) اسلم تسلم (اسلام لاؤ سلامت رہو گے)(20)من غش فلیس منا. (جس نے ہمیں دھوکہ (ملاوٹ) دیا وہ ہم میں سے نہیں .(21)سباب المسلم فسوق وقتلہ کفر (مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کفر ہے۔(22)انما الاعمال بالنیات (اعمال کا دارومدار نیتیوں پر ہے)۔(23) ان الغضب لا یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل (بے غصہ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے جس طرح مصبر شہد کو)(24)الحیاء لایأتی الا بخیر الحیاء خیر کلہ (حیاء سے اچھائی ہی آتی ہے۔ اءتمام کی تمام اچھائی ہے۔(25)الحیاء من الایمان والایمان فی الجنة والبذآء من الجفاء والجفاء فی النار (حیاء ایمان سے ہے اور ایماندار کا مقام جنت ہے اور بدکلامی برائی سے ہے برے لوگوں کا مقام دوزخ ہے۔(26)الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر (دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے باغ ہے)(27) کن فی الدنیا کأنک غریب اؤعابر سبیل وعدنفسک من اھل القبور. (دنیا میں ایک غریب مسافر راہ گزر کی طرح ہوجا اور خود کو اہل قبور میں شمار کر۔(28)ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف ابا العیال (بے شک اللہ پسند کرتا ھے اپنے بندہ ایمان دار محتاج (سوال کرنے سے پرہیز کرنے والے) عیال دار کو۔(29)لایدخل الجنة حب ولا بخیل ولا منان (جنت میں فسادی بخیل اور احسان جتنانے والا داخل نہ ہوگا)

Marfat.com

(30) ایاکم وسوء ذات البین فانها الحالقه (بچاؤ اپنے آپ کو آپس میں برائی کرنے سے تحقیق یہ بات جڑ سے اکھاڑنے والی ہے۔ (31) لاتصاحب الامومنا ولا یاکل طعامک الاتقیی (نہ دوستانہ رکھو مگر مومن سے اور نہ کھانا تیرا مگر پرہیزگار) (32) الا نا من الله والعجلة من الشیطان (آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور عجلت شیطان کی طرف سے) (33) التؤدة فی کل شیئی خیرا الا فی عمل الا خرة (آہستگی ہر چیز میں بہترین ہے مگر آخرت کے عمل کے لیے نہیں۔) (34) الارواح جنود مجندة فمن تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف (قبل تخلیق آدمؑ ارواح لشکر کی طرح جمع تھیں پھر جس نے ایک دوسرے کو پہچان لیا وہ آپس میں الفت رکھتے ہیں اور جو انجان بنے رہے وہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں) (35) عظم الجزا مع عظم البلاء (کامیابی وکامرانی مصائب کے بعد حاصل ہوتی ہے) (36) هم رجال لا یشقی جلیسهم (اولیاء اللہ وہ بندے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا) (37) الید العلیاء خیر من الید السفلی (دینے والا ہاتھ سے لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے) (38) یسرو ولا تعسرو (آسانی پیدا کرو تنگی پیدا نہ کرو) (39) من لا یشکر الناس لا یشکر الله (جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کرتا) (40) ان خیارکم احسنکم اخلاقا (تم میں سے بہترین وہ ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں)

A.G ہاشمی پرنٹنگ سنٹر کارخانہ بازار مریدکے

بہترین کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور ہر کسی قسم کی پرنٹنگ کے لیے تشریف لائیں

پروپرائٹر: حافظ محمد عثمان ہاشمی 0321-4139223

Marfat.com

دعا

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر

روز محشر عذر ھائے من پذیر

گر تو می بینی حسابم ناگزیر

از نگاہ مصطفےٰ پنہاں بگیر

(علامہ محمد اقبالؒ)

یارب العالمین! تیری ذات دو جہانوں سے بے نیاز ہے جب کہ میں تہی دست تیرے فضل کا محتاج ہوں۔لہٰذا قیامت کے روز میرے گناہوں کے ضمن میں میری عذر خواہیاں قبول فرمالینا۔اور اگر تو میرا احساب لینا ضروری سمجھے تو مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں سے چھپا کر لینا۔آمین

Marfat.com

والدین کی وفات کے بعد نیک سلوک

عن ابی اسید ساعدی قال بین نحن عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذجاء ہ رجل من بنی سلمیٰ فقال یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم هل بقی من برابوئ شیئی ابرهما به بعد موتهما قال نعم ، الصلوٰة علیهما والا ستغفارلهما وانفاذ عهدِهما من بعد هما وصلت الرحم لاتوصل الابهما اکرام صدیقهما۔ (ترجمہ) ابی سید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ قبیلہ بنو سلمیٰ کا ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے ماں باپ کی نیکی میں سے کوئی نیکی باقی ہے کہ کروں میں نیک سلوک ان کے لیے ان کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں (باقی ہے) نماز (دعا) کرنی ان کے لیے۔ ان کی مغفرت طلب کرنا۔ ان کی وصیت کو بعد وفات پورا کرنا۔ ان کے رشتہ داروں سے (ان کی وجہ سے) نیک سلوک کرنا۔ ان کے دوستوں کی عزت وتو قیر کرنا۔ (ابن ماجہ شریف)

سلام المعراج

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ھدایت پہ لاکھوں سلام (مکرر)

شب معراج شرف زیارت کی رات
حق تعالیٰ کے شرف زیارت پہ لاکھوں سلام

جسم مانند روح جس کا معراج میں
اس کی سیر و سیاحت پہ لاکھوں سلام

چشم دیکھے جہاں کیا جہاں کا اللہ
ایسی چشم و بصارت پہ لاکھوں سلام

مومنوں کی نمازیں ہیں ان کی معراج
ان کی دولت و ثروت پہ لاکھوں سلام

جس میں حاصل کریں لُطف معراج کا
مومنوں کی عبادت پہ لاکھوں سلام

جن کی منزل عبادت کی معراج ہے
ان کے حسن عبادت پہ لاکھوں سلام

جن کی دولت و ثروت ہے عشق نبی
عشق **احمد** صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت پہ لاکھوں سلام

ناشر
محمد احمد حسین کھوکھر
المعراج ہاؤس گلشن ظفر کالونی مریدکے

Marfat.com